ترجمان وہابیہ

مصنفہ

نواب صدیق حسن خان صاحب بہادر

شوہر نواب شاہجہان بیگم صاحبہ بہادر

والی بھوپال

طبع فی مطبع مفید عام آگرہ

سنہ ۱۳۰۰ھ

۲۹۷
ص ۲۱ ت
۱۰۲
C.P.
CHECKED
Date
M.A. LIBRARY
M.A.LIBRARY, A.M.U.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کا نام بھی نام خدا کیا راحت جان ہے / عصا کے پیر ہے تیغ جوان ہے حرز طفلان ہے
ہوائے نعت آنحضرت دل بیتاب الفت میں / چراغ معرفت ہے چشم جان ہے جان ایمان ہے
رسول ہاشمی کے گیسوئے مشکین پہ قربان ہون / کہ صبح فیض اس شام ہدایت سے نمایان ہے
مسلمان کی نظر مین دفتر سنت کا ہر نقطہ / دل دانش ہے نجم سعد ہے مہر سلیمان ہے
محبت آل و اصحاب نبی کی کیون نہو دل مین / ہر ایک مہر ہدی ہے ماہ دین ہے نور عرفان ہے
نجات ابرار کی روز قیامت عدل سے ہوگی / گنہگاری ہماری واسطے بخشش کا سامان ہے

گدائے کوچۂ رحمت فدائے شاہد سنت
ترا بندہ امیر الملک صدیق حسن خان ہے

سنو صاحب مجھکو کچھہ ضرورت اس امر کی نہ تھی کہ مین یہہ رسالہ لکھون اسلئے
کہ جو بحث مذہبی مسلمانان ہند مین ایک مدت دراز سے بابت راہ و رسم مذہب ہے

وہابی سُنی جاتی ہے اوسکی دہوم دہام خاص ملک میان دوآبہ ہی مین رہی کبہی غلغلہ اوسکا جنوب وشمال ہند مین پایا نہین کیا خصوصًا ریاستہای ہندوستانی مین کہ اہل ریاست ہمیشہ ایسے حالات وواقعات سے ابتک غافل وناآگاہ ہین لکن چند روز سے کہ ایک ملک کے آدمی اچہے برے دور دور سے دوسرے ملک مین آنے لگے اور اپنی اپنی لگانے لگے تو وہ کاریگری اونکی کچہہ کچہہ اس جگہہ بہی ظاہر ہونے لگی اور نئی نئی بول چال سے تازہ تازہ لقب مذہبی بناکر جس سیدہے سادے مسلمان کو چاہا ڈرا دہمکا کر اپنے مطلب کے واسطے بدنام کرنے لگے ملک **بہوپال** کی رعیت اکثر ہندو ہے تہوڑے مسلمان جو شہر مین رہتے ہین دیسی ہون یا پردیسی اون مین ان پڑہے بہت زیادہ پڑہے بہت کم ہین جو پڑہے ہین وہ فارسی کی شُد بُد نوکری چاکری کے لئے جانتے ہین مذہبی بحث سے غافل وجاہل ہین چنانچہ ابتک یہی حال ہے کہ کبہی مباحثہ مذہبی تقریرًا تحریرًا اس جگہہ نہین ہوا اور نہ کبہی کوئی کتاب یا رسالہ کسی شخص نے کسی مذہب کے رد مین لکہا کوئی مذہب کیون نہو فرمان روایان بہوپال کو ہمیشہ آزادگی مذاہب مین کوشش رہی جو خاص منشا گورنمنٹ انڈیا کا ہے عیسے بدین خود موسےٰ بدین خود لکن چند سال سے بعض نودولتان بداندیش متوسل ریاست نے جنکو خاص ہیرے سبب سے کسیقدر اوج موج حاصل ہوا ہے اور محسن کُشی اونکا پیشۂ آبائی ہے بقول اسے ؎

شور بختان بآرزو خواہند گر نہ بیند بروز شپرہ چشم		مقبلان را زوال دولت وجاہ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ	

مخبری وہابیت نسبت ریاست بڑے زور شور سے کرکے حکام بالادست کا ناخوش کرنا جسسے اپنے مطلب برآری کو چاہا چنانچہ ہنوز اسی خیال باطل مین دیوانے ہو رہے ہین اور جا بجا عرضی فرضی بذریعہ ڈاک گمنام بہیجتے رہتے ہین اور طرح طرح کے

مضامین نئے نئے قالب بن تراشے جاتے ہین یہہ ساری ہُو حق اسلیے ہے کہ مجھکو
کوئی نقصان کسیطرف سے جسطرح ہوسکے پہونچے لکن جو سچّا ہے اوسکو خدا ہر بلا
سے بچاتا ہے اور جھوٹا اپنی سزا و جزا کو یہان یا وہان پہونچتا ہی پس جب مین نے دیکھا کہ
یہہ طوفان بے تمیزی طغیان پر ہے اور بلاد ہندوستان کا احوال بہی جو سنا
جاتا تہا تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ یہہ سب ہیچ کے فقرے ہین دولت عالیہ برٹش
نے اس معاملہ مین قدیمًا و حدیثًا ہر جگہہ انصاف پر نظر رکھی ہے کسی جگہہ مجرد
تہمت و افترا پر کارروائی خلاف واقع نہین فرمائی بلکہ اشتہار آزادی مذہب
جاری کیے اور سواے باغیان دولت انگلشیہ کے فقط مذہب زید و عمر پر کبہی
مواخذہ نہین کیا اور لائق حال ہر سلطنت کے یہی ہے کہ جس کسی سے جس جگہہ
کوئی فتنہ اوٹہے اور اوسکے نزدیک اسباب بغاوت پائے جاوین اور اوسکی
کوشش فساد مین ملاحظہ ہو خواہ وہ وہابی عرفی ہو یا نہو اوس سے ضرور
بازپرس کیجاوے اور جسکو دشمن اوسکے تجدید شر یا وہابی مذہب یا لامذہب
یا اور کچہہ ٹھہراوین اور وہ اوس سے غافل اور بعید ہو اور اوس سے بجز خیرخواہی
کوئی امر بد اندیشی و مخالفت کا کبہی پایا نہ گیا ہو وہ بیشک ہوا خواہ دوستی دوست
ہے کیونکہ سب اہل تجربہ دیکہتے ہین کہ جب کوئی دشمن کسی شخص یا قوم کا ہوتا ہے
اور کوئی قابو اوسکا اپنے مخالف پر نہین چلتا تو وہ اوسکی پر دہ تہمت وہابیت
وغیرہ مین دشمن گورنمنٹ ظاہر کرکے نقصان پہونچانا چاہتا ہے پھر کبہی اس حیلہ
سے بوجہ ناواقفیت بعض حکام داؤ اوسکا اوس غریب غافل مزاج پر چل جاتا ہے
ورنہ غالبًا نزدیک حکام معاملہ فہم کے وہ بھید و کید دشمن کا کہل جاتا ہے چنانچہ
وقت تحقیقات ایسے مقدمات کے سرکار عالیہ برٹش کو یہہ بات بخوبی ثابت ہوگئی
ہے کہ اکثر مدعی کاذب اور مدعا علیہ صادق ہین ایک معاملہ اسی قسم کا حال مین

سنا گیا تہا کہ جسکی تصدیق پہر اخبار پائنیر سے بخوبی ہو گئی پرچہ ہشتم جنوری ۱۸۸۳ء روز دوشنبہ مین یہہ عبارت لکہی ہے۔
تجویز ذیل کہ جسکو گورنمنٹ ہند نے دفتر خاص مین جاری کیا ہے وہ بغرض اشتہار عام لکہی جاتی ہے کیفیات مقدمہ پر غور فرماکر اور نیز استفسار رو داد مقدمہ از گورنمنٹ بنگال و پنجاب گورنر جنرل باجلاس کونسل مہربانی فرماکر فیصلہ کرتے ہین کہ کل وہ وہابیان قیدی جنکی نسبت حکم سزاے حبس دوام بعبور دریاے شور قرار پایا تہا اور جرم اونکا مدد جنگ بمقابلہ گورنمنٹ سمجہا گیا تہا اور جنکی میعاد اب تک باقی ہے اب وہ قید سے رہا کیے جاتے ہین اور اون سبکو اپنے وطن اجازت دیجاتی ہے الخ فقط پہر دوسرے پرچہ پائنیر مطبوعہ یازدہم جنوری ۱۸۸۳ء مین یہہ لکہا ہے کہ تجویز جدید جو رہائی قیدیان وہابی کی ہے اسپر اخبار ہندو پیٹریٹ نے یہہ راے اپنی بیان کی ہے کہ گورنمنٹ ہند نے عمدہ مہربانی کے کام سے شروع سال کو ابتدا کیا ہے چنانچہ اس سے نہ صرف مسلمانان ہند نے خوشی کے ساتہہ تجویز گورنمنٹ کو قبول کیا ہے بلکہ عامۂ کل سکنۂ ہند نے گورنمنٹ کے اس کام پر خوشی ظاہر کی ہے اس کارروائی گورنمنٹ سے ظاہر ہے کہ ہند کی حکومت نہ فقط اچہی حکمرانی کو ظاہر کرتی ہے بلکہ موقع وقت کے ساتہہ کام کرتی ہے اور اس سے بیشتر جسکو تہوڑا زمانہ ہوا ہے جبکہ جنگ مصر پیش تہی اوسوقت ذریعہ تار برقی لندن معلوم ہوا تہا کہ جناب لارڈ نارتہہ برو ک صاحب بہادر گورنر جنرل سابق ہند نے نسبت جملہ مسلمانان ہند کے خیرخواہ ہونا سلطنت برٹش کا ظاہر فرمایا چنانچہ پائنیر مطبوعہ شانزدہم اکتوبر ۱۸۸۲ء مین بابت اسپیچ یعنی تقریر انتظام ملکی جناب موصوف کے جو لندن سے ذریعہ تار برقی ۱۳ اکتوبر پہونچی تہی یہہ عبارت درج کی ہے۔

کل کے روز لارڈ نارتھ بروک نے بمقام لورپول بڑی خوشی سے تقریر ذیل کو بیان کر کے
ظاہر کیا کہ۔۔
ہندوستان کے عامۂ مسلمانون نے جو دلی خیر خواہی نسبت انگریزی کارروائی
کے بمقدمۂ جنگ مصر ظاہر کی ہے یہ بڑی دلیل ہے کہ کل مسلمان ہند دلی خیر خواہ
گورنمنٹ انگریزی کے ہین۔ اب اس سے زیادہ کسکی گواہی ہوگی اس بات
پر کہ ہند کے مسلمانون مین کوئی دشمن سرکار انگریزی کا نہین ہے خواہ اونکو
کوئی دشمن اونکا بلفظ وہابی مشہور کرے یا نکرے اور سچ پوچھو تو ہے بھی یون
ہی اسلیے کہ معرکۂ حال مصر مین جسطرح ریاست بھوپال نے آمادگی اپنی واسطے
اعانت مالی وجانی سرکار انگریزی کے ظاہر کی اور اوسکے جواب مین جناب لارڈ
رپن صاحب بہادر گورنر جنرل ہند نے بتحریر خریطۂ خط شکریہ بیگمصاحبہ کا مع
اینجانب ظاہر فرمایا اسیطرح دیگر ریاست ہاے ہند نے بھی اظہار خیر سگالی کا کیا
اور فتح مصر کی سبکو خوشی حاصل ہوئی الحاصل یہہ رسالہ اس غرض سے لکھا گیا
ہے کہ سرکار عالیہ برٹش کو یہہ بات معلوم ہوجاوے کہ مسلمانان ریاستہاے ہند
ورعایاے ہند مین کوئی بدخواہ اس دولت عظمی کا نہین ہے اور جن مسلمانان ریاست
وغیرہ پر دشمن اونکے تہمت وہابیت کی لگاتے ہین وہ ہرگز وہابی نہین اور اصل
مذہب صحیح اسلام مین مسئلہ جہاد کا کسطرح پر ہے اور غربا اہل اسلام بلکہ بعض
امرا وسلاطین جنکی نسبت ایسی مخبری غلط پیشتر کبھی ہوئی ہے یا اب ہوتی ہے وہ اس
راہ ورسم سے بالکل بری ہین بھوپال سے بہت پہلے وزیر الدولہ بہادر مرحوم
رئیس ٹونک کو یارون نے وہابی ٹھرایا تھا اسلیے کہ اونہون نے بعض رسوم
فتنہ انگیز کو اپنی ریاست سے یکقلم موقوف کرادیا تھا جیسے تعزیہ سازی پیرپرستی
گورپرستی وغیرہ لکن زمانۂ غدر ہندوستان مین وہ کیسے خیر خواہ سرکار انگریزی

سکے نکلے اسیطرح ریاست بھوپال اور ٹونک اوسکے خواہ اخوان ریاست ہوں
جو خاندان خاص بانی ریاست میان وزیر محمد خان بہادر مرحوم مین ہین
یا اہلکار ریاست بڑے ہون یا چھوٹے سب خیر خواہ گورنمنٹ عالیہ ہین اور
یہہ ریاست اس امر مین فائق ہے سب ریاستون پر لیکن مفسد لوگ جسکو جو چاہتے
ہین کہدیتے ہین سو یہہ رسالہ اون غریبون کا بھی مددگار ہوگا جو بلا وجہ
دشمنون کی تہمتون مین پہانسے جاتے ہین اور بوجہ لاعلمی کے اپنے مسائل مذہبی
کبھی محل عتاب وخطاب حکام ٹھہر جاتے ہین مین خیال کرتا ہون کہ اگرچہ ایک جماعت
نے کلکتہ سے لاہور تک وقتاً فوقتاً اس باب مین قلم اوٹھاکر کچھہ کچھہ لکھا پڑھا
مطابق اپنی استعداد و فہم کے لیکن جو اصل حقیقت مذہب وہابیت کی تھی اور
جو حکم مفتی بہ مسئلہ جہاد کا دین اسلام مین ہے اوسکی کشف ماہیت جسطرح اس
رسالہ مین ہے کسی نے ظاہر نہین کی ورنہ اسقدر وہم وگمان غیر واقع جو گاہ گاہ
بعض حکام عالیمقام کے ذہن مین کثرت اخبار اعدا ریکدیگر سے راہ پاتا ہے ہرگز
پیرا اون خاطر عاطر اونکے نہوتا اور ایک طرح کی بیفکری اس قسم کے تنازع فضول
سے حکام عالیمقام اور رعایاے مطیع دونون کو حاصل ہوجاتی —
اس رسالے کے دیکھنے سے یہہ سچی بات سبکو بخوبی معلوم ہوجاویگی کہ تہمت وہابیت
کی نسبت مسلمانان ہند کے جو دعوی پیروی قرآن مجید وحدیث کا کرتے ہین محض
غلط اور براہ عداوت ہے بلکہ اگر کوئی بدخواہ وبداندیش سلطنت برٹش کا ہوگا
تو وہی شخص ہوگا جو آزادگی مذہب کو ناپسند کرتا ہے اور ایک مذہب خاص پر جو
باپ داداون کے وقت سے چلا آتا ہے جما ہوا ہے ورنہ اس ملک خصوصاً ریاستہاے
اسلامیہ ہند مین نہ کوئی وہابی مصطلح اور لامذہب عرفی ہے اور نہ کوئی بدسگال
اپنے حاکم آزادگی بخش امن خواہ کا اور اگر کوئی ہو تو بتاؤ کہ کس جگہہ کس ریاست

ہین کون وہابی ہے اور کیا اوسکا ثبوت ہے اور کہان کہان اسباب جنگ و بغاوت
یا امداد باغیان دولت برطانیہ کے سامان پائے جاتے ہین جہوٹے پر لعنت خدا کی جو
لوگ مفسد طبع ہین وہ اپنا جرم دوسرے پر لگا کر خود براہ فریب و دغا بازی نزدیک
حکام کے سرخرو بنا چاہتے ہین لکن ہمیشہ دیکہا گیا کہ خدا اوہنکو روسیاہ کرتا ہے حکام
معاملہ شناس جلد مغز معاملہ کو پہنچ جاتے ہین بہرحال اس رسالہ مین پہلے اس سے
کہ مین ترجمہ عبارت متعلقہ وہابیت ومسئلہ جہاد کا اپنی کتب مولفہ قدیمہ سے تحریر
کرون ایک مقدمہ مختصر بیان حال آفرینش دنیا وبیان مذہب خلق بابت اس
دار فانی وغیرہ کے لکہتا ہون جو طریقہ اہل اسلام پر اور مورخین کے کلام سے ثابت
ہے پہر ہر ایک کتاب کا ترجمہ فصل علحدہ مین پہر سرگزشت مختصر اپنی آخر رسالہ مین جو
ایک سبب اصلی تالیف اس مقالہ کا بہی ہے لکہونگا اور سرکار عالیہ برٹش کے
انصاف و قدرشناسی کا منتظر رہونگا اسلئے کہ جسطرح اس رسالہ سے بیجرمی مسلمان
وہابیت کی اور تحقیق اس لقب کی جو باعث تشویش خاطر حکام عالیمقام ہے ثابت ہوتی
ہے اسیطرح اون جاہلون مفسدون کے واسطے جو ہر وقت ہر خرخشار وہشت و
مین جہاد کا نام لیکر فساد کرنے کو طیار ہوجاتے ہین ایک تازیانہ اسلامی ہے حق تعالے نے
قرآن مجید مین فرمایا ہے تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا
فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۚ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ط

مقدمہ

مسلمانون کے نزدیک آفرینش عالم کی اسطرح پر ہے کہ پہلے اللہ تہا اور کچہہ نہ تہا
پہر اوس نے اپنا تخت پانی پر پیدا کیا پہر آسمان زمین کو بنایا اب وہ تخت جسکو عرش
کہتے ہین سب آسمانون کے اوپر مثل قبہ کے ہے اور ایسا چرا آتا ہے جیسے زمین نیچے

سوار کے خاک کو سنیچر کے دن اور پہاڑون کو اتوار کے دن اور درختونکو پیر کے
دن اور برے کامون کو منگل کے دن اور نور کو بدھ کے دن پیدا کیا اور
جمعرات کے دن سارے دوّاب کو زمین مین پھیلایا پھر جمعہ کے دن بعد عصر کے
سب کے پیچھے آخر ساعت دن مین عصر کے وقت سے تا شام آدم ابو البشر علیہ السلام کو
پیدا کیا زمین سے آسمان تک پانسو برس کا راستہ ہے اور ہر آسمان کا دل بھی
اتنا ہی ہے اور ہر آسمان دوسرے آسمان سے اسی قدر دور ہے ساتون آسمان
کے اوپر عرش ہے عرش کے اوپر خالق عرش و فرش ہے اسیطرح سات زمینین ہین
ہر زمین دوسری زمین سے پانسو برس کی راہ کا فاصلہ رکھتی ہے فرشتے نور سے
بنے ہین جن آگ سے آدمی خاک سے آدم ابو البشر کا قد طول مین ساٹھہ اور عرض
مین سات گز تھا یہہ خلیفہ تھے خدا کے اور پہلے پیغمبر ہین جو دنیا مین آئے انکے سوا
کہتے ہین کہ ایک لاکھہ چوبیس ہزار اور پیغمبر ہوئے لکن یہہ روایت ضعیف ہے گنتی
رسولون اور کتابون کی ٹھیک ٹھیک خدا ہی کو معلوم ہے آدم کو جو مٹی سے بنایا سب
جگہہ سے مٹھی مٹھی بھر مٹی لی اسلئے کوئی آدمی گورا کوئی کالا کوئی لال ہے جیسی مٹی تھی
ویسی رنگت آئی جیسی جسکی خاک نرم سخت پاک ناپاک تھی ویساہی اثر ہر کسی مین آیا
سورج شام کو عرش کے نیچے جا کر خدا سے اذن لیکر ہر صبح مشرق سے نکلتا ہے قیامت
کے قریب حکم ہوگا کہ جہان تو ڈوبتا ہے وہان سے نکل پھر اوسوقت سے کسی کی توبہ
قبول نہو گی حشر مین چاند سورج کو لپیٹ کر دوزخ مین ڈالدینگے رعد ایک فرشتہ ہے اور
بجلی ایک کوڑا آگ کا ہے اوسکے ہاتھہ مین گرمی سردی کا موسم دو سانسین ہین دوزخ
کی تارون سے صرف تین کام نکلتے ہین ایک آرایش آسمانون کی دوسرے مارنا
شیطانون کا تیسرے راستہ پہچاننا دریا و خشکی مین دن یا رات مین انکے سوا جو کچھہ
کہا جاوے وہ سب غلط ہے کسی ستارہ کے نکلنے سے نہ کوئی مرے نہ جئے نہ کسی کو

رزق ملے نہ کسی کا رزق بند ہووے نہ کوئی بلا آوے بے حکم خدا کے ایک ذرہ نہین ہل سکتا
سوا اوسکے نہ کوئی معبود ہے نہ کسی کا حکم و تصرف عالم مین جاری ہے امت اسلام کا
حال پانی کا سا ہے معلوم نہین کہ اگلا پانی اچھا ہوگا یا پچھلا بڑی محبت والے وہ لوگ ہین
جو پیچھے آئے اور جان و مال صدقے کرکے اپنے پیغمبر کا دیکھنا چاہتے ہین ایک نہ ایک
گروہ اس امت کا ہمیشہ کسی نہ کسی جگہہ ظاہر رہیگا قریب قیامت کے اکثر ملکون کے حاکم
عیسائی لوگ ہو جاوینگے تمام ہوا مضمون احادیث وغیرہ کا ان حدیثون سے یہہ بات
معلوم ہوئی کہ اگرچہ حکومت اسلام کی ضعیف ہو جاوے یا جاتی رہے لکن بالکل مسلمان دنیا
سے نہین مٹین گے یہانتک کہ قیامت آجاوے اور طول و عرض دولت عیسائیون کا
بہت ہوگا اور یہہ لوگ سب پر غالب اور حاکم ہو جاوینگے چنانچہ مطابق اوسکے دیکھا سنا
جاتا ہے پس فکر کرنا اون لوگون کا جو اپنے حکم مذہبی سے جاہل ہین اس امر مین کہ حکومت
برٹش مٹ جاوے اور یہہ امن و امان جو آج حاصل ہے فساد کے پردہ مین جہاد کا نام
لیکر اوٹھا دیا جاوے سخت نادانی و بیوقوفی کی بات ہے بھلا ان ناعاقبت اندیشون کا
چاہا ہوگا یا اوس پیغمبر صادق کا فرمایا ہوا جسکا کہا ہوا آج ہم آنکھون سے دیکھہ رہے ہین
اور اوسکے خلاف نہین ہوسکتا **بهرحال** جب خدا نے انسان کو دنیا مین پیدا کیا
اور دنیا کو پہلا دن واسطے بنی آدم کے ٹھہرایا اور دوسرا دن قیامت کا بتلایا اور اسکو
فانی اور اوسکو باقی فرمایا تو اس پہلے دن کے مقدمہ مین اختلاف مذاہب ظاہر ہوا
حکما ختا و ہند و فارس و یونان کہتے ہین کہ زمانہ ہمیشہ سے چلا آیا ہے اور ہمیشہ رہیگا اور
بعض کہتے ہین کہ اگرچہ ہمیشہ سے زمانہ چلا آیا ہے لکن ہمیشہ نرہیگا مسلمان کہتے ہین کہ زمانہ
ہمیشہ سے نہین ہے اور باقی بھی نرہیگا غرضکہ اس باب مین یہی تین مذہب ہین اور
ظاہر یہہ ہے کہ اعتبار تاریخ کا وقت ولادت آدم سے چاہیے تھا لکن مورخین نے اعتبار
تاریخ کا اوترنے آدم سے دنیا مین کیا ہے اور درمیان آفرینش آدم اور وقت نزول کے

کتنا زمانہ گزرا اسکی بحث نہین کی توریت مین اسیطرح پر ہے غرضکہ آدم بہشت سے دن
جمعہ کے دسوین محرم کو سراندیپ مین کوہ رہو پر اوترے کوئی کہتا ہے کہ یہہ جنت آسمان
پر تہی کوئی کہتا ہے کہ زمین پر تہی معلوم نہین ٹہیک بات کیا ہے سنہ ۹۳۰ مین ایک ہزار
آٹہہ سو چپاس سال پہلے طوفان نوح سے وفات آدم کی ہوئی اوسوقت چالیس ہزار
آدمی اونکی اولاد سے موجود تہے اونمین شیث و ادریس پیغمبر ہوئے جب ایکہزار چہہ سو
چالیس برس آدم کو گزرے نوح پیدا ہوئے جب انکی عمر چہہ سو برس کی ہوئی طوفان
آیا انکی قوم بت پرست تہی چہہ مہینے دس رات طوفان رہا پارسی و ختا و ہند و چین
والے طوفان کا انکار کرتے ہین مسلمان کہتے ہین کہ تمام زمین پر طوفان پہونچا اسلیئے
نوح کو آدم ثانی کہتے ہین کہ سب آدمی جو دنیا مین فی الحال موجود ہین نوح کی اولاد
ہین جب ایکہزار اکاسی برس طوفان کو گزرے ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے تین ہزار
تین سو تیئیس سال بعد آدم کے اونکی ولادت ہوئی انکو سب دنیا کے مذاہب والے
مانتے ہین ایک سو پچہتر برس کی عمر مین سن تین ہزار چار سو اٹہانوے مین نزول آدم
کے بعد انکا انتقال ہوا انکو آدم سوم کہتے ہین چہیاسی سال کی عمر مین اسمعیل اور سو برس
کی عمر مین اسحق پیدا ہوئے یوسف پوتے اسحق کے ہین موسی چار سو پچیس برس کے بعد
وفات ابراہیم سے پیدا ہوئے جب مصر سے بنی اسرائیل کو لیکر نکلے اسی برس کے تہے
ایک سو بیس برس کی عمر ہوئی اوسوقت نزول آدم کو تین ہزار آٹہہ سو آٹہہ برس
ہوئے تہے پانسو اونتیس برس بعد اونکے اورشلیم کو بنایا گیا عیسی ابن مریم علیہ السلام
کی ولادت دن پنجشنبہ کو تیسری مارچ چار برس نو ماہ نو روز پہلی تاریخ عیسوی سے
تیسری اپریل روز جمعہ کو سن تینتیس عیسوی مین ہوئے نزدیک علماء نصاریٰ کے
اونکو سولی دیگئی اور مسلمان کہتے ہین کہ نزول آدم سے پانچہزار چہہ سو سترہ برس بعد
آسمان پر اوٹہا لیئے گئے اب سن عیسوی اٹہارہ سو تراسی شروع ہین ۔ جب حضرت

اسمعیل تکٹے مین رہے اوسوقت سے تاہجرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو ہزار سات سو
ترانوے برس گزرے تھے شروع سال ہجرت مطابق سولہوین جولائی سن چھہ سو بائیس
عیسوی ہے وفات انکی بارہوین ربیع الاول سال یازدہم ہجری روز دوشنبہ مطابق
ہشتم جون سن چھہ سو بتیس عیسوی کے ہوئی مطابق قول یہود کے سال حال تک کہ
سنہ ۱۳۰۰ ہجری اور سنہ ۱۸۸۳ء شروع ہین آدم کو سات ہزار سات سو چار برس ہوئے تیس
برس تک بعد ہمارے پیغمبر کے مثل زمانہ پیغمبر عمل درآمد رہا پھر بعد اوسکے بادشاہی
ہوگیی وہ اگلی بات جاتی رہی چودہ بادشاہ بنی امیہ مین ہوئے ایک سو بتیس ہجری
مین انکی سلطنت ختم ہوگیی انکے بعد سینتیس بادشاہ قوم عباسی کے ہوئے دن جمعہ
۱۳ ربیع الاول سنہ ایک سو بتیس سے ابتدا اونکی ہوئی اور چھٹی صفر سنہ چھہ سو
چھپن کو سلطنت اونکی ختم ہوگیی پانسو بیس برس دو ماہ تخمیناً انہون نے بادشاہی کی۔
ہندوستان مین دین اسلام کو ناصر الدین بادشاہ غزنین سنہ ۱۱۳۷ء مین لائے اونکے
بعد سلطان محمود نے بارہ مرتبہ ہند پر چڑھائی کی یہہ سلطان حکومت بغداد کیطرف
سے صوبہ تھے انکے وقت مین ملک ہند شہر قنوج تک فتح ہوا آخر آنا انکا ہند مین سنہ ۱۱۹۳ء
مین تھا اوس زمانے سے سنہ ۱۱۵۰ تک سلطنت مسلمانون کی رہی سنہ مذکور مین تسلط
انگریزون کا مرشد آباد پر ہوا اور حکومت بڑھتی گیی سنہ ۱۲۵۴ مین ملکہ معظمہ انگلنڈ وقیصرہ ہند
تخت نشین ہوئین کتاب سیر المتاخرین مین سنہ ۱۱۹۵ ہجری تک کا حال ہندوستان کے
صوبجات اور لڑائیون کا مفصل لکھا ہے اب یہہ ملک تمام وکمال زیر حکومت برطانیہ
ہے سب کام موافق مرضی حکام ہوتے ہین ہر مذہب کی سلطنت مین یہی طریق چلا آیا ہی
کچھہ نئی بات نہین کتب تاریخ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو امن و آسایش وآزادگی
اس حکومت انگریزی مین تمام خلق کو نصیب ہوئی ہے کسی حکومت مین نہ تھی اور وجہ
اوسکی سوا اسکے اور کچھہ نہین سمجھی گیی کہ گورنمنٹ نے آزادگی کامل ہر مذہب والے کو

مسلمان ہو یا ہندو یا اور کچھہ عطا فرمائی ہے جسکا اشتہار بڑی دہوم دہام سے دربار
قیصری مین بمقام دہلی مجمع جملہ رؤسا و معززین ہند مین جملہ رعایا برایا کو سنایا
گیا بعد جلسہ مذکور وہ اشتہار بخط عربی و عبارت اردو طبع ہو کر مشہور آفاق ہوا
جسکا عنوان بالفظ جلسہ قیصریہ خیمہ گاہ دہلی اول جنوری سنہ ۱۸۷۷ع ہے اوس اشتہار
مین یہہ عبارت درج ہے کہ اندنون بسبب حمایت احکام ملکہ معظمہ جنمین کسی ملت و مذہب
کا فرق نہین ہے جناب ممدوحہ کی ہر ایک رعیت امن و امان کے ساتھہ اپنی گزران
کر سکتی ہے ہر فریق کو عدم تعصب سرکار موصوفہ کے سبب اس بات کی اجازت ہے
کہ بلا تعرض اپنے اپنے مذہب کی رسومات کو ادا کرین جو دست اقتدار قوت قیصرانہ
دراز کیا جاتا ہے وہ مٹانے اور دبانے کے لئے نہین بلکہ حمایت اور ہدایت کے لئے
ہے - اور آخر فقرہ اشتہار مذکور کا بعد مخاطبت عہدہ داران سرکار انگریزی و اہل قلم
و اہل سیف و لشکر ہند و رؤسا و امرا و ملکی رعایا کے یہہ ہے کہ ہر ایک اعلے و ادنی اس
بات کا یقین کرے کہ ہمارے تحت حکومت مین آزادگی و عدل و انصاف اصل اصول
اونکے واسطے ٹھہرایا گیا اور یہہ کہ ما بدولت کی سلطنت مین اونکی خوشی کی افزایش
اور اونکی سرسبزی کی ترقی اور اونکی بہبودی کی زیادتی مدام مد نظر ہے مین یقین
کرتا ہون کہ آپ لوگ ان الفاظ مرحمت آمیز کی بڑی قدر کرینگے مطبع دفتر اپریٹ
سیکرٹری خیمہ گاہ دہلی سنہ ۱۸۷۷ع انتہا بلفظہ مین کہتا ہون کہ فی الواقع یہہ الفاظ اشتہار
جو طرف سے ملکہ معظمہ انگلنڈ و قیصر ہند کی زبان لارڈ لٹن صاحب بہادر گورنر جنرل
و ویسرائے کشور ہند سے جلسہ دربار مذکور مین اولا اور ذریعہ اشاعت اشتہار
مطبوع ثانیاً بابت عدم تعصب مذہب و عموم آزادگی سننے دیکھے گئے ہین لائق بڑی
قدر و منزلت کے ہین اور رعایائے ہند کے لئے عموماً اور رؤسا و امرا کے واسطے
خصوصاً مثل عہدنامجات ریاست کے ایک بڑی سند ہین اور جو حاکم و رعیت خلاف

اوسکے عمل درآمد کرے اور بلا وجہ براہ تعصب کسی امیر فقیر کو ستانا یا چاہے اوسپر حجت قاطع ہین اور واسطے برائت اون لوگون کے جو براہ دشمنی تہمت مذہبی کسی شخص پر قائم کرکے اوسکو نقصان پہونچایا چاہتے ہین اور وہ اوس کام مین مشغول نہین بلکہ اوس سے ناآگاہ و غافل ہے ایک دستاویز قوی ہے ؀

فصل اول

اس فصل مین ترجمہ کتاب ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل کا ہے یہہ کتاب ۱۲۹۱ھ مین تالیف ہوچکی تہی جسکو اب سال دہم ہے پہر ۱۲۹۲ ہجری مین طبع ہوئی اس کتاب مین جوابات سوالات نماز و روزہ وغیرہ ہین منجملہ اوسکے ایک یہہ سوال کسی شخص کا اور جواب میرا ہے جسکا ترجمہ اس جگہہ لکہا جاتا ہے وجہ اس ترجمہ لکہنے کی یہہ ہے کہ مین تیس سال کامل سے متوسل و متوطن اس ریاست **بہوپال** کا ہون اور ہمیشہ معزز و مکرم رہا کبہی نسبت اس ریاست یا اوسکے متوسلین کے نہین سُنا گیا کہ کسی نے مجہکو یا بیگمصاحبہ مرحومہ یا رئیسہ معظمہ حال کو یہہ لفظ کہا ہو کہ انمین کوئی وہابی ہے جب سے مقدسہ قدسیہ بیگمصاحبہ مرحومہ کا چہہ سال سے بیشتر ہوا تو بعض نودولتون نمک حلالون شیعہ مذہب نے جو ظاہر مین سُنّی بنے ہین اونکے ملازمان فتنہ انگیز و فتنہ طلب سے ملکر یہہ تہمت نسبت ریاست اور نسبت میرے لگائی اور حکام تک پہونچائی اسلئے ضرور ہوا کہ اس تہمت سے چند سال بیشتر جبکہ مفہوم بہی اس مضمون کا کسی دشمن ریاست کے خیال مین نہ تہا جو کچہہ مین نے بابت مذہب وہابیہ اپنی کتاب مین لکہا ہے اوسکو اس جگہہ نقل کرون اور دروغگو کو اوسکے گہر تک پہونچا دون -

سوال عبدالوہاب نجدی جسکی طرف وہابیہ منسوب ہین کون شخص تہا اوسکے عقاید مذہب اہل سنت و جماعت کے موافق تہے یا نہین ؀

جواب جن لوگون نے فرقہ وہابیہ کو عبدالوہاب کی طرف منسوب کیا ہے یہہ اونسے غلطی ہوئی اسلیئے کہ جس نے دعوت اپنے مذہب حنبلی کیطرف خاص اپنے ملک مین کی تھی وہ اونکا بیٹا محمد نام تھا نہ خود عبدالوہاب مذکور اوسکی طرف نسبت وہابیہ صحیح نہین اور عبدالوہاب مذکور نے کوئی مذہب مشرب جدید نہین نکالا وہ اور اونکا بیٹا دونون حنبلی مذہب تھے اور ہندوستان کے مسلمان یا تو حنفی مذہب ہین یا عامل بالحدیث یا شیعہ یہان قدیم سے ابتک کوئی حنبلی مذہب پیدا نہین ہوا ان محمد کی ولادت ۱۱۱۵ھ مین عیینہ مین جو ایک مقام ہے بلاد نجد سے ہوئی اور سنہ ۱۲۰۰ ہجری مین اونکا خروج حدود حجاز اور یمن مین ہوا اور سنہ ۱۲۰۶ مین انہون نے وفات پائی اور اصل مذہب اونکا حنبلی تھا اس مذہب کے لوگ حجاز و یمن وغیرہ مین سنا گیا ہے کہ بہت ہین اور ہند مین ایک بھی نہین اور اصل اسلام مین اتباع قرآن و حدیث کا ہے نہ اتباع کسی عالم خاص کا اور نیا مذہب نکالنے کی نسبت اونکی طرف بظاہر غلط محض ہے اسلیئے کہ وہ مذہب حنبلی مین پہلے سے آخر تک رہے اور کسی مسلمان کو جو قرآن و حدیث کا تابع ہو اوسکو اونکا تابع اور اونکے مذہب کا جاری کرنیوالا جاننا محض نادانی ہے اور بڑا ظلم ہے اور نہایت جھوٹ ہر مسلمان خالص اطاعت خدا و رسول کی سب دینون اور مذہبون پر مقدم جانتا ہے اور بڑے بڑے لوگون کی بات بھی خدا و رسول کے مقابلہ مین پسند نہین کرتا محمد بن عبدالوہاب کی بات کا کیا ذکر ہے اور وہ کس قطار شمار مین ہے لاکھون عالم اسلام مین گذرے ہین لیکن کوئی ادنی مسلمان بھی سچی باتون کو اونکے طریقہ مین منحصر نہین جانتا اور اونکے پیچھے چلنا واجب نہین سمجھتا خلاصہ حال ہندوستان کے مسلمانون کا یہہ ہے کہ جب سے یہان اسلام آیا ہے چونکہ اکثر لوگ بادشاہون کے طریقہ اور مذہب کو پسند کرتے ہین اوس وقت سے آجتک یہہ لوگ حنفی مذہب پر قائم رہے اور ہین اور اسی مذہب کے عالم اور فاضل قاضی اور مفتی اور حاکم ہوتے رہے یہانتک

کہ ایک جم غفیر نے ملکر فتاوی ہندیہ یعنی فتاوی عالمگیری جمع کیا اور اوسمین شیخ عبدالرحیم دہلوی والد بزرگوار شاہ ولی اللہ مرحوم کے بھی شریک تہے بعد اسکے شاہ ولی اللہ محدث جو بڑے عالم حنفیون مین اور بڑے متبع کتاب و سنت تہے انہون نے بہت مسائل دین کی چھان بین کی اور ضعیف اور بودی باتونکو قوی اور مضبوط باتون سے علحدہ کیا اور اسی طریقہ اور روش پر اونکے پوتے محمد اسمعیل دہلوی گزرے کہ انہون نے بہت سی شرک و بدعت کی باتون کو جو امن خلائق اور رفاہ عوام مین خلل انداز ہوتی ہین اور دین و دنیا مین باعث فتنہ و فساد ہوا کرتی ہین دور کیا اور سچی شریعت کو بیان کیا اور بہت سی بُری رسمین جن سے مسلمانون کی دین و دنیا کی خرابی ہوتی ہے مثل تعزیہ پرستی اور ناچ رنگ اور چوری چکاری اور خیانت اور بغاوت وغیرہ کی انکو اکثر اہل ہند سے رفع دفع کیا اور سچی سچی حدیثون پر اور عمدہ عمدہ باتون پر پیغمبر کے لوگون کو بلایا حتی کہ بہت سے مدارس و مساجد اونکی سعی و کوشش سے آباد ہوئے اور بہت سے بھنگیر خانے اور بدرک خانے اور شراب خانے اور چکلے ویران ہو گئے جسکے سبب سے ملک سرکار برٹش مین اندیشہ فساد رہتا تہا اور بڑے امن و امان کا نور ہندوستان مین چمکنے لگا اونہون نے اپنی کسی کتاب مین مسئلہ جہاد کا نہین لکھا چہ جائیکہ ذکر جہاد با سرکار عالیہ انگریزی بلکہ سرکار نے اونکی نسبت معاملہ قدر شناسی کا اوس وقت مین فرمایا چنانچہ تحریر سید احمد خان بہادر سے بھی ثابت ہے اگرچہ بہت سے مفسدین نے جنکا شعار فسق و فجور تہا اون کے مقابلہ مین بہت کوششین کین مگر حکام انگریزی نے اوسکی سماعت نہین کی اور نہ کبھی اون سے تعرض کیا غرض کہ خاندان محمد بن عبدالوہاب کا حنبلی مذہب تہا اور محمد اسمعیل ہندی نژاد کو اون سے کسی طرح کا علاقہ شاگردی یا مریدی کا نہتہا نہ کوئی وجہ تعارف اور جان پہچان کی آپسمین پائے گئے پہر یہان کے لوگون کو عالم ہون یا جاہل محمد بن عبدالوہاب سے منسوب کرنا اسکی وجہ کسی طرح

کسی عاقل کی سمجھہ مین نہین آتی اور بجز بیوقوفی اور دشمنی عوام کے اور کچھہ بات
سمجھی نہین جاتی حالانکہ نجدیون اور ہندیون مین اوس زمانہ سے آجتک کوئی ربط و
ضبط اور کسی طرح کا علاقہ اور میل جول نہین اور ہزارون کوس اور سیکڑون منزلونکا
فاصلہ ہے اور دریاے شور بیچ مین حائل ہے اور دنیا اور دین کے برتاؤ مین جو امور یہان
مروج ہین وہان اونکا نام نہین اور جو باتین وہان رائج ہین یہان اونکا نشان نہین
غرض کہ یہان کے چال اور ڈہنگ کو وہان کے چال چلن سے کسیطرح کچھہ نسبت ہی نہین
علاوہ اسکے کبھی یہان کے کسی گروہ نے اس بات کا دعوی نہین کیا نہ زبان سے نہ قلم
سے کہ سچا دین اور خالص اسلام اہل نجد کے طریقہ والون ہی مین منحصر ہے اور باقی سب
مسلمان یون ہی ہین اس بات کو ہر عاقل بخوبی دریافت کرسکتا ہے آج علماء دہلی وغیرہ
کی ہزارون کتابین چھوٹی بڑی عربی فارسی اردو موجود ہین کسی مین یہہ بات کوئی پڑہا
لکہا دکہا تو دیوے غرض اصلی بات اسلام مین وہی قرآن وحدیث پر چلنا ہے جسمین فساد
کے کامون سے روکا گیا ہے نہ کسی شخص خاص کی بات اور چلین پر اسمین ساری روے زمین
کے عالم و فاضل برابر ہین خواہ نجد کے ہون یا ہند کے یا دکن کے یا سندہ کے نہ ہم اپنے دین
مین محمد بن عبدالوہاب کے تابع ہین نہ محمد اسمعیل کے مطیع قرآن وحدیث ہمارے پیش نظر
ہے اور جو معاملہ اک عالم سے ہے وہی سارے جہان کے عالمون سے ہے نہ یہہ کہ ایک کیطرف
اپنے تئین منسوب کرنا اور اونکی طرفداری مین لڑنا جھگڑنا شور و فساد بپا کرنا یہہ شیوہ اسلام
سے بعید ہے اور بڑا تماشا یہہ ہے کہ ہندوستان کے نادان مسلمانون نے ہر جگہہ وہابی
کے ایک نئے معنی تراشے ہین میان دوآب مین وہابی وہ ہے جو قبرین پوجنے اور
تعزیہ رکہنے اور ولیون سے مدد چاہنے اور مولود کی مجلسون سے منع کرے اور
یارسول اللہ اور یاعلی کہنے سے باز رکہے اور حیدرآباد دکن مین وہابی وہ ہے کہ
سسنہری نہ پہنے اور پاجامہ ٹخنون سے اونچا رکہے اور ڈاڑہی نہ منڈاوے اور نماز و

روزہ ادا کرتا ہے اور بمبئی مین وہابی وہ ہے کہ شیخ عبد القادر جیلانی جنکا مذہب حنبلی
تہا اور ایک عالم دیندار تہے اونکو سارے جہان کا مالک نہ جانے اور محفل مولود کو بدعت
اور نئی تراش مسلمانون کی بتاوے اور یوربیون کے نزدیک مشرق کے ہندوستانی
شہرون مین وہابی وہ ہے جو اِن چار مذہبون مین سے کسی مذہب خاص کا مقلد و مقید
نہو بلکہ سیدہے اور اچہے طریقہ پیغمبر کے چلتا ہو اور اون نئی باتون سے جو پیغمبر کے بعد
لوگون نے اپنی عقل سے تراش لین دور رہتا ہو اور بعضے لوگون کے نزدیک وہابی
وہ ہے جسمین یہہ سب باتین موجود ہون اور اکثر ہندمین وہابیہ بدعتون کے مقابل مین
بولا جاتا ہے اور بدعتی وہ لوگ ہین جو اون مذہبون پر اڑ رہے ہین جو بعد پیغمبر برحق
کے نکلے ہین اور پیغمبر کی حدیث اور عادت پر چلنا جائز اور روا نہین رکہتے اور فقیرون
اور درویشون کی حد سے بڑہکر تعظیمین اور سجدے اور نذرین نیازین کیا کرتے ہین اور
قبرون پر چلّے اور دونے اور مٹہائیان اور گنڈے اور کہٹیان چڑہاتے ہین اور اونکی
روحونکو جہان کا مالک اور حاکم اور قابض اور متصرف جانتے ہین اور غیب کی چہپی
چیزون سے خواہ چہوٹی ہون یا بڑی ذرہ ذرہ اور قطرہ قطرہ کا واقف اور خبردار
سمجہتے ہین اور طرح طرح کے شرک و بدعت کی باتین اور لایعنی بے کار اور خراب
رسمین ناچ رنگ وغیرہ اونمین پہیل رہی ہین اور بڑا مکر اور جہوٹ اونکا یہہ ہے کہ
حکام انگلشیہ کہ فی الحال فرمانروائے ملک ہندوستان ہین اونکے دلون مین یہہ
وسوسہ اور یہہ خیال ڈالدیا ہے کہ یہہ لوگ تمہارے دشمن ہین اور تمہارے مار ڈالنے
اور سلطنت بگاڑنے اور امن خلائق اور رفاہ عوام کے کہونے کا اندیشہ اور فکر
رکہتے ہین حالانکہ بفرض محال اگر وہ وہابی ہون بہی تو بہی اس مضمون کی تصدیق
کوئی عاقل اور دانا نہین کرسکتا اور یہہ قول اونکا کبہی پایہ صدق کو نہین پہونچ
سکتا اسلیئے کہ اس صورت مین ہندوستان اونکے نزدیک دار الحرب ہوگا نہ دار الاسلام

اور دار الحرب مین رہکر اور غیر مذہب والون کے ملک مین باامن و امان بسکر کسی
مسلمان کے نزدیک ارادہ اور قصد جہاد کا کرنا روا نہین چنانچہ غدر مین جو چند
لوگ نادان عوام الناس فتنہ و فساد پر آمادہ ہوکر جہاد کا جھوٹ موٹ نام لینے
لگے اور عورتون اور بچون کو ظلم و تعدی سے مارنے لگے اور لوٹ مار پر ہاتھ دراز
کیا اور اموال رعایا اور برایا پر غصباً قابض و متصرف ہوئے انہون نے خطای
فاحش کی اور قصور ظاہر اسلیے کہ قرآن و حدیث کے موافق کہین شرطین جہاد
کی موجود نہ تہین صرف سودائے خام اور خیالی پلاؤ حکومت رانی اور ملکستانی
کے اونکے دلونین اور مغزون مین سمائے ہوئے تہے ہم نہین جانتے کہ اون مین
سے کسی جماعت اور لشکر مین خلوص نیت اور پاکی طینت اور انصاف واجبی اور
تبعیت مذہب اسلام ہو اللہ ہی اونکے حال سے خوب واقف ہے حاصل یہہ کہ
ہندوستان مین جنکا نام اونکے دشمنون نے وہابی رکہا ہے اونین ہمارے نزدیک
اور نزدیک اہل تجربہ کے ہرگز کوئی وہابی نہین اور قرآن حدیث پر چلنے والون اور
نماز و روزہ اور امور مذہبی حسب شریعت اسلام کے بجالانیوالون کو وہابی کہنا
ایک بڑا ظلم اور دہینگامشتی ہے اور قرآن و حدیث پر چلنا مستلزم اس امر کا نہین کہ
حاکم وقت سے بغاوت کرے یا امن خلائق مین خلل ڈالے یا رفاہ عوام کا راستہ بند
کرے بلکہ سارا قرآن اور تمام حدیثین ان امور سے مانع اور باز رکہنے والی ہین باقی
رہا یہہ امر کہ نفس جہاد غیر مسلمانون سے اور فضیلت اوسکی مسلمانون کی شریعت مین
ثابت ہے اسمین بدعتی اور سنی اور شیعہ اور رافضی اور خارجی اور ہندی اور
سندہی اور نجدی سب برابر ہین اور اوسکے وقوع کے بصورت وجود شرائط اور
وجود اسباب سب مسلمان قائل ہین کوئی ادنے مسلمان بہی اسکا انکار نہین کرسکتا
لیکن شریعت مین کسی حکم کا ہونا اور اوسکے وقوع کا مستلزم نہین نہ عقل کی رو سے نہ شرع

کی جہت سے اور یہہ امر بھی بخوبی ظاہر ہے اور تاریخ دانون پر خوب روشن ہے کہ کوئی
شخص آجتک نجد سے عالم فاضل کی صورت مین ہو کر ہند مین داخل نہین ہوا کہ لوگ اوسکے
شاگرد ہوئے ہون اور اوسکی دعوت تمام ہند کے شہرون مین اور قریون مین پھیل گئی
ہو یا اوس نے یہان کسی طرح کی حکومت اور سلطنت حاصل کی ہو کہ لوگ اوسکے طریقہ اور
چال پر ہو جاوین اور اوسی کا گیت گاوین نہ کوئی سلسلہ شاگردی اور پیری مریدی کا
اہل ہند اور اہل نجد مین باہمی ایسا جاری ہے جسکی رو سے انکو اہل نجد کے طریقہ اور
روئیہ پر کہہ سکین نہ کوئی تعلق یہان کے لوگون کو بذریعہ اخبار یا تار یا ریل کے اون
لوگون سے حاصل ہے جیسا فی الحال انگلستان یا جرمن یا فرانس سے حاصل ہے کہ جسکے ذریعہ
سے انکو اہل نجد کا ہم طریقہ کہین غرض ہند کے لوگونکو وہابیہ نجدیہ سے نسبت دنیا کمال
نادانی اور نہایت بے وقوفی اور صریح غلطی ہے اور جبکہ وہ خود اس نام سے انکار کرتے ہین
تو زبردستی اونکو نزدیک حاکمون کے بدنام کرکے اپنی دشمنی اس پردہ مین نکالنا سراسر انصافی ہے
بلکہ فی الحال سُنا جاتا ہے کہ عرب نجد تجارت کے لئے بندر بمبئی تک آتے جاتے ہین اور اپنا پیشہ
کرتے ہین اور حکام کو باوجود علم اونسے کچھہ تعرض نہین اسلئے کہ سرکار عالیہ برٹش کو بحث مفسدان
و باغیان سے ہے نہ زید و عمرو سے حدیث عبداللہ بن عمرو مین مرفوعاً آیا ہے کہ متفرق ہوئے بنی
اسرائیل یعنی یہود بہتر فرقون پر اور متفرق ہوگی امت میری تہتر فرقون پر سب فرقے آگ
مین ڈالے جاوینگے مگر ایک طریقہ کے لوگ صحابہ نے پوچھا وہ کون طریقہ کے لوگ ہین فرمایا
وہ طریقہ جسپر مین ہون اور میرے ساتھی رواہ الترمذی اور ایک روایت مین یون ہے
کہ بہتر فرقے تو اس امت کے دوزخ مین جاوینگے اور ایک بہشت مین داخل ہوگا اور اس
فرقہ کا نام جماعت ہے اور نزدیک ہے کہ نکلین گی میری امت مین چند قومین گھس جاوینگی
اونمین بدعتین جسطرح گھس جاتی ہے بیماری کتا کاٹے ہوئے کو نہ بچیگی اوس سے کوئی رگ
اور نہ کوئی جوڑ مگر یہہ بیماری اوسمین گھس جاویگی رواہ احمد و ابوداؤد عن معاویۃ

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگ قرآن وحدیث پر عامل ہین اونکا نام اہل سنت وجماعت ہے نہ وہابی اور ہندوستان کے اکثر مسلمان مذہب سُنّی رکھتے ہین نہ مذہب حنبلی اور علماء اسلام نے جہان تعداد بہتر فرقون اس امت اسلام کی لکھی ہے اور نام بنام اونکو گنایا ہے اونمین کہین کسی جگہہ کسی فرقہ کا نام وہابیہ نہین بتلایا اور یہہ بھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو دین قدیم اسلام مین کوئی نئی راہ وطریقہ یا جدید مذہب وفساد کی بات نکالے اوسکا نام بدعتی اور ہوائی ہے اور وہ دوزخیون مین ہے پھر کسطرح کوئی سچا مسلمان کسی کے نئے طریقے نکالے ہوئے پر چل سکتا ہے اور وہ کب کسی لقب جدید کو اپنے لئے پسند کرے گا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

فصل دوم

ترجمہ عبارت کتاب موائد العوائد من عیون الاخبار والفوائد اسمین احادیث ضروری اور فوائد عمدہ مذکور ہین یہہ حاصل مضمون اوسکے صفحہ ۳۳ کا ہے بخاری کی روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو ایمان لاوے اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور قائم رکھی نماز اور ادا کرتا رہے روزے رمضان کے تو اللہ پر فضل واحسان کی راہ سے اوسکا یہہ حق ہے کہ داخل کرے اوسے جنت مین خواہ وہ جہاد کرے اللہ کی راہ مین خواہ بیٹھا رہے اوسی ملک مین جہان پیدا ہوا آخر حدیث تک سو جب تم اللہ سے مانگو تو جنت الفردوس مانگو کہ وہ سب جنتون کے بیچوں بیچ ہے اور سب سے اونچی ہے اور اوسپر عرش ہے رحمٰن کا اور اوسی سے بہتی ہین نہرین جنت کی روایت کی یہہ بخاری نے اس حدیث سے بخوبی ثابت ہوا کہ جہاد مخالفون کے ساتھہ فرض کفایہ ہے یعنی ایک ملک کے لوگ اگر اوسکو بجا لاوین تو دوسرے ملک کے لوگون پر فرض نہین اور ہر فرد بشر پر مسلمانون سے فرض نہین کہ جو اوسکو نہ بجا لاوے اوسکے

اسلام مین نقصان ہو اور جنت مین داخل ہونیکو فقط اسلام اور ایمان کافی ہے اگرچہ اپنے
وطن مین ساری عمر بیٹھا رہے اور جہاد نکرے اور یہی قول ہے جمہور یعنی سب عالمون کا
باقی رہے مناقب جہاد کے اور اوسکی فضیلتین قرآن اور کتب دین مین بھری ہوئی ہین
اور اونکے ترجمہ سارے جہان مین پھیلے ہوئے اور ہر چھوٹا بڑا عورت و مرد گاؤن گاؤن
اور شہر شہر مین فارسی اور اردو اور عربی مین پڑہتا ہے بلکہ کوئی گانون اور شہر شاید
اوس سے خالی نہین مگر اوس پر ثواب کا ملنا اور اجر کا حاصل ہونا جب ہی ہے کہ اوسکی شرطین
جو شریعت مین مقرر ہین وہ سب پائی جاوین اور اسباب و احکام اوسکی کے موجود
ہون اور آج کل عام مسلمان جنکو علم و فہم سے بہرہ بلکہ اکثر ارباب دول و حکومت
جنھین اسلام کی خوبیون سے اور ایمان کی باتون سے بالکل واقفیت نہین جسکو جہاد سمجھ
رہے ہین وہ حقیقت مین فتنہ کے سوا اور کچھہ نہین اور کوئی اہل علم اور ارباب عقل سے
اوسکا قائل اور معترف نہین چنانچہ ایام غدر مین جو ملک ہندوستان مین بعضے راجہ
بابو اور بہت سے نام کے نواب و امراء بنام نہاد جہاد ہندوستان کے امن و امان مین
خلل انداز ہوئے اور اونہون نے لڑائی بھڑائی کا بازار گرم کیا اور یہانتک اون کے
فساد و عناد کی نوبت پہونچی کہ عورتون اور بچون کو جو کسی شریعت مین واجب القتل
نہین ہین بے تامل چیر پھاڑ کر پھینکدیا افسوس صد افسوس حالانکہ اسلام مین تمام اہل اسلام
کے نزدیک یہہ کام خلاف شرع محمدی ہے اور کسی فرقہ اسلامیہ مین ہرگز جائز اور روا نہین
اور جو آجکل ایسا فتنہ برپا کرے وہ بھی ویسا ہی فتنہ پرداز اور از انجام تا آغاز اسلام
مین دہبا لگانیوالا ہے اسلیئے کہ علماء اسلام کا اسی مسئلہ مین اختلاف ہے کہ ملک ہند مین جب
سے حکام والا مقام فرنگ فرمان روا ہین اوسوقت سے یہہ ملک دار الحرب ہے یا دار الاسلام
حنفیہ جنسے یہہ ملک بالکل بھرا ہوا ہے اونکے عالمون اور مجتہدون کا تو یہی فتوی ہے کہ
یہہ دار الاسلام ہے اور جب یہہ ملک دار الاسلام ہوا تو پھر یہان جہاد کرنا کیا معنی بلکہ

عزم جہاد ایسی جگہہ ایک گناہ ہے بڑے گناہون سے اور جن لوگون کے نزدیک یہ دار الحرب
ہے جیسے بعض علماے دہلی وغیرہ اونکے نزدیک بہی اس ملک مین رہکر اور یہان کے حکام
کی رعایا اور امن وامان مین داخل ہوکر کسیسے جہاد کرنا ہرگز روا نہین جبتک کہ یہانسے
ہجرت کرکے کسی دوسرے ملک اسلام مین جاکر مقیم نہو غرض یہہ کہ دار الحرب مین رہکر جہاد کرنا
اگلے پچھلے مسلمانون مین سے کسی کے نزدیک ہرگز جائز نہین علاوہ اسکے جہاد مین بڑی
شرط تو یہہ ہے کہ ایسے امام عادل عالم کامل صاحب فہم وفراست دانشمند کے ہاتھ پر
بیعت کیجاوے کہ جسمین شرائط امامت بخوبی موجود ہون اور اوس ملک کے مردمان
ذیہوش ومعاملہ دان وعقلمند اوسکی امامت کو پسند فرماوین اور اوسکو برضا ورغبت
خود بلا جبر واکراہ اپنے اوپر بیعت کرکے حاکم بناوین اور اوس لڑائی بہڑائی مین لڑکون
اور بچون اور عورتون اور بوڑہون اور ضعیفونکو قتل نکرین اور اگر پہر دوسرا شخص
دعوی امامت کرے تو باغی اور مفسد قرار دیا جاوے اور واجب القتل ہو اور یہہ سب
شرطین غدر مین بالکل مفقود اور غیر موجود تہین بلکہ ہر ملک وشہر مین جسکا جی چاہا اور
اوسکو وسوسہ سرداری نے گہیرا وہی سرکار سے باغی ہوکر لڑنیکو کہڑا ہوگیا اور اوس لڑائی
کو جہاد ٹہرایا حالانکہ وہ جہاد نہ تہا سراسر فتنہ تہا غرض شریعت اسلام کی بنا پر مسلمانان ہند
کو ایسی حالت موجودہ پر کہ امن وامان خلائق ورفاہ عوام بخوبی قائم ہے اور ہر ایک کو
اپنے امور مذہبی کے اجرا کے لئے بموجب اشتہار گورنمنٹ مجریہ دربار قیصری دہلی کسیطرح
کی مزاحمت اور مخالفت سرکار انگلشیہ سے مطلقاً نہین جہاد خیال کرنا خبط ہے اور جو
ہٹر بونگیون کیطرح بے فائدہ مار پیٹ کا اور لوٹ مار کا بازار گرم کرے اور اوسکو جہاد
کہے وہ بالکل شریعت کے خلاف عامل ہے اور مفت ناحق جان ومال لوگون کا ضائع کرتا
ہے اور عزت وآبرو گنواتا ہے اور اصل بات یہہ ہے کہ کسی عمل پر ثواب نہین ملتا جبتک
وہ خالص خدا کیواسطے اور موافق شرع شریف کے نہو اور جبتک شریعت کے موافق نہو

اور خاص اللہ کے لئے ہو تب تک دونون جہان کا زیان اور جان و مال کا نقصان
تصور کیا جاتا ہے ہمکو بڑا تعجب آتا ہے اون لوگون پر جنہون نے غدر مین بغیر وجود
شرائط کے اور بغیر وجود امام کے اور بغیر اتباع شرع کے باوجود قتل کرنے لڑکون اور
عورتون کے جو محض بے گناہ اور معصوم تہے کیونکر فتوی دیدیا کہ یہہ ہر لوگ جاہلونکا
اور بعض مفسدونکا اور جہگڑا بے وقوفون کا جہاد ہے اور معلوم نہین ہوتا کہ انہون نے
یہہ فتوی کس قرآن سے نکالا اور کونسی حدیث سے ثابت کیا اوسپر طرہ یہہ ہے کہ اکثر
حاکم اوسوقت مین راجہ بابو اور یہد کے ہندو تہے کہ اونکی امامت مسلمانون کے کسی فرقہ
کے نزدیک جائز نہین اور اکثر لوگ جنہون نے اوسوقت فساد و غدر مین حکام انگلشیہ
سے مقابلہ کیا ہندو مذہب تہے کہ شراکت اونکی جہاد مین اور مدد لینا اون سے ہرگز جائز
نہین یہہ بات صاف حدیث مین آئی ہے پس اگر ہم اسکو مان بہی لین کہ وہ سب اسلام
کا نام لیتے تہے تو بہی جب تک دار الحرب سے باہر جاکر کسی دار الاسلام کو اپنا وطن اور
مسکن نہ ٹہراوین اور کسی امام کو جو شرائط امامت اپنی ذات مین رکہتا ہو اپنا امام
اور حاکم مقرر نکرین تب تک جہاد کا نام محض خبط ہے اور ایسا امام جو اسلام کی شرائط
رکہتا ہو اس وقت مین حکم کیمیا و عنقا کا رکہتا ہے یہانتک کہ جو لوگ اہل اسلام مین
اسوقت فرمانروا اور حکمران ہین اونمین سے ایک بہی امامت کی صفتون سے موصوف
نہین اور سلطنت اور حکومت کی شرطون اور آداب و احکام سے معروف نہین پہر
باغیان غدر اور مفسدان فتنہ پر دازکا کیا ذکر یہانتک کہ اکثر علماے اسلام نے
تیمور لنگ اور اکبر اور دیگر شاہان اسلام کو جو محض ملک گیری اور سلطنت کی طمع سے
لڑائیان لڑین ہین اور امن و امان ملک مین فساد ڈالا اونکی لڑائی کا نام بہی جہاد
نہین رکہا چنانچہ امام شوکانی نے بدر طالع مین جہان ترجمہ تیمور کا لکہا ہے وہان
یہہ لکہا ہے کہ ایکبار تیمور نے اپنی مجلس کے عالمون سے پوچہا کہ ہماری لڑائیون مین

جو لوگ قتل ہوئے اور مارے گئے اونمین سے کون جنت مین جاویگا ہماری طرف کا یا ہمارے
دشمنون کیطرف کا تو ایک عالم نے جواب دیا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی
حمیت کے لیئے لڑتا ہے اور کوئی اظہار شجاعت کے لیئے اور کوئی اس نیت سے کہ لوگ
اوسکی کارگزاری دیکھین آنکھین سے جنتی وہی ہین جو خاص اسلئے لڑے کہ اللہ کا
بول بالا ہو غرض اصل مقصود جہاد سے یہی ہے کہ اللہ کی بات بلند ہو اور ملک
مین امن وامان قائم ہوجاوے اور نام آوری اور شہرت اور ملک گیری اور نکلیاچی
ہرگز مقصود نہو تب ایسی لڑائیان جن سے صرف حکومت اور جہانگیری اور سلطنت مقصود
ہو جہاد شرعی سے ہزارون کوس دور ہین اور ایسی لڑائیون والا ہرگز اپنے تئین مجاہد
نہین قرار دے سکتا ہے اسیلئے ابن عرب شاہ نے عجائب المقدور مین اور سیوطی نے تاریخ الخلفا
مین تیمور کے مذمت کی ہے اور اوسکو برا کہا ہے کہ اوس نے اپنی لڑائیون کا نام جہاد رکھا
تھا حالانکہ علماے اسلام متفق ہین کہ احکام شریعت حقیقت سے تعلق رکھتے ہین نہ فقط نام
سے اور کسی شئے کا نام بدل دینے سے اوسکی حقیقت نہین بدلجاتی مثلاً سود کا نام منافع کہنے
سے سود حلال نہین ہوجاتا چنانچہ امام شوکانی نے فتح ربانی مین یہی مضمون عربی مین لکھا ہے
اور کتاب تنبیہ الامثال مین صاف لکھا ہے کہ یہہ لڑائیان بادشاہونکی جو ملک ومال کے لیئے
ہین ہرگز جہاد نہین چنانچہ خلاصہ اونکی تحریر کا یہہ ہے کہ یہہ بادشاہ جو رعایا کے مال
شریعت کے خلاف لیا کرتے ہین خواہ وہ رعیت کے لوگ راضی ہون یا ناراض ہون اور
اپنی لڑائیون مین خرچ کرتے ہین اوس سے رعیت کا نفع خاک نہین ہوتا بلکہ سراسر نقصان
اور زیان کا سبب ہوتا ہے جیسے بعض بادشاہون مین لڑائیان واقع ہوتی ہین کہ ہر
شخص چاہتا ہے کہ سلطنت میری ہو یہہ ہرگز جہاد شرعی نہین بلکہ جہالت اور نادانی اور حماقت
کی لڑائیون مین داخل ہے اور اکثر یہہ ہوتا ہے کہ انکے لشکری اور سپاہی رعایا کے ضعیفون
اور عاجزون کو قتل کر ڈالتے ہین اور اونکا مال ومنال چھین جھپٹ کر لیتے ہین اور اونکو

بے عزت اور بے حرمت کر دیتے ہین یہہ بڑا ظلم ہے تمام ہوا مضمون شوکانی کی تحریر کا اس سے
بخوبی ثابت ہوگیا کہ جو لڑائیان غدر مین واقع ہوئین وہ ہرگز جہاد شرعی نہین اور کیونکر
وہ جہاد شرعی ہوسکتا ہے کہ جو امن و امان خلائق کا اور راحت و رفاہ مخلوق کا حکومت
حکام انگلشیہ سے زمین ہند مین قائم تہا اوسمین بڑا خلل واقع ہوگیا یہانتک بوجہ بے اعتباری
رعایا نوکری کا ملنا محال ہوگیا اور جان و مال و آبرو کا بچانا وہم و خیال ہوگیا امام شوکانی
رحمۃ اللہ علیہ نے جہان حکام کے عدل کا بیان کیا ہے وہان یہہ بہی لکہا ہے کہ اگر شریعت
اسلام کے موافق عدل نہو سکے تو حکام فرنگ کیطرح تو امن و امان رعایا اور اصلاح و
درستی برایا کا لحاظ رکہا جاوے غرض اونکی گواہی سے بخوبی معلوم ہوا کہ درستی ملک اور
صفائی راہ اور رفاہ عوام اور امن خلائق اور امان مخلوق اور راحت رسانی رعیت
اور آرام دہی بریت مین حکام فرنگ کا مثل اور نظیر اسوقت مین بلکہ اکثر اوقات مین ہرگز
نہین اگرچہ ہر وقت کے مُلّا اور مفتی خوشامد کی راہ سے باتین بناتے ہین اور ہر کسی کو اچہا
بتاتے ہین مگر میری نظر مین جو راجح اور صحیح معلوم ہوا وہ لکہدیا قبول و ہدایت اللہ کے ہاتہہ ہے

فصل سوم

دوسرے مقام مین اسی کتاب کے صفحہ ۳۶ مین یہہ مضمون ہے کہ ابن عمر سے مروی ہے
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ملک یمن اور شام کے لئے دعا برکت کی لوگون
نے عرض کیا کہ ہمارے نجد کے لئے بہی برکت کی دعا فرمائیے ابن عمر کہتے ہین کہ مین گمان کرتا ہون
کہ جب اون لوگون نے تین بار عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہان سے بکہیڑے اور فتنہ
نکلین گے اور وہین سے شیطان کا سینگ نکلے گا روایت کی یہہ بخاری نے قبرون کے
پوجنے والے اور پیرون کے پوجا کرنیوالے ہندوستان مین ایک خدا کے ماننے والونکو
عداوت اور نفسانیت کی راہ سے وہابیہ کہتے ہین اور سمجہتے ہین کہ یہہ فرقہ ایک خدا کو

مانننے والا محمد بن عبد الوہاب کیطرف منسوب ہے اور وہ نجد مین گذرا ہے غرض مذمت
نجد کی اس حدیث سے ثابت کرتے ہین اور جب بن عبد الوہاب بڑے ہوئے تو وہ فرقہ
جو اونکی طرف منسوب ہے وہ بھی پیدا ہوا مین کہتا ہون کہ اس بات کو جانے دو کہ یہہ دوسرے
ملک کی بات ہے ہندوستان کی نہین کلام اسمین ہے کہ یہہ فرقہ جو ایک خدا کو مانتا ہے
اور سارے جہان کا حاکم اور مالک اوسی اکیلے ایک قدرت والے کو سمجھتا ہے اونکو وہابی
کہنا اور محمد بن عبد الوہاب کیطرف اوس فرقہ کو منسوب سمجھنا محض غلط ہے اور جھوٹ ہے
کئی وجہون سے اول یہہ کہ یہہ فرقہ خود اپنے تئین وہابی نہین کہتا اور نہ عبد الوہاب
کیطرف اپنی نسبت ثابت کرتا ہے پس یہہ خطاب اور لقب اوس نے اپنے لئے مقرر نہین کیا جیسے
شیعون نے سنیون کے مقابلہ مین اپنے آپکو شیعہ کہنا مقرر کیا ہے اور ضرور تھا کہ اگر وہ
اس لقب کو اپنے لئے مقرر کرتے تو ضرور اوسکی بو اون مین پائے جاتے بلکہ یہہ لوگ تو
اس لقب سے کمال نفرت رکھتے ہین اور انکار کرتے ہین پھر ایسا لقب کسی کیواسطے کہنا
جو وہ خود اوس سے ناراض ہو عرفاً اور عقلاً و قانوناً ہرگز لایق حجت نہین ہو سکتا ہے اور
حقیقت یہہ ہے کہ ہم لوگ جو ایک خدا کے ماننے والے ہین اونکو وہابی کہنا ایسا برا لگتا ہے
جیسے گالی دینا اور ہم ایک خدا کے ماننے والے اور ایک نبی برحق کے چال چلنے والے
اپنے تئین کسی اگلے بڑے اماموں کیطرف منسوب نہین کرتے نہ اپنے تئین حنفی اور شافعی
کہتے ہین اور نہ حنبلی اور مالکی کہنے سے راضی ہوتے ہین پھر محمد بن عبد الوہاب کے پیچھے
چلنے اور اونکے طریقہ مین اپنے تئین داخل کرنے پر کب راضی ہونگے دوسرے یہہ کہ کسی
مذہب مین داخل ہونا یا کسی طریقہ مین کہلانا بغیر اسکے نہین ہوتا کہ وہ شخص اوسکا شاگرد
ہو یا اوسکے گھر کا چیلہ یا معتقد ہو یا اوسکا ہموطن ہو غرض داخل ہونا ہندوستان کے لوگون
کا محمد بن عبد الوہاب کے طریقہ مین بغیر ان صورتون کے ممکن نہین اور کوئی ہندوستانی
کسی طرح کا علاقہ ان علاقون مین سے اون کے ساتھ نہین رکھتا ہے پھر اونکو اونکی طرف

منسوب کرنا سواے خطا اور غلط کے کیا تصور کیا جاوے تیسرے یہہ کہ محمد بن عبد الوہاب
کے انتقال کو ایک مدت مدیہ گزری کہ ملک نجد مین بہی جہان اونکا نشو ونما تہا وہان
بہی کوئی اونکے پوتون پروتون مین سے باقی نہین سُنا جاتا کہ اونکے طریقہ کی تعلیم
لوگون کو کرتا ہو اور اہل ہند یا عرب کو اوسطرف بلاتا ہو اور یہہ لوگ اوسکی چال پر چلتے
ہون اور اوسکے سکہانے کے موافق برتاؤ رکہتے ہون پہر اس صورت مین انکو وہابی
کہنا اور محمد بن عبد الوہاب کیطرف منسوب کرنا انصاف کا خون بہانا ہے اور عدل کی
گردن مارنا چوتھے یہہ کہ قبول کرنا کسی مذہب کا اور داخل ہونا کسی طریقہ مین اوس
مذہب اور اوس طریقہ کی کتابین دیکہنے اور سننے سے بہی ہوتا ہے اور صحبت سے
بہی آدمی کسی مذہب وملت کو اختیار کرتا ہے جیسے بہت سی رسوم ہندوؤن کی بسبب
ہم صحبتی کے ہند کے مسلمانون نے سیکہہ لین اور برسون سے اونکی شادی اور بیاہ
مین جاری ہین سو یہہ بہی ظاہر ہے کہ محمد بن عبد الوہاب کی کوئی کتاب ہند کے
کسی شہر مین ایسی شائع نہین کہ مدرسون مین پڑہائی جاتی ہو اور عام مومنین اوسکا
ہاتہون ہاتہہ لین دین ہو اور اسیطرح محمد بن عبد الوہاب جو کہ نجد مین پیدا ہوئے
اور وہان کے لوگ اکثر حنبلی مذہب ہین اسی لیے وہ بہی حنبلی مذہب تہے جیسے ہند
کے لوگ حنفی مذہب ہین اور انہون نے کوئی نیا مذہب بہی نہین ایجاد کیا کہ اوسپر
چلنے والے کو وہابی کہین اور اگر ایجاد کیا ہوگا تو اوس مذہب کی کتاب اس ملک
مین پائی نہین جاتی وہین نجد کے شہر ونمین ہوگی اور یہہ بہی ظاہر ہے کہ ہم لوگ ایک
خدا کے پوجنے والے ایک پیغمبر برحق کے چال وچلن پر چلنے والے حنفیہ اور شافعیہ
کی تقلید کو پسند نہین کرتے اسی طرح مالکیہ اور حنبلیہ کی تقلید سے بہی خورسند نہین
ہوتے پس اس صورت مین تہمت وہابیت کی ہرگز ہمارے اوپر ٹہیک اور درست
نہین ہوسکتی اور ایک خدا کے پوجنے والونکا طریقہ اور مذہب تو یہہ ہے کہ نماز وروزہ

ادا کرنا اور ماباپ و عزیز و اقارب کے حقوق کو پورا کرنا اور شرع شریف کے موافق شادی اور غمی مین کاربند ہونا اور شور و شغف و فتنہ و فساد سے اور ناچ رنگ وغیرہ کے بکھیڑون سے دور رہنا اور کسی کا قول خواہ جہاد وغیرہ مین ہو یا اور امر شرع مین سوائے خدا اور رسول کے قبول نکرنا پہر ان لوگون کو وہابی کہنا ظلم صریح ہے پانچوین یہہ کہ کبھی ہند کے لوگون کو ملک نجد کے لوگون مین آمد و رفت نہین ہوئی نہ کوئی معبد مسلمانون کا وہان ایسا ہے جیسے کعبہ وغیرہ کہ وہان جانا آنا انکا ضرور ہو اور وہان سے یہہ مذہب محمد بن عبد الوہاب کا سیکھہ آتے ہون اور اس ملک مین پہیلاتے نہ کوئی تجارت عمدہ وہان سے جاری ہے کہ خرید و فروخت کے ذریعہ سے وہان انکی آمد و شد ہو کر اوسکی وجہہ سے یہہ لوگ اونکا طریقہ اختیار کر کے اپنے ملک مین رائج کرتے نہ رسم خط و کتابت کا علاقہ کسی کو وہان سے حاصل ہے کہ اوسکے سبب اونکے مذہب کے امور ہندوستان کے لوگون نے اخذ کئے ہون پہر باوجود نہونے کسی علاقہ کے انکو محمد بن عبد الوہاب کیطرف منسوب کرنا عجب طرح کا افترا ہے اور بڑی بات تو یہہ ہے کہ ہم لوگ صرف کتاب و سنت کی دلیلون کو اپنا دستور العمل ٹہراتے ہین اور اگلے بڑے بڑے مجتہدون اور عالمون کیطرف منسوب ہونے سے عار کرتے ہین پہر کیونکر ہو سکتا ہے کہ ہم محمد بن عبد الوہاب کیطرف کہ وہ بہی ایک مذہب خاص حنبلی کیطرف منسوب تہا اوسکے ساتھہ نسبت اپنی ظاہر کرین اور اوسکی طرف منسوب ہونے سے مسرور و محظوظ ہون اور یہہ آزادگی ہماری مذاہب مروجہ جدیدہ سے عین مراد قانون انگلشیہ ہے نہ تعصب مذہبی ہان البتہ جو تقلید اگلے مولویون کی واجب اور فرض کہتے ہین وہ اگر تقلید محمد بن عبد الوہاب کے بہی کرین تو تعجب نہین اور جو اون سے اگلون کی تقلید سے بہاگتا ہے وہ ان کی کیا تقلید کریگا چہٹے یہہ کہ چند مفسدان فتنہ پرداز حکام عالیمقام انگلشیہ کو یون نہمایش کرتے ہین اور وقت بیوقت اونکے خیال مین یہہ امر جماتے ہین کہ یہہ لوگ جو

وہابی کہلاتے ہین انکے مذہب مین حکام فرنگ سے جہاد کرنا فرض ہے اور اونکی عورتون
اور بچّون کو قتل کرنا واجب حالانکہ یہہ محض خیال باطل اور بے کار ہے اور دلائل اسکے
بطلان اور غلط ہونے کے اوپر بخوبی گزرے اور ظاہر ہے کہ جہاد بغیر شرائط شرعیہ کے
اور بغیر وجود امام کے روا نہین اور صرف لڑنا بھڑنا اور فتنہ پردازی اور ملک گیری
اور سلطنت کے لئے قتل وقمع کرنا ہرگز جہاد نہین اور جو لوگ کہ بغیر شرائط جہاد کے حکام
فرنگ کے قتل کا ارادہ کرتے یا اس فعل شنیع کے مرتکب ہوتے ہین وہ شریعت اسلامیہ سے
اور احکام دین محمدیہ سے بالکل جاہل وغافل ہین اور سچ تو یہہ ہے کہ وہابی ہونا
عبارت ہے مقلد مذہب خاص کے ہونے سے کیونکہ پیشوا وہابیون کا ابن عبدالوہاب
مقلد مذہب حنبلی تہا اور تابعان حدیث کسی مذہب کے مذاہب مقلدین مین سے
مقلد نہین پس وہابیہ اور اہل حدیث مین فرق زمین وآسمان کا ہے مذہب وہابیہ
سنہ ۱۸۱ء مین مفقود ہوگیا اور اہل حدیث تیرہ سو برس سے چلے آتے ہین انمین سے
کسی نے کسی ملک مین جھنڈا اس جہاد اصطلاحی حال کا کہڑا نہین کیا اور نہ کوئی انمین
حاکم یا بادشاہ کسی ملک کا بنا اکثر بلکہ سب سب زاہد تارک دنیا تھے فتنہ وفساد و
غدر وقتل وخونریزی سے ہزارون کوس بھاگتے تھے وہ لوگون کا جمع کرنا اور
فساد برپا کرنا اور امن وامان کا ملک سے اوٹھانا کیا جانین اہل حدیث کے احوال
وطبقات کی صدہا ہزارہا کتابین بطور تاریخ مذہب اسلام مین موجود ہین انکی نسبت
کسی کتاب مین کسی جگہہ حال فساد وغدر کا نہین لکھا بخلاف ابن عبدالوہاب کے کہ حال
اوسکے فساد کا تاریخ مصر ودیگر کتب مولفہ علما عیسائی مطبوعہ بیروت وغیرہ مین مفصل
تحریر ہے اور اون کتابون سے ہمنے حال مذکور انتخاب کرکے اپنی کتاب مین لکھا ہے
تاکہ لوگ اوسپر واقف ہوکر طریقہ جنگ وجدال وفساد سے باز رہین باقی رہی یہہ بات
کہ مراد لفظ وہابی سے خاص یہی لوگ ہین جو دعوی اتباع قرآن وحدیث کا کرتے

ہین اور تقلید مذہب کے منکر ہین سو اسکا جواب یہہ ہے کہ اگر یہی لوگ وہابی ہین
تو ضرور ہے کہ جو معنی وہابی کے عرف حکام مین مقرر ہونگے اوسکا مفہوم ان لوگونمین
پایا جاوے حالانکہ سنیون مین جو ساکن ہندوستان ہین ایک آدمی بہی ایسا آج
تک پایا نہین گیا کہ جس نے دعوی اتباع قرآن وحدیث کر کے سرکار سے مخالفت کسی قسم کی
کسی شہر مین کی ہو یا خود جہاد کا ارادہ یا دوسرونکو اوسپر آمادہ کیا ہو یا کوئی نالش فریاد
کسی مقلد مذہب کی کسی کچہری عدالت مین ابتدائً پیش کی ہو بلکہ جو لوگ اہل سنت کو زبردستی
وہابی لقب سے یاد کرتے ہین وہی بانی اس فساد کے ہین سو وہ تو وہابی نہون بلکہ خیرخواہ
سمجھے جاوین اور جو لوگ خود پرہیزگار خداترس رافع فساد امن خواہ ہون وہ وہابی
کہلاوین یہہ عجب لطف کی بات ہے فساد کوئی کرے اور بدنام کوئی ہو ۵

میخورد با دیگران مستانہ بر پا بگزرد	در فرنگ این ظلم و این بیداد حاشا بگزرد

یاد ہوگا کہ اس سے پیشتر جو کتاب مینے سنہ ۱۲۹۲ ہجری مین لکھی ہے اور اوسکا نام ہدایۃ السائل
ہے اوسکے صفحہ ۱۱۹ مین وہابیہ کے حال مین لکھا ہے کہ اونکی کیفیت کچھہ نہ پوچھو اونکے
اور اونکے مخالفون کا عجیب حال ہے کہ سراسر نادانی اور حماقت مین گرفتار ہین اور
اس نادانی سے نکلنے کی ساری عمر توقع نہین اور صفحہ ۱۲۱ مین لکھا ہے کہ نہ محمد بن عبد الوہاب
کے پیچہے چلنا ہم پر واجب ہے نہ اور کسی عالم کے پیچہے اور صفحہ ۱۱۵ مین ہے کہ محمد بن عبد الوہاب
نجدی حنبلی المذہب تہے اور ہم کسی مذہب کے مقلد نہین پس تابع ہونا ہمارا محمد بن عبد الوہاب
کا نہایت عجیب ہے اور ہرگز کچھہ معنی نہین رکہتا ثانیاً یہہ کہ مورخین اسلام اور مذہب
عیسوی دونون نے اپنی تاریخون مین فتنہ نجد کا حال جو سنہ ۱۲۱۲ مین گزرا ہے بخوبی
لکہا ہے اور اوس سنہ مین کوئی ہند کا آدمی نجد کو نہین گیا بلکہ خود اہل ہند کو اوسکے
حال سے مطلق خبر نہین تہی اور کیونکر خبر ہوتی کہ جیسے اب بسبب حسن بندوبست
سرکار انگلشیہ ہر طرف تار اور اخبار اور ریل جاری ہے اوسوقت مین ان چیزونکا

نام ونشان بھی نہتھا بلکہ آجتک باوجود کثرت اخبار اور اجراے تار کے کوئی اخبار بھی ملک نجد کا ہندوستان مین شایع نہین کہ شیوہ علماے نجد کا اور طریقہ وہان کے عوام الناس کا ہم لوگون کو معلوم ہو غرض کہ کوئی علاقہ دینی اور دنیوی ہندوستان کے مسلمانان موحدین کو اہل نجد کے لوگون کے ساتھہ حاصل نہین اور یہہ جو مسلمان ہند کے ایک خدا کو ماننے والے اور اچھی باتین لوگون کو سکھانے والے اور بری باتون سے جیسے گور پرستی اور ڈہول ڈہما کا اور ناچ رنگ اور سود خواری اور زنا کاری ہے ان سے منع کرنے والے اور روکنے والے ہین کسی طرحکی نسبت اونکو مردمان نجد سے نہین صرف اتنی بات ہے کہ چند لوگ متعصبان مذہب حنفی اور اپنی باتون کے پیچ کرنیوالے لوگون نے جو قبرون کی نذر و نیاز مین مشغول ہین یہہ تہمت ایک خدا کے پوجنے والون پر باندہ دی ہے اور حاکمون سے اس بات کا اظہار سراپا کذب کرکے کہ یہہ لوگ وہابی اور مجاہد ہین اپنے منصب اور عزت اور جاہ بڑہانے کی تدبیر نکالتے ہین حالانکہ تہمت اونکی بالکل صدق سے دور اور انصاف سے مہجور ہے *

فصل چہارم

سلیم بن عامر نے کہا کہ حضرت معاویہ اور اہل روم جو نصاری تھے ان دونون مین صلح تھی اور حضرت معاویہ نے جب مدت صلح کے تمام ہونیکو ہوئی نصاری کے ملکون مین لوٹ مار کا ارادہ کیا سو ایک شخص عربی یا ترکی گھوڑے پر سوار ہوکر آئے اور کہنے لگے اللہ اکبر اللہ اکبر صلح کی اور عہد کی رعایت ضرور ہے اور اقرار کا پورا کرنا واجب و لازم ہے جب دیکھا تو وہ عمرو بن عبسہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یارون مین سے حضرت معاویہ نے اون سے پوچھا کہ تم کیون آئے انہون نے کہا کہ مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ جسکو کسی قوم سے

صلح ہو سو اوسے لازم ہے کہ صلح کو نہ توڑے اور اوسمین خلل نہ ڈالے یہانتک کہ اوسکی
مدت تمام ہوجاوے یا اونکو صلح توڑنے کی اطلاع کردے راوی کہتا ہے کہ معاویہ نے
جب یہہ بات سنی لوٹ گئے اور اونکو نہ لوٹا اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے
اور یہہ دونون بڑی معتبر کتابین اہل اسلام کی ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
اہل اسلام کو جس غیر مذہب سے صلح ہوا اور اقرار ہوا اوسکو توڑنا نہ چاہیے اور اسی لئے
ابورافع کہ کافران قریش نے اونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس قاصد بنا کر بھیجا
تہا انہون نے جب مسلمان ہونیکا ارادہ کیا اور چاہا کہ آپ کافرون کے پاس نجاوین ۔
آنحضرت نے فرمایا کہ ہم اقرار نہین توڑتے روایت کیا اسکو ابوداؤد نے غرض حضرت نے
اونکو لوٹادیا اور فرمایا کہ اب تو تم جاؤ اور اپنا اقرار پورا کرو پہر اگر تمہارا ارادہ اسلام ہے
تو بعد اسکے آسکتے ہو ایسا ہی مضمون ہے حضرت کے قول کا اور پیغمبرؐ نے اللہ رحمت کرے
اون پر صاف فرمادیا ہے کہ عہد کا توڑنا اون چار خصلتون مین ہے جس سے آدمی منافق
ہوجاتا ہے اور وہ سچے اللہ پر یقین والون مین نہین گناجاتا اور فرمایا ہے کہ جو امان
دیوے کسیکو جان کی اور پہر اوسے مارڈالے اوسپر ایک جھنڈا ہوگا بیوفائی کا قیامت
کے دن یعنے قیامت کے دن اوسکی بیوفائی اور بدعہدی مشہور ہوگی اور رسوائی اور
ذلت عام مین گرفتار ہوگا اور ابوہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل
کیا کہ آپ نے فرمایا جو اپنے اقرار کو پورا نکرے اوسکو مجھ سے کام نہین نہ مجھکو اوس سے
گویا آپ نے عہد شکن کو اسلام سے خارج کردیا اور ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ آپنے فرمایا کہ اقرار
توڑنے والے کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا گاڑا جاویگا اور پکارا جاویگا کہ یہہ
فلان جو فلان کا بیٹا ہے اوسکی عہد شکنی اور بیوفائی ہے اور انسؓ نے نقل کیا کہ آپ نے
فرمایا کہ ہر عہد شکن کے لئے قیامت مین ایک جھنڈا ایسا ہوگا کہ وہ اوس سے پہچانا جاویگا
اور ابی سعیدؓ نے نقل کیا کہ آپنے فرمایا کہ ہر عہد شکن کا جھنڈا قیامت کے دن اوس کے

سرین پر لگایا جاویگا اور یہہ بڑی رسوائی اور ذلت کا سبب ہوگا اور مسلم مین جو بڑی معتبر کتاب ہے اسلام کی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ہر عہد شکن کا ایک جھنڈا ہوگا اور وہ اوتنا ہی بلند ہوگا جتنی اوس نے عہد شکنی کی ہوگی غرض عہد کو پورا کرنا اور اقرار کو وفا کرنا ہی دستور العمل ہے اہل اسلام کا خواہ اگلے ہون یا پچھلے اور اسی وجہ سے سلاطین اور حکام اہل اسلام جو اہل حکومت و دولت ہین جب معاہدہ اور اقرار صلح کا کسی سے کرتے ہین اوس اقرار اور صلح کو مرتے دم تک پورا کرنے مین بدل ساعی ہوتے ہین اور اوس اقرار اور صلح کے توڑنے کو خلاف شیوہ اسلام اور مخالف طریقۂ ایمان اور بڑا گناہ اور نہایت برا جانتے ہین اور جو عہد و اقرار کوئی رئیس اسلام کرتا ہے تو اوسکی رعایا اور برایا بھی اوسمین شامل ہوتی ہے اور اوس عہد کے وفا کو اپنے ذمہ لازم اور واجب جانتی ہے گو بروقت صلح رعیت کا ذکر نہ آوے اسلئے کہ حاکم وقت اور رئیس ملک گویا اپنی ساری رعیت کیطرف سے عہد باندہتا ہے اور تمام ماتحتون کی جانب سے اقرار کرتا ہے نہ خاص اپنی ذات سے غرض یہہ کہ اوسکا اقرار کرنا گویا تمام رعیت اور ماتحتون کا اقرار کرنا ہے ہر شخص اس بات کو بخوبی جانتا ہے کہ غدر کے وقت مین جب لشکر سرکار انگلشیہ باغی ہوگیا اور ظلم و تعدی جو اون سے بنا سب کچھہ کیا اوسوقت مین رؤسا ہند جنکو اپنے عہد و قرار کا خیال تہا وہ اپنے اقرار پر برقرار رہے اور عہد شکنی اور بیوفائی سے برسرکنار رہے اور جس نے اوسکے برخلاف کیا وہ صرف حاکمون ہی کے نزدیک برا نہین ٹھہرا بلکہ شیوہ اسلام اور طریقہ اہل ایمان سے دور اور عہد شکن اور بیوفا اپنے دین مین بھی اور مرتکب بڑے گناہ کا سمجھا گیا اور قیامت کے دن اوسکا جو حال ہوگا وہ بھی وہان کھل جاویگا غرض کہ وہ شخص دونون جہان کے زیان اور دونون عالم کے نقصان مین گرفتار ہوا اور جب پورا کرنا مدت عہد کا اور تمام کرنا اپنے اقرار کا شریعت مین ضرور ہوا تو ہر رئیس کو کسی ریاست کا رئیس کیون نہو پر ضرور ہے کہ اپنے عہد ونکو اونکی مدت تک

پہونچاوے اور اوسکے ایفا اور وفا کا بخوبی خیال رکہے اور اقرار توڑنے کا دل مین
کبہی خیال نہ لاوے اور بخوبی ظاہر ہے کہ اقرار اور عہد اور قول اکثر روسا رہند کے
دولت انگلشیہ کے ساتہہ بقید نسلاً بعد نسلاً اور بطناً بعد بطن مقرر ہوئے ہین اور مسائل
اور شروط متعددہ کے ساتہہ قرار پائے ہین کہ ہر ایک کے عہدنامہ مین تفصیل اونکی
موجود ہے سو ہر ایک کو روسا رہند اور امراے و حکام اس ملک سے ضرور ہے کہ جو عہد
و اقرار حکام انگلشیہ سے باندہے ہین سرمو اوسکے خلاف نکرین اور عہدشکنی اور بیوفائی
کا دہبا اپنے اوپر لیکر رسواے دو جہان نہون اور یہہ بہی ظاہر ہے کہ اس قسم کی
حرکات اونہین جاہلون سے سرزد ہوتے ہین جو اپنے دین کے علمون سے غافل اور
اسلام کی خوبیون سے جاہل ہین اور اپنی شریعت سے کنارہ کرکے مقلد ایک مذہب کے
ہو رہے ہین حالانکہ اوس مذہب مین اچہی بری سب طرح کی روایتین بہری ہین اور
یہہ لوگ تقلید کے نشہ مین مست و مدہوش ہوکر نقد دین اپنا مفت کہوتے ہین اور
نہین تو جو قرآن و حدیث سے واقف ہے اور اپنے دین کے علمون سے بخوبی خبر رکہتا
ہے وہ خوب جانتا ہے کہ عہدشکنی اور بیوفائی کا وبال و عذاب ہمارے دین مین کسقدر
ہے اور دنیا و آخرت مین اوسکی آفت و مصیبت کتنی ہے اور خدا و رسول کے آگے اوسکی
سزا کیسی ہے اور حقیقت مین یہہ علم اوسکا جو اوسکی معتبر کتابون سے حاصل ہوا ہے اس
خرابی اور برائی سے بہت روکنے والا اور دور رکہنے والا اور اس گناہ سے بچانے والا
اور اس جرم سے متنفر کرنے والا ہے اور یہہ ظاہر ہے کہ سرچشمہ سارے جہوٹے حیلون اور
مکرونکا اور مکان تمام فریبون اور دغابازیون کی علم راے ہے جو مسلمانون مین بعد پیغمبر
بر حق کے پہیلا ہے اور رہا جال ان سب خرابیونکا بول چال فقہا اور مقلدون کی ہے
اور ساری خرابی ڈالی ہوئی اون ملاؤن کی ہے جو دام تقلید مین گرفتار ہین اور بدعت
اور شرک کے نشہ مین سرشار بخلاف تابعان حدیث و قرآن کے کہ اونکے طریقہ پسندیدہ

مین نئی باتون کا نکالنا اور تازی اپج ڈہالنا اور حیلون کے ایجاد اور فریبون کی بیخ و بنیاد قایم کرنا سراسر ناشایستہ اور ممنوع اور محذور ہے

ابیات

ہم اہل حدیث ہین برادر — ہے قول نبی ہمارا رہبر
ہر مکر سے پاک و دور ہین ہم — اور کذب سے بہی نفور ہین ہم
بہاتی نہین ہمکو حیلہ بازی — آتی نہین ہمکو جعلسازی

غرض یہہ کہ اگر غور سے دیکہو اور خوب خیال کرو تو سارے عالم کا فساد اور تمام خرابیون کی بنیاد یہی گروہ ہے جو اپنے آپکو کسی مذہب وغیرہ کا مقلد کہتا ہے اور جو قبرین نہین پوجتا اور ڈہونگ دہتورا نہین کرتا اور ریختہ شدہ عَلَمٌ عَلَمٌ اور نیزے جہنڈے نہین کہڑے کرتا اور اکیلے ایک قرآن کا تابع ہے اور حدیث کا پیرو اوسکو وہابی کہنا ظلم ہے

جتنے ہین یہہ خار و خس کے آفات — سے باد صبا تری کرامات

کسی نے نہ سنا ہوگا کہ آجتک کوئی موحد متبع سنت حدیث و قرآن پر چلنے والا بیوفائی اور اقرار توڑنے کا مرتکب ہوا یا فتنہ انگیزی اور بغاوت پر آمادہ ہوا جتنے لوگون نے غدر مین شر و فساد کیا اور حکام انگلشیہ سے برسر عناد ہوئے وہ سب مقلدان مذہب حنفی تہے نہ متبعان حدیث نبوی مگر مکر اور زور کی راہ سے فتنہ پردازی کی تہمت دوسرون پر باندہ دی اور اہل غدر کو وہابی ٹہرادیا اور حکام کے ذہن مین اس خیال غلط کو بخوبی ڈالدیا

ابیات

مشک بیزی ہے تیری زلف کا کام — آہوے چین کا بہانہ ہے فقط

اس فتنہ غدر مین کہ لشکر سرکار انگلشیہ اطاعت حکام سے منحرف ہوگیا بعض جگہہ ایسا ہی ہوا کہ جو بدل دشمن سلطنت اہل فرنگ تہے کمال چالاکی اور چستی سے خیر خواہ اور دعاگو بنکر جاہ و منصب حاصل کر بیٹہے اور بہت سے لوگ جو گوشہ نشین اور فاقہ گزین فتنہ و فساد سے دور بے زبانی سے مجبور آمد و رفت حکام سے معذور تہے وہ اپنی سادگی

سے اپنی برات اور صفائی کی دلیلین بیان نکرسکے اور جھوٹی تہمتون اور کھوٹے بہتانون
کی وجہ سے آفات اور بلیات مین گرفتار ہوکر بعضے پھانسی پاگئے بعضے لوٹ مار مین تباہ
وبرباد ہوگئے بعضون کے وظیفے اور وثیقے ضبط ہوگئے بعضونکی تجارتین اور معاملات
بے ربط ہوگئے بعضے محبوس اور اسیر ہوکر کالے پانی پہونچے اس کارروائی مین کوئی
غفلت سرکار کی نہین ہر ریاست مین اس قسم کے لوگ ہوتے ہین جو اپنی چالاکی سے بڑے
بڑے حکام بیدار مغز کو دہوکا دیتے ہین حاکم مسلمان ہو یا غیر مسلمان ہو آخر آدمی ہے
عالم الغیب نہین ظلم وہ ہے جو دیدہ ودانستہ ہو نہ وہ جو بے علمی اور بیخبری کی راہ
سے بعد جد وجہد بسیار کے وقوع مین آوے غرض ان جھگڑون سے قطع نظر کرکے
مین کہتا ہون کہ علمار اسلام مین سے سبنے تصریح کی ہے کہ اقرار کا توڑنا اور وفا
سے موںہہ موڑنا بڑا گناہ ہے شیخ ابن حجر مکی نے منجملہ تین کبیرہ کے اسکو بھی ایک کبیرہ
گنا ہے اور قرآن شریف کی اس آیت سے بحث مذکور کو شروع کیا ہے وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ
إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا یعنی اللہ تعالے فرماتا ہے کہ پورا کرو اقرار کو اقرار قیامت
مین پوچھا جاویگا اور اوس بحث کے آخر مین کہا ہے کہ اقرار توڑنے مین یہہ بھی
داخل ہے کہ جہاد مین کسی کافر کو امان دیوے اور پھر اوسکو قتل کر ڈالے یہہ بھی بڑا
گناہ ہے انتہی اور اس سے بخوبی واضح ہوگیا کہ اقرار توڑنا اون کافرون سے بھی بڑا
گناہ ہے جنسے لڑائی ہو دوسرونکا تو کیا ذکر ہے اس مقام مین ہم یہہ بھی کہہ سکتے ہین
کہ اگر ہندوستان دار الحرب بھی ہو تو بھی حکام انگلشیہ کے ساتھہ جو یہان کے رئیسون
کا عہد اور صلح ہے اوسکا توڑنا بڑا گناہ ہے اور اسکے بعد شیخ ابن حجر نے اوسی
کتاب مین کہا ہے کہ اسی مین وہ عہد و امان بھی داخل ہے جو درمیان مسلمانون
اور مشرکون کے ہو جیسا کہ بعض مفسرین نے کہا ہے اور روایت کی بخاری اور
مسلم نے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہین کہ مین اون کا

قیامت کے دن دشمن ہون ایک وہ شخص کہ اوس نے عہد باندہا اور پہر توڑ دیا دوسرے وہ کہ اوس نے کسی آزاد آدمی کو بیچڈالا اور اوسکی قیمت لیکر کہالی تیسرے وہ کہ اوس نے کسی مزدور سے مزدوری کروائی اور مزدوری پوری ندی اور مسلم وغیرہ نے روایت کی ہے کہ جب اللہ تعالے اگلے پچہلے لوگون کو قیامت کے دن جمع کریگا ہر ایک بیوفا اقرار توڑنے والے کے لیۓ ایک نیزہ ہوگا کہ وہ اوس سے پہچانا جاویگا اور پکارا جاویگا کہ یہہ فلانا فلانے کا بیٹا ہے انتہے اور روایت کی طبرانی نے اوسط مین انس سے کہ انہون نے کہا آنحضرت نے جب خطبہ پڑہا ہیہ فرمایا کہ جسمین امانت نہین اوسکو ایمان نہین اور جس نے عہد پورا نکیا اوسکا دین نہین اور روایت کیا حاکم نے اور کہا یہہ صحیح ہے مسلم کی شرط پر کہ آپ نے فرمایا جس قوم نے عہد شکنی کی اونمین قتل پہیل گیا اور مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس نے کسی ایسے شخص پر ظلم کیا جسکو بادشاہ اسلام نے امان دی ہے یا اوسکے حق مین سے کچہہ دبا رکہا یا اوسکے حوصلہ سے بڑہکر اوسے تکلیف دے یا اوس سے بغیر اوسکی خوشی کے کچہہ لیا تو مین اوسکا دشمن ہون قیامت کے دن اور ابن حبان نے اپنی صحیح مین بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی کو جان کی امان دیکر پہر قتل کرڈالا تو مین اوس قاتل سے بیزار ہون اگرچہ وہ مقتول کافر ہو انتہی اور اس سے بخوبی معلوم ہوا کہ جس سے اقرار اور صلح ہو وہ اگرچہ مسلمان نہو جیسے عیسائی لوگ اونکا بہی قتل کرنا حرام ہے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس سے نہایت بیزار ہین اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن حبان سے مروی ہے کہ جس نے کسی امان دئے ہوئے کو ناحق مارڈالا وہ جنت کی بو نہ سونگے گا حالانکہ جنت کی بو سو برس کی راہ تک جاتی ہے اور ایک روایت مین یہہ ہے کہ جس نے کسی ایسے شخص کو مارڈالا جس سے صلح تہی وہ جنت کی بو نسونگے گا اگرچہ بو اوسکی پانسو برس کی راہ سے پائی جاتی ہے اور ترمذی اور ابن ماجہ مین ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا آگاہ ہو جس نے ایسے شخص کو مار ڈالا جس سے صلح تھی اور وہ اللہ اور اوسکے رسول
کی پناہ مین تھا وہ اللہ کی پناہ سے نکل گیا اور جنت کی بو نہ سونگے گا اگرچہ اوسکی بو ستر برس
تک پائی جاتی ہے تمام ہوا مضمون حدیثون کا اور ان احادیث سے بخوبی واضح ہو گیا کہ
اقرار توڑنا اور ایسے شخص کا قتل کرنا کہ جس سے صلح بندہی ہے اور جسکو امان دی ہے بڑا
گناہ ہے دنیا مین اور بڑا سبب ہے رسوائی اور ذلت کا قیامت کے دن اہل محشر کے
روبرو اور موجب ہے اللہ اور رسول کی بیزاری کا اور اقرار توڑنے مین اور عہد شکنی
مین فقط اپنا ہی اقرار نہین ٹوٹتا بلکہ حقیقت مین خدا اور رسول کا اقرار ٹوٹتا ہے اور اونکی
پناہ مین خلل عظیم واقع ہوتا ہے اور اس وجہ سے وہ شخص مستحق بڑے وبال اور نکال کا
دونون جہان مین ہوا کرتا ہے اللہ کی پناہ ایسی بلاؤن سے زواجر مین لکھا ہے کہ یہہ تینون
چیزین یعنی قتل اور عہد شکنی اور ظلم اوسکے اوپر جس سے عہد اور صلح ہے بڑے گناہون
مین گنا گیا ہے اور احادیث صحیحہ مذکورہ سے بخوبی ثابت ہے اور اسی کی تصریح کی بعض
اہل علم نے اور قتل معاہد اور غدر کو اوسمین شمار کیا علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ
انہون نے اقرار توڑنے سے غدر مراد لیا یعنی عہد شکنی کرنا اون سے جن سے صلح ہے
داخل غدر ہے بلکہ تصریح کی ہے شیخ الاسلام نے کہ حدیث مین آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ
واٰلہ وسلم نے اسکا نام کبیرہ یعنی بڑا گناہ رکھا ولیکن اعتراض کیا ہے اسپر جلال بلقینی نے
کہ اگلی حدیثون مین سے کسی مین یہہ نہین وارد ہوا کہ آنحضرت نے اسکو کبیرہ کہا ہو البتہ
اسمین وعید سخت آئی ہے اور ظاہر ہے کہ مراد اونکی اگلی حدیثون سے احمد اور بخاری کی
حدیث ہے جو ہم اوپر لکھ چکے ہین کہتا ہون کہ اوس حدیث مین یہہ لفظ ہے کہ مین اون کا
دشمن ہوان اور ظاہر ہے کہ دشمنی اونکے کبیرہ ہونیکی بڑی دلیل ہے اور اور حدیثین بھی
اوسکی موئد ہین جو اوپر بیان ہوئین اور بہت چیزین ایسی ہین کہ شارع نے اوسکی مذمت
بیان کی ہے اور صاحب زواجر نے اوسکو بڑے گناہون مین گنا ہے غرض اسکے کبیرہ ہونے

مین کوئی شک اور شبہہ نہین یہہ وہ بیان ہے جو اس مسئلہ مین آجکی تاریخ کہ غرہ ربیع الاول سنہ ۱۲۹۶ ہجری ہے قلم صدق رقم کے سپرد ہوا ٭

فصل پنجم

ترجمہ کتاب روض الخصیب اس کتاب مین کچھہ حال زمانہ غدر کا اور کچھہ کیفیت مختصر اپنی از اوّل تا آخر مرقوم ہے اوس کیفیت کے ذیل مین یہہ بہی لکھا گیا ہے کہ جب پانچوین ربیع الاول سنہ ۱۲۷۳ھ کو مین کانپور پہونچا میرا وہان داخل ہونا ہی تہا کہ فوج سوار و پیادہ سرکار انگلشیہ کی سرکار موصوفہ سے باغی ہوگئی اور ایک ہنگامہ عجیب اور فتنۂ غریب ظاہر ہوا اور ہر طرف سے فتنہ جو اور فساد خو جمع ہوئے اور غربا کی لوٹ مار اور نوچ کہسوٹ کرنے لگے غرض جو ہونا تہا سو ہوا اور بہت برا ہوا مین اوسی حال مین افتان و خیزان بحالت پریشان اپنے وطن یعنی قنوج کو پہونچا اور گوشۂ عافیت مین پناہ لی **بیت**

	سب سے ہوکر نفور بیٹھہ رہا		تا اکیلا خدا کو یاد کرون	

ف

	غالب بریدہ ام از ہمہ خواہم کہ زین سپس		کنجے گزینم و بپرستم خدا ے را	

خدا کی قدرت اور اس حال کی ندرت ملاحظہ کرو کہ اس شہر کے لوگون نے اگرچہ کوئی مخالفت سرکار انگلشیہ سے نہین کی نہ ایک حرف کتاب بغاوت سے پڑہا صرف ایک چہوٹا سا مقابلہ جو فوج انگریزی کو سپاہ سنہ بندی جانبی نواب فرخ آباد سے ہوا جو اس شہر سے ایک گوشہ مین واقع ہے اوسمین سراسر شرارت اور فساد وہان کے رئیس ناہموار کی تہی غرض اوسکے خمیازہ مین شہر مذکور سارا لٹ گیا اور اوسکے ذیل مین سکہون اور پنجابیون نے ہمارا گہر بار بہی لوٹ کر ہمکو بیک بار کردیا

	جمال یار نے لوٹی متاع صبر و قرار		خدا دراز کرے عمر عشق بازونکی	

غرض دوسرے روز قتل عام کا شہرہ ہوا مریاں پدر عالیقدر مرحوم تمام مرد و زن کو
ہمراہی میرے قصبہ بلگرام مین جو قنوج سے پانچ کوس پر واقع ہے لیگئے اور وہان محلہ
سیدان پورہ مین اسطرح پر اتفاق اقامت ہوا کہ سوا ایک جامہ سیاہ رنگ اور نان
خشک یکوقتہ اور آب چاہ مسجد کے کچھ میسر نہ تہا یا اللہ اس مصیبت کا اجر عنایت فرما اور
اوسکے نعم البدل سے سرفراز کر اس فرصت مین چند پارے کلام اللہ کے یاد کئے غرض
بعد اسکے مرزاپور جانیکا اتفاق ہوا اور جناب اکبر علیخان صاحب سوداگر نے بہت مدارات
کی اس اثنا مین پروانہ رئیسہ مرحومہ نواب سکندر بیگم صاحبہ کا میری طلب
مین پہونچا اور مین نے جبلپور کی راہ سے قصد بہوپال کیا آخر ماہ صفر مین جب مین داخل
بہوپال ہوا اوسی وقت حکم رئیسہ موصوفہ ہوا کہ جلد یہان سے واپس جاؤ چنانچہ بعد
قیام یک ہفتہ بہوپال سے روانہ ہوا راہ مین ریاست ٹونک پر گزر ہوا وہان سید حمید الدین
صاحب مرحوم کے گہر پر اوترا اور وزیر الدولہ بہادر نے اللہ تعالے اونکو بخشے بہت
اصرار کر کے پچاس روپیہ ماہوار مقرر کئے آٹھ مہینے وہان قیام رہا بعد اسکے نامہ رئیسہ
مغفورہ بہوپال مشعر معذرت ماجرائے سابق پھر پہونچا تیرہوین محرم ۱۲۷۵ ہجری کو
بہوپال آیا اور رئیسہ مرحومہ نے التفات عظیم فرمایا اور رعایت مصارف راہ فرمائی
اور امور گزشتہ سے عذر خواہی چاہی اور پچہتر روپیہ ماہوار مقرر فرمائے اور خدمت
تاریخ نگاری بہوپال عنایت کی اور تحریر دستور العمل بہی میرے سپرد فرمایا بعد چندے
اہتمام مدارس سلیمانیہ میرے سپرد ہوا اور اس خدمت کو مینے بہت غنیمت جانا اسلئے کہ
اوسمین علمی شغل تہا اور درس و تدریس جو عمدہ کام اہل علم کا ہے اوسمین اشتغال میسر
ہوا ایکسال اس ماجرا پر گزرا تہا کہ میر منشی ریاست عبد العلی معزول ہوگئے اور یکبارہ
مین اونکی خدمت پر منصوب کیا گیا اور دو صد روپیہ ماہوار مقرر ہوا اور خطاب خانی
اور میر دبیری ملا مین اگرچہ اس خدمت سے خوش نہ تہا مگر سوا صبر کے چارہ کار نظر نہ آیا

انچه نصیب ست بہم میرسد	گزستانی بستم میرسد

جب دوسرا سال گزرا رئیسہ معظمہ نے اپنی زوجیت سے مجھے عزت و افتخار بخشا اور یہہ امر باطلاع گورنمنٹ عالیہ و حسب مرضی سرکار انگلشیہ ظہور مین آیا اور یہہ علاقہ موجب ترقی منصب اور عروج و عزت روز افزون کا ہوا اور چوبیس ہزار روپیہ سالانہ اور خطاب معتمد المہامی سے سرفرازی حاصل ہوئی اور خلعت گرامی قیمتی دہ ہزار روپیہ مع اسپ و فیل و چنور و پالکی و شمشیر وغیرہ عنایت ہوا بعد چندے خطاب نوابی و امیر الملکی و والاجاہی ۱۷ فیر شلنگ سے سربلندی عطا فرمائی اور اقطاع یک لک روپیہ سال لوجہ مزید مرحمت ہوئے غرض وہ آزادگی قدیم اب بصورت رئیسیت متبدل ہوگئی رئیسہ معظمہ حال جو کہ نہایت نرم دل اور عفو و بخشش جرائم مین ضرب المثل ہین اسلیے بعض فتنہ پرداز حیلہ جویون کو اس وقت مین فرصت ہاتھ آئی تین چار سال ہوئے کہ براہ خباثت نفسانی و حرامخواری و بد اندیشی و بغض و حسد جبلی حکام بالادست کے نزدیک مجھپر وہابیت کی تہمت لگا کر بدنام کرنا چاہا اور بہتان خطبہ جہاد کا مجھپر باندہا مگر حکام عالی منزلت اعنی کارپردازان دولت انگلشیہ کو چونکہ تجربہ اس ریاست کی خیر خواہی اور وفاداری کا عموماً اور راسخ صدق و دولت کا خصوصاً ہوچکا ہے اسلیے تہمت اونکی پایۂ ثبوت کو نہ پہونچی اور کذب و افترا اونکا بخوبی کھل گیا اور دروغ اونکا محض بے فروغ ہوگیا ورنہ یقین تہا کہ ایک بیگناہ کے خون سے وہ ہاتھ رنگین کرتے اور بار قتل ناحق کا اپنے سر دہرتے جس نے کتابون پر نظر کی ہے اور تاریخ ماضی پر اوسکو اطلاع حاصل ہے وہ بخوبی جانتا ہے کہ اغراض نفسانیہ قوم کی اور عداوت باہمی لوگون کی اکثر ایسے بہتانون اور افتراؤن کا باعث ہوتی ہے لیکن چاہ کندہ را چاہ در پیش آخر کو وہی لوگ اپنے افتراؤن سے خود برباد اور بے بنیاد ہوتے ہین مگر عبرت نہین پکڑتے اور خوارج اور روافض وغیرہ اور چورون اور خائنون کو چھوڑ کر اہل سنت اور متبعان حدیث کے رد و قدح پر کمر ہمت باندہتے ہین

اور اونکا وہابی اور باغی اور خارجی اور طاغی نام رکہتے ہین حالانکہ بہ ظاہر ہے کہ
جو صرف طریقہ پیغمبر کا تابع ہے اور تقلید کسی مذہب کی اوسکے نزدیک واجب نہین اوسکو
نہ مذہب وہابیہ سے سروکار ہے نہ کسی اور مذہب کا یار و مددگار آزادگی مذہبی
عجیب نعمت ہے کہ ملت اسلام مین سوا اہل سنت کے کسیکو ہرگز نصیب نہین اور قید
مذہب خواہ مذہب نیچریہ ہو یا مذہب مقلدین یا مذہب مبتدعین یا مذہب حنفیہ یا مذہبیہ
بین بین ایک بڑی بلا ہے اور سبب عداوت با دولت انگلشیہ مگر ہم نہایت افسوس
اسپر کرتے ہین کہ ہمارے زمانہ کے مفسدین دروغگو اور حاسدین فتنہ جو حکام کو مغالطہ
دیکر ایسی تہمتین اون غربا ے اسلام پر باندہتے ہین اور اون لوگون کو باغی اور
طاغی ٹہراتے ہین جنکو سواے نماز و روزہ او رحج و زکوۃ کے اور کام نہین
اور ترک خصال ذمیمہ اور کسب حلال اور دیانت و امانت کے سواے وفائی اور بدعہدی
سے کچہہ سروکار نہین اور کذب و دروغ اور کسب حرام اور خیانت و ایذاے انام کا ہرگز
خیال نہین اور وفاداری اور خیر سگالی حکام اور خیر خواہی رفاہ عوام کے سوا اونکو
کوئی امر ملحوظ خاطر نہین اور اقرار اور قول کا پورا کرنا اور اپنے عہد و میثاق پر قائم رہنا
اونکے دین مین سب فرضون سے بڑا فرض اور حاکمون کی اطاعت اور رئیسون کا انقیاد
اونکی ملت مین سب واجبون سے بڑا واجب ہے اور یہہ امر بخوبی ظاہر ہے کہ یہہ امور سب
اہل سنت کے گروہ مین موجود ہین اور اہل بدعت مین مفقود ہر چہوٹے بڑے کو معلوم
ہے کہ سرکار برٹش کو کسی کے ریش و جبہ و دستار سے سروکار نہین یا ئجامہ ٹخنون سے اونچا
رکہنا یا گریبان جبہ وسط سینہ مین سینا یا ناچ گانے مین شریک نہونا یا رنڈی بہڑوون
کو جمع نکرنا اس سے سرکار کا کیا نقصان ہے بلکہ ہر دولت اور سلطنت کا اسمین فائدہ ہے
امن و امان ہے پہر اس حال کو وہابیت سے کیا علاقہ اور اس منوال کو بغاوت سے کیا
تعلق باوجود یکہ اہل توحید و اہل سنت کو وہابیت کے نام سے نفرت ہے اور مذہب کے

نام سے چڑ کے پھر انکو وہابی کہنا گویا موںہہ چڑانا ہے اور مذہبی جاننا بالکل ستانا
ہمارا تو یہہ حال ہے کہ سب مذہبون سے آزاد ہین اور قرآن وحدیث کے مطیع ومنقاد
اگر کہو کہ وہابی وہ ہے کہ دولت انگلشیہ کا دشمن ہو اور اون پر جہاد کو فرض جانتا
ہو تو اوسکا جواب اسیقدر کافی ہے کہ مسئلہ فرضیت جہاد کا بیشک قرآن وحدیث
بلکہ ہر کتاب مذاہب اسلام مین خواہ زبان عرب کے ہو خواہ عجم کے موجود ہے اور یہہ
کتب ہر زبان مین ترجمہ ہوکر ہند وسند وعرب وعجم کے تمامی قریون مین اور امصار مین
منتشر ہین اور ہر عام وخاص بلکہ جمیع ناس بمبئی وکلکتہ ومدراس کے ملکون مین اونکے
درس وتدریس مین مشاغل رہتے ہین اور فضائل جہاد کے اور حکم اوسکا پڑہتے اور
سنتے ہین اور اعتقاد اوسکی فرضیت پر رکہتے ہین غرض کہ اسمین تخصیص کسی فرقہ کی اور
خصوصیت کسی گروہ کی کرنا محض بے اصل ہے اور وجہ اسکی کہ باوجود عام ہونے اس
امر کے خاص ایک جماعت اہل سنت کو وہابی قرار دینا عقل مین نہین آتی اور خیال مین
نہین سماتی اور جو لوگ اس حیلہ گری سے بعض حکام کو برسر انتقام لاتے ہین اون سے
کوئی پوچہے کہ آیا تمہاری کتب درسیہ مذہبیہ مین حکم جہاد کا مخالفان اسلام کے ساتہہ
موجود ہے یا نہین اور جبکہ تمہاری کتب مین بہی مرقوم ومکتوب ہے تو تم اعتقاد اوسکی
حقیقت کا رکہتے ہو یا نہین اگر اعتقاد حقیت رکہتے ہو تو پہر کیون بیٹہے ہو اور جہاد خاص عیسائیون
کے ساتہہ ہی فرض ہے یا سب مخالفون کے ساتہہ بہی ہے اس سے بہی کوئی مسلمان انکار نہین کرسکتا
اور یہہ نہین کہہ سکتا کہ ہماری کتب مین موجود نہین یا ہمکو اسپر اعتقاد نہین مگر اتنا ضرور کہیگا کہ
جہاد وجود شرائط جہاد پر موقوف ہے جو سنت صحیحہ یا مذہب فقہہ کی کتب مین مرقوم ہین اور
جبتک وہ شرائط پائی نجاوین جہاد ہرگز جائز نہین اور بغیر اون شرائط کے اگر کوئی جہاد
کا مرتکب ہو تو وہ اپنی شریعت کے بہی خلاف کام کرتا ہے اور جب مدار کار جہاد کا بلا تخصیص
حکام فرنگ کے اون شرائط پر موقوف ہو تو ہر شخص یقین کرسکتا ہے کہ اندنون مملکت ہند مین

کلکتہ سے لگا کر پشاور تک اور گجرات سے دکن تک مثلاً بلکہ ساری دنیا مین کوئی معتقد اس امر کا کہ جہاد
وقتال خاص سرکار انگلشیہ سے جائز ہے دوسرے سے نہین ہرگز نہین اسلئے کہ شرطین اس
عمل کی تمام تہا مفقود ہین اور جمع ہونا ان شرطون اور ضابطون کا نہایت دشوار ہے
غرض یہہ خیال باطل اور وہم بیکار و عاطل کہ مجرد وجود اس مسئلہ کا کتب اسلام مین اور
شیوع اور درس و تدریس اوسکی طالبان علم کو بغاوت سرکار ہے ہرگز معقول نہین فرضاً
اس مسئلہ کا کتب اسلامیہ مین صرف مرقوم و مکتوب ہونا اگر جرم سرکار ہے تو اسمین تمامی اہل اسلام
برابر ہین تخصیص ایک فرقہ سنت و جماعت کی اور وہابی قرار دینا اونکا کیون ہے اور اگر
وجود اسکا کتب مین کوئی جرم نہین تو سب لوگ اس بات اور بیجرمی مین شریک یکدیگر ہین
یہی حال اور مسئلونکا ہے جو اسکی مثل ہین آیا کتاب الجہاد در مختار اور فتاوی عالمگیر اور قاضیخان
اور کنز و ہدایہ و قدوری و شامی و حموی مین مذکور نہین کیا خاص اہل سنت ہی کی کتابونمین
جنکو لوگ عداوت سے وہابی کہتے ہین اونہین مین موجود ہے حالانکہ جو کتب وہابیہ کہلاتے
ہین جنکو ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے بھی کتب مذکورہ مین شمار کیا ہے جیسے تقویت الایمان
نصیحۃ المسلمین کتاب التوحید اقتضاء صراط مستقیم وغیرہا انمین مسئلہ جہاد کا اتا پتا بھی
نہین اب ذرا انصاف اور عقل کو کام فرمانا چاہیے کہ جب ان رسائل مین جہاد کے مسائل
نہین ہین تو انکے عالم و عامل کسطرح وہابی ہوسکتے ہین انمین جو کچھہ ہے وہ خدا کے سوا
اورون کو پوجنے کی برائی بُری باتین فساد انگیز کی مناہی تقوی و طہارت کی تاکید دیانت
و امانت کی تعلیم ہے طرفہ یہہ ہے کہ وہابیت ہر شہر اور ہر قطر کی ایک نیا رنگ رکھتی ہی دکن مین
وہابی وہ ہے جو کسیندہی وغیرہ نشہ کی چیزون سے دور رہے بمبئی مین وہابی وہ ہے کہ
جو یاشیخ عبد القادر شیئاً للہ کہنے سے نفور ہے اودہ مین وہابی وہ ہے جو نئے مذہبون
مین سے کسی مذہب کی پابندی نکرے دہلی مین وہابی وہ ہے جو گور پرستی پہ اظہار خورسندی
نکرے بدایون مین وہابی وہ ہے جو شائخون کی تراشی ہوئی باتون پہ نچلے حرمین شریفین

ہین وہابی وہ ہے جسکا عقیدہ اہل نجد کے عقیدہ سے ملے حالانکہ ہر عاقل بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ ان امور کو سلطنت انگلستان کی عداوت سے کوئی تعلق اور دولت انگلشیہ کی دشمنی سے کوئی علاقہ نہین جو لوگ ہند کے باشندونکو وہابی ٹھہرا کر محمد بن عبد الوہاب نجدی کیطرف منسوب کرتے ہین اونکی عقل پر خدا کی طرف سے ایک پردہ پڑا ہوا ہے یہہ نہین جانتے کہ باتفاق مورخین نصاریٰ و اسلام نجدی مذکور ہند مین کبھی داخل نہین ہوا اور نہ اہل ہند کو اوس سے کسیطرح کا علاقہ شاگردی یا مریدی کا ہے چنانچہ کیفیت مفصل اسکی کتاب آثار الادہار اور تاریخ شام اور دیگر مولفات علماء نصاریٰ سے بخوبی ثابت ہے وہ ہم نے تاج مکلل مین لکھی ہے اور ان سب کی تحریر سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ اوسکی دعوت مذہبی فقط حجاز کے حوالے مین پھیلی اور جہاد اونکا صرف وہان کے مسلمین بادیہ نشین کے ساتھہ تھا نہ دوسرے ملت والون کے ساتھہ غرض جو کچھہ ہو صرف تہذیب اخلاق اور حسن عمل اور فتن و فساد سے دور رہنا اگر اسی کا نام وہابیت ہے تو انصاف کی گردن مارنا اور عقل کا خون بہانا ہے اور اگر فکر و اندیشہ لڑائی کا سرکار انگلشیہ سے رکھنا اسکا نام وہابیت ہے تو جس کسی شخص نے ابتداے سلطنت برطانیہ سے آجتک ایام غدر وغیرہ مین سرکار سے مقابلہ کیا ہے یا ایام غدر مین اوس نے لوٹ مار کی ہے یا فساد و خونریزی پر کمر باندھی ہے خواہ ہندو ہو یا مسلمان وہ وہابی ہین اسمین تخصیص اہل تقویٰ و طہارت کی نہین بلکہ حقیقت مین جو بات ہمارے نزدیک پایۂ تحقیق کو پہونچی ہے وہ یہہ ہے کہ ایک گروہ فساد پژوہ فتنہ جو نے بناوٹ سے حکام وقت کو اپنے بچانے اور دوسرونکے پھنسانے کو یہہ دہوکا تہمت وہابیت کا دے رکہا ہے اس پردہ مین اپنی عداوت کو چھپایا اور اپنی بغاوت کو اس حجاب مین مستور کیا ہے والا واقع مین وہی مثل ہے کہ بہت سی مشہور باتین بے اصل ہین اور یہہ امر کہ کوئی قوم اہل تقویٰ اور ارباب دیانت سے زیادہ تر سرکار انگلشیہ کی دوستدار اور خیرخواہ نہین یقینی و قطعی و واقعی ہے اسلئے کہ طریقہ اونکا عدالت اور امانت اور دیانت پر مبنی ہے اور بغاوت کا حرام ہونا اور نقض عہد کا مذموم سمجھنا انکے

ذہنون مین جما ہوا ہے اور رفاہ عوام اور امن انام اور امان خاص و عام پیچ انکی
ملت کی قایم کیگئی ہے انتہی اور یہہ لوگ اپنے دین مین وہی آزادگی برتتے ہین جسکا اشتہار
بار بار انگریزی سرکار سے جاری ہوا ہے خصوصًا دربار دہلی مین جو سب دربارونکا سردار ہے
جو رسائل و مسائل رد تقلید و تقید مذہب مین ابتک تالیف ہوئے وہ شاہد عدل ہین
اس بات پر کہ مدعی اس طریقہ کے قید مذہب خاص سے آزاد ہین اور جسقدر رسائل بجواب
ان مسائل کے طرف سے مقلدان مذہب کے لکھے گئے ہین وہ سب بآواز بلند پکارتے ہین
کہ ہم مذہب خاص کے مقید و مقلد ہین ہمپر پیروی فلان و ہمان فرض و واجب ہے آزادگی
سے کچھ واسطہ نہین یہہ آزادگی سرکار برٹش کو یا اونکو جو اس حکومت مین اظہار اپنی آزادگی
مذہب خاص کا کرتے ہین مبارک رہے۔ اب تامل کرنا چاہیے کہ دشمن سرکار کا وہ ہوگا جو کسی قید
مین اسیر ہے یا وہ ہوگا جو آزاد و فقیر ہے ❊ ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا
ع سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست

فصل ششم

ترجمہ تاج مکلل اس کتاب مین حالات سلاطین اسلام اور امراے عالیمقام مذکور ہین یہہ کتاب
عربی زبان بطور تاریخ ہے اوسمین سے جنکے حالات یہان لکھنا ضرور ہین اونمین سے اوّل
ابن سعود ہین نام اونکا محمد ہے نجد کے رہنے والے تھے آثار الادہار مین مذکور ہے کہ وہ
ایک مشائخ عرب عنزہ مین سے ہین جو ایک قبیلہ کا نام ہے اوسمین یہہ قبیلہ مسالیخ کے شیخ تھے
اور انکو عرب مین وائل اور تغلب اور شمران قبیلون سے قرابت تھی اور نہایت خوش
خلق اور سخی اور عاقل تھے اور دادا اونکے سعود اپنے گھر کے سردار تھے کہ وہ درعیہ مین اپنے
قبیلہ مین بود و باش رکھتے تھے اور ابن عمار کے عاملو نمین تھے جو حاکم تھا عیانہ کا اور جب
محمد بن عبدالوہاب نے اپنی دعوت وہابیت ظاہر کی قرامطہ اون سے بگڑے اونہون نے

ابن سعود کے پاس جاکر پناہ لی ابن سعود نے اونکی دعوت قبول کی اور مدد پہ کھڑا ہوا محمد نے
وعدہ کیا کہ تو بلاد نجد پر حاکم ہو جاویگا اور یہہ معاملہ سنہ ۱۱۶۰ع کا ہے پہر ابن سعود نے عبد الوہاب
کی بیٹی سے نکاح کیا اور اوسکے قبیلہ کے بہت لوگون نے محمد بن عبد الوہاب کی دعوت قبول
کرنے مین اوسکی موافقت کی اور دعوت وہابیہ اونکے بلاد مین پہیل گئی اور اوسطرف کے
بہت لوگ اونکے تابع ہوگئے اور ابن سعود کا غلبہ روز افزون ہونے لگا اور اتباع اوسکے
بہت ہوگئے اور ابن دعاس سے اور اوس سے لڑائی ہوئی اس لڑائی مین ابن دعاس
نے شکست کہائی اور وہان سے قطیف کو جاکر مر گیا اوسوقت مین ابن سعود کی حکومت و
ولایت جمیع بلاد نجد پر جو جنوب مین واقع تہی بخوبی ہو گئی اور کام اوسکا ترقی پر ہوا اور اوس نے
تجویز کی کہ سارے بلاد نجد پر حاکم ہو جاوے اور عراق قطیف پر چڑہائی کی اور فتح پائی پہر باجتماع
عساکر بلاد قصیم اور احسار اور عسیر کا قصد کیا اور یہہ ملک سب اوسکے زیر فرمان ہوگئے اوسکے
بعد وہ مر گیا اور اپنے بیٹے کو بڑی سلطنت پر چہوڑ گیا یعنی سعود کو اور سعود نے اوس سلطنت
کا اہتمام و بند و بست خوب کیا اور بڑے بڑے کام کئے اور عبد الوہاب کے بیٹے محمد نے
جو اون سے وعدہ کیا تہا کہ تو حاکم تمام بلاد نجد کا ہو جاویگا وہ پورا ہوا اور قریب قریب
کے لوگ اوس سے ڈرنے لگے اور اوسکے مقابلہ اور محاربہ سے خوف کرنے لگے اور یہہ شخص
عالی ہمت اور صاحب شجاعت ہوشیار ذی فراست تہا اور بڑا ادیب اور خوش خلق و
خوش گفتار تہا اور درعیہ کو اس نے خوب آباد کیا اور بہت سے مساجد اور محل تعمیر کئے
اور لوگ اس سے انس کرتے اور اسکی صحبت سے بسبب حسن اخلاق اور خوبی گفتار کے
محظوظ و مسرور ہوتے تہے اور اپنی رعیت پر ظلم و تعدی اور خونریزی گوارا نکرتا تہا بلکہ
نرمی اور حلم سے اونکے ساتہہ پیش آتا پہر دعوت وہابیت پہیلاتا تہا اور باگ اختیار دین کی
ابن عبد الوہاب کے ہاتہہ مین دی رکہی تہی اور ملقب بلفظ امیر تہا اور اسکی وفات سنہ ۱۱۹۰ع
مین ہوئی سن میلاد سے تخمیناً انتہی یہہ کتاب جسکی یہہ عبارت ہے تصنیف عالم مذہب عیسائی

کی ہے بیروت مین طبع ہوئی اسمین محمد بن سعود اور اوسکے شیخ محمد بن عبد الوہاب کا
سنہ اور حال ضبط کیا ہے ؛

دوسرے عبد العزیز بن محمد بن سعود آثار الادہار مین لکھا ہے کہ محمد اونکے باپ نے اونکو خلیفہ کیا اور یہہ اپنے باپ کے رویہ پر چلتا رہا اور امور سیاست مین قدم بقدم اوسکے رکھتا رہا اور وہابیت کے پھیلانے مین بہت کوشش کی اور ہمیشہ لڑائیون اور سخت سخت کامون مین مشغول رہا اور یہہ اپنے مذہب کا بڑا عالم اور صاحب سطوت وشجاعت تہا اور خلیج عجمی سے حجاز تک سب لوگون نے اسکی حکومت اور امارت قبول کی اور جب اپنی اطراف کی حکومت مین خوب مضبوط و مستقل ہوا اور قبائل عرب اور ممالک حجاز کے لینے پر آمادہ ہوا تب امیر غالب نام شریف مکہ نے اعتراض کیا اور نوبت بجنگ وجدل پہونچی اور یہہ لڑائی سنہ ۱۷۹۲ میلادیہ مین یا سنہ ۱۷۹۴ مین واقع ہوئی اور ایک مدت تک جاری رہی اور چند ماہ کے بعد فرقہ وہابیہ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ پر غالب ہوگئے اور عبد العزیز نے قطیف کا قصد کیا اور اوسپر غالب آیا اور وہان کے لوگون کو قتل کیا پہر بحرین کا قصد کیا اور اوسپر فتح پائی اور جزائر قریبہ پر وہان کے مسلط ہوگیا اور خلیج فارسی اور خلیج شرقی کے لوگون نے اوسکی اطاعت اور امارت قبول کی پہر لشکر اوسکا عمان کو روانہ ہوا اور جب عمان مین داخل ہوا وہان کا حاکم سعید ہزیمت پاکر مسقط کو بہاگا اور وہان قلعہ مین متحصن ہوا عبد العزیز کے لشکر نے اوسکا مسقط تک تعاقب کیا اور وہان قلعہ کو جا کر ایک مدت تک گہیرا اور اس محاصرہ مین سعید نے عاجز ہوکر صلح چاہی غرض ان دونون مین صلح ہوئی اور سعید نے ہر سال جزیہ دینا قبول کیا اور یہہ اقرار ٹہرا کہ وہابیون کا ایک حق مسقط وغیرہ کی مساجد مین مقرر رہے اور وہابی اون دونون دیار بصرہ مین اور اوسکے اطراف مین قبائل عرب کو لوٹتے تہے اور سنہ ۱۷۹۷ تک اونکی یہی کیفیت رہی اور اسی سال مین سلیمان پاشا والی بغداد نے ایک لشکر کثیر الاعداد ظفر اور بنی شمر اور منتفج

کے لوگون سے جمع کرکے عبد العزیز کیطرف روانہ کیا اور اوس لشکر نے درعیہ کیطرف
توجہ کی اور راہ مین احسار کیطرف ملتفت ہوا اور احسار کے قلعہ کا ایک مہینہ تک محاصرہ
کیا اور وہان کے حاکم نے عبد العزیز کو خبر کی وہ نجد سے با فواج گران فوراً چڑہ دوڑا
اور سلیمان پاشا اور عبد العزیز کے درمیان مین صلح ٹہری اور چہ برس تک اوسی صلح پر دونو
قائم رہے اور سلیمان پاشا بعد تقرر صلح کے پہر بغداد کو لوٹ گیا اور عبد العزیز نے سنہ ۱۸۰۱ع
مین مشہد امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف لشکر طیار کرکے روانہ کیا اور اوسکے مقدمہ یعنی
پیش خیمہ مین آپ ہی نکلا اور فرات کے کنارہ سے اوسکا گزر ہوا اور قولیط کے لوگون
نے اوسکی اطاعت طور کر قبول کرلی اور بہت غلام اور تحف و ہدایا پیش کیے عبد العزیز
اونکے قتل و قمع سے باز رہا اور اپنے لشکر مین سے کچہہ لوگون کو زبیر اور سوق شیوخ
اور سماوہ کیطرف روانہ کیا کہ اون ملکون کو فتح کرین اور آپ مشہد علی رضی اللہ عنہ مین
پہونچا اور اوسکا محاصرہ کیا اور حاکم وہان کا ایک مدت حصار مین متحصن رہا پہر بعد فتح
حصار کے عبد العزیز کربلا کی طرف متوجہ ہوا اور وہان جاکر خونریزی اور غارت کا
بازار گرم کیا اور امام حسین کے مزار کا سامان سب لوٹنے والون پر مباح کردیا وہان کی
آبادی اکثر ویران ہوگئی اس جنگ و جدل کے بعد جب درعیہ کو لوٹا والی بغداد نے ایک
لشکر عثمانیون کا اوسکی طرف روانہ کیا اور عبد العزیز نے ایک تہوڑی مسافت پر درعیہ
سے باہر اوس لشکر سے مقابلہ کیا اور بعد جنگ و قتل کے اوسکو درہم برہم کردیا اور اوسی
سال مین غالب شریف مکہ سے دوبارہ لڑائی ہوئی عبد العزیز نے دوسرے سال ایک
لشکر طیار کرکے طائف کو بہیجا اور انہون نے وہان قتل و قمع کے بعد فتح پائی اور کربلا
کیطرح وہان بہی قتل عام کیا اور اموال اونکے لوٹ لیئے اور اسی سال مین قنفذہ کو جو
سات دن کی راہ پر جدہ سے جنوب کی جانب واقع ہے فتح کیا اور سنہ ۱۸۰۳ع مین عبد العزیز نے
ایک لشکر وہابیون کا طیار کرکے اپنے بیٹے سعود کو اوسکا مقدمۃ الجیش بنایا اور مکہ معظمہ کو

روانہ کیا وہ لشکر مکہ مین پہونچا اوس نے اہل مکہ کو زیر و زبر کرکے تین مہینے تک اوسکے حصار کا محاصرہ کیا اہل مکہ کا توشہ تمام ہوگیا ناچار انہون نے اوسکی اطاعت قبول کی اور غالب شریف مکہ مغلوب ہوکر جدہ کو روانہ ہوا اور سعود بن عبد العزیز مکہ مین نیسان مین داخل ہوا اور وہان کے لوگون کے ساتھ بہت رعایت اور مدارات کی اور اوس مقام کے آداب و تعظیم کو بخوبی بجا لایا اور بعضون نے لکہا ہے کہ وہان کے سردارون اور شریفون کو قتل کیا اور کعبہ کو برہنہ کردیا اور دعوت وہابیت قبول کرنیکو لوگونپر جبر کیا پہر وہان سے مع لشکر جدہ کو روانہ ہوا اور اوسکا گیارہ روز محاصرہ رہا غالب شریف نے اوسکی اطاعت قبول کرکے بہت سے اموال بطریق تحفہ اوسکو پیش کش کئے اسی اثنا مین عبد العزیز مقتول ہوا اور کیفیت اوسکے قتل کی یہہ ہے کہ اسی سال کے وسط مین وہ ایک دن نماز مین مشغول تہا کہ ایک مرد شیعی نے جو فارس کا تہا اور نام اوس کا عبد القادر تہا اوس نے عبد العزیز پر حملہ کیا اور دونون شانون کے بیچ مین ایک تلوار ماری کہ اوسکے زخم سے وہ زمین پر گر گیا اور خون مین لوٹنے لگا اور لوگ اوس قاتل پر دوڑ پڑے اپنے نیزے لیکر اوراوسکا سارا بدن نیزون سے چہید ڈالا باقی رہا سبب قتل سو مورخین یون بیان کرتے ہین کہ پادشاہ فارس نے ابن سعود کو واسطے مروا ڈالا کہ اوس نے بلاد قطیف اور جزائر بحرین کو اوسکی ولایت سے چہین لیا تہا اور مشہد امام حسین کو برباد کیا تہا اور اوس سے لڑنیکی طاقت نہ تہی سو اسطرح فریب سے اوسے عبد القادر کے ہاتھ سے قتل کروا دیا عبد القادر پہلے درعیہ مین آیا اور بڑی دینداری اور زہد و عبادت ظاہر کی اور مساجد مین مشغول بعبادت رہتا تہا یہانتک کہ اپنے مقصود پر فائز ہوا ابن سعود بہی نماز کا پابند تہا کہ ہر نماز اپنے وقت مین ادا کرتا تہا اور یہی شان اور علماے وہابیہ کی بہی تہی اور بعضون نے کہا کہ عبد القادر ندکور نے عبد العزیز کو اپنے عیال کے عوض مین قتل کیا کہ وہ اوسکی تلوار سے کربلا مین مارے گئے تہے اور عبد العزیز نے اپنے

بیٹے سعود کو خلیفہ کیا تمام ہوا مضمون آثار الادبار کا۔

تیسرے سعود جو بیٹا عبد العزیز کا ہے جب اپنے باپ کی جگہہ پر بیٹھا ۱۲۱۸ھ مین اوسکا حال آثار الادبار مین یون لکھا ہے کہ وہ کریم النفس عالی ہمت دانا و مضبوط اور ادیب اور عالم اور بہادر تھا اور اپنی عالی ہمتی سے بڑے بڑے کامون پر اقدام کرتا تھا اور اپنی بہادری اور شجاعت کے سبب سے بہ نسبت اور بھائیون کے باپ کو بہت پیارا تھا اور باپ نے اوسکو کئی بار لشکرون کا سردار کرکے جابجا قریب و بعید ملکون مین روانہ کیا تھا اور وہ بسرداری لشکر وہابیہ کئی جگہہ فتحیاب ہوا اور اوسمین تدین اور حلم اور عدل تھا اس لیے خاص اور عام اوسکی طرف میلان رکھتے تھے اور اجراے احکام مین ایک شمشیر برہنہ تھا اور مجرمونکو سخت سزا دیتا اور ابطال طلاق مین اوس نے بہت کوشش کی اور فریضہ رمضان کی حفاظت مین بہت سعی کی اور سعد ہمیشہ اوسکا خادم رہا اوسکے ایام امارت مین اور موافق رہا اوسکی دولت مین یہانتک کہ جب سعد مرگیا اوسکے گھر والون مین ایک بلا پڑگئی اور اونمین پہوٹ ہوگئی اور وہ بڑی دولت والا تھا اور بڑے لشکر والا اور اوسکی ڈاڑہی اور مونچہون کے بال بہت گھنے تھے سواہل درعیہ نے اوسکا نام ابی الشوارب رکہا تھا اور اوسکی پہلی بیوی سے آٹھ بچے تھے اور دوسری سے تین اور جب اسکے باپ عبد العزیز نے انتقال کیا اوسوقت سعد وحجاز مین غالب شریف کی لڑائی مین مشغول تھا اور راستے شریف کے لشکر کے بند کردئے تھے اور غالب نے مغلوب ہوکر اوسکی امارت کو تسلیم کرلیا تھا اور یہی غالب جب مکہ مین لوٹ کر آیا اور وہابیون کو غافل پاکر چاہا کہ اونپر تسلط کرے سعود نے اوسکی بہت تعظیم و توقیر کی اور اپنے نزدیک رکہا پہر بنی حرب سے حرب کا اتفاق ہوا اور اونکے شہرون مین اس نے بہت خونریزی کی اور شہر ینبع مین اوترا اور وہان کے لوگون نے اسکی اطاعت قبول کی پہر مدینہ منورہ مین گیا اور وہان کے لوگونپر جزیہ باندہا اور مزار مقدس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کو برہنہ کردیا اور اوسکے خزائن اور دفائن سے سب لوٹ کر درعیہ کو لیگیا بعضون نے
کہا کہ ساٹھہ اونٹون پر بار کرکے خزانہ لیگیا اور ایسا ہی ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے
مزارات کے ساتہہ پیش آیا اور مدینہ پر مغربن شیخ نبی حرب کو حاکم کیا اور لوگون کو دعوت
وہابیہ کے قبول کرنے پر مجبور کیا اور سعود نے قبہ مزار نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ڈہانے
کا قصد کیا مگر اس امر کا مرتکب نہوا اور حکم کیا کہ بیت اللہ کا حج سواے وہابیون کے اور
کوئی نکرے اور عثمانیون کو حج سے مانع ہوا اور کئی برس تک حج سے بہت لوگ محروم رہے
اور شام اور عجم کے لوگون کو حج نصیب نہوا اور اونکے خوف سے اکثر حجاج اپنے مقاصد
پر فائز نہوسکے اور اواخر سنہ ۱۸۰۴ مین سعود نے ابو نقطہ کو جو عسیریون کا شیخ تہا اپنے
لشکر کے پیادون کے ساتہہ صنعاء یمن کے شہر وہمین بہیجا اور اوس نے اون شہرون
مین داخل ہوکر بہت خونریزی کی اور لحیا اور حدیدہ کو غارت کیا پہر اپنے شہرون مین
لوٹ آیا اور حمود صاحب صنعاء نے دعوت وہابیہ قبول کی اونکی شر سے اپنے شہر کو
بچاوے اور تمام بلاد حجاز نے اطاعت اور امارت سعود کی قبول فرمائی اور حکم اوسکا
تمام بلاد عربیہ مین پہیل گیا سواے حضرموت کے اور بعض قریبی یمن کے غرض کہ سلطنت
اوسکی بہت عریض و طویل ہوگئی پہر سعود نے اپنے لشکر کئی بار بصرہ کو بہیجے اور مابین النہرین
انہون نے بڑی خونریزی کی اور بصرہ مین داخل ہوئے پہر اپنے حرک غلام کو صحراے
شام کیطرف روانہ کیا اور اوس نے جاکر وہان قتال کیا اور حلب تک اونکا تعاقب کیا
اور بعض لشکری اوسکے فرات سے پار اوترے اور وہان کے ملکون مین لوٹ مار اور
قتل و قمع کی اور بغداد کے اور اونکے بیچ مین تہوڑی مسافت باقی رہ گئی اور اس اثنا
مین ابی نقطہ عسیری اور حمود صاحب صنعا مین لڑائی جاری تہی اور سنہ ۱۸۰۹ مین یوسف
پاشا والی شام ہوا اور اوس نے وہابیون کی لڑائی مین بڑی کوشش کی اور
اپنی مراد کو نہ پہونچا اور اسی سال مین خلیج عجمی پر اسطول انگریزی آیا اور اوس نے

راس خیمہ پر گولہ باری کی کہ وہ ویران ہو گیا اوسکے رہنے والے چور تھے کہ وہ رہزنی انکریزونکی کرتے تھے اور اونکے جہازون کو لوٹ لیتے تھے اور سنہ ۱۸۱۰ء مین سعود نے بلاد شام کیطرف چھہ ہزار سوار لیکر ارادہ کیا اور اوسمین پہونچکر بڑی خونریزی کی اور (۴۵) شہرون کو وہان کے خراب و برباد کیا یہان تک کہ اوسکے اور دمشق کے بیچ مین دو دن کی راہ رہگئی اور وہان کے لوگ اوس سے ڈرے اور یوسف پاشا کو اوس سے مقابلہ کرنیکی طاقت نہ تھی مگر سعود وہین سے فتح پاکر لوٹ گیا اور پھر اوسکو خبر لگی کہ بعض سردارون بلاد حائک نے اوسکی طاعت اور انقیاد سے انکار کیا اوس نے اوسیوقت اپنا کچھہ لشکر اوس جانب روانہ کیا اور اوس نے اونکے شہرونمین داخل ہو کر لوٹ مار اور برباد کرنا شروع کر دیا اور بلد حقوہ مین جبراً داخل ہو کر وہان کے چھوٹے بڑونکو تہ تیغ کیا اور وہان دس ہزار آدمی تھے سو اونمین سے ایک بھی نہین بچا اور جب امر وہابیت نے اوسکے وقت مین خوب زور پکڑا اور اونکا رعب و داب لوگون مین زیادہ ہونے لگا تب سلطان محمود خان نے اونکے دفع کا ارادہ کیا اور اونکی شر سے لوگون کو بچانا چاہا سو اوس نے محمد علی پاشا خدیو مصر کو لکھا کہ اون لوگون کو بزور بلاد حجاز سے نکالدو اور اونکی حکومت اور ولایت حرمین شریفین وغیرہا سے اوٹھادو سو اوس نے توشہ اور لشکر جمع کرنا شروع کیا اور جب ایک بڑا لشکر طیار کر لیا اور سپہ طوسون پاشا اپنے بیٹے کو امیر بناکے روانہ کیا لشکر وہان سے اسطول مین روانہ ہو کر (۲۸) جہازون مین براہ سویس ینبع تک پہونچا اور تشرین مین اور اوائل سنہ ۱۸۱۱ء مین پھر ینبع سے مدینہ منورہ کا ارادہ کیا اور اوسکی راہ مین بدر اور صفرا پر غلبہ کیا پھر عبد اللہ بن سعود اور اوسکے بھائی نے اس لشکر سے مضیق جدیدہ مین کہ وہ قریب ایک منزل کے ہے مدینہ سے ملاقات کی اور بڑا مقاتلہ ہوا لشکر نے شکست کھائی سب اموال و اثقال اوسکے وہابیون کے ہاتھہ آئے اور چار توپین مع

سامان حرب اونکے ہاتھہ لگین پہر طرسون پاشا نجد مین دوبارہ آیا اور مدینہ کیطرف
تشرین اول سنہ ۱۸۱۲ مین مدینہ پہونچا اور سارے شہر کو گھیرا اور تشرین ثانی مین سن
مذکور کے مدینہ مین داخل ہوا اور وہابیون کا قتل کرنا شروع کیا اور لوٹ مار وہان
جاری کی اور بعضے وہابی قلعہ مین مستحصن ہوئے جب اونکا توشہ تمام ہوگیا تو انہون
نے امن چاہی اور طرسون نے اونکو امن دی جب وہ قلعہ سے باہر نکلکر مدینہ سے
دور گئے ایک لشکر نے اون پر حملہ کیا اور اونمین سے کسیکو نچھوڑا مگر جو بہاگ نکلا اور
سنہ ۱۸۱۳ء مین طرسون نے مکہ مکرمہ پر فتح پائی اور جدہ پر غالب ہوا اور اوسمین اور
وہابیون مین کئی لڑائیان ہوئین اور اسی سن مین مصری قنفذہ پر غالب ہوئے
اور تہوڑے عرصہ مین وہابیون نے اونپر حملہ کیا اور مصری بہاگ نکلے اور وہابی
شہر مین داخل ہوئے اور قتل وقمع شروع کیا اسی ایام مین سعود بن عبد العزیز جنکا
ہم حال لکھہ رہے ہین اوسکا انتقال ہوا مرض بخار مین اور یہہ معاملہ آٹھوین جمادی الاول
سنہ ۱۲۲۹ ہجری (۲۸) نیسان کو سنہ ۱۸۱۴ میلادیہ مین ہوا عمر اوسکی اڑسٹھہ برس کی تہی
چوتھے عبد اللہ بیٹا اوسی سعود کا ہے جسکا حال ہم اوپر لکھہ چکے مرد شجاع تہا اور باپ
اکثر امور مین اوسپر اعتماد رکھتا تہا اور وہ علو ہمت اور جنگجوئی اور بہادری مین
اپنے باپ سے بڑہکر تہا مگر صاحب عزم ایسا نہ تہا جیسا اوسکا باپ تہا اور وہ محمد علی پاشا
عزیز مصر کے مقابلہ مین درہم برہم ہوگیا اور عزیز مصر حجاز مین آیا اور اپنے لشکر کا تفقد
حال کیا اور اون سے مدد لیکر بلاد حجاز مین بہت خونریزی کی اور وہابیون پر غالب ہوا
اور لوگون کو اونکی شر سے امان دی پہر عزیز مکہ مین لوٹ آیا سنہ ۱۸۱۸ مین اور ابن سعود
سے صلح طلب کی اس شرط سے کہ وہ جو چیزین مزار نبوی سے لوٹ لے گیا ہے پہیر دے
اور اگر نہ پہیریگا تو لشکر عزیز کا درعیہ مین داخل ہوکر بالکل استیصال درعیہ کا کریگا
ابن سعود نے اوس صلح کو قبول نکیا اور رعب نجد کی طرف چلا کہ طرسون پاشا سے ملے

که وه خبره مین جو قصیم کے حوالی مین ہے اوترا ہوا تھا اور ابن سعود شنان مین اوترا
جو خبره سے کبی گهنپنے کی راه پر ہے اور وہان مصریون کی راه بند کی اونکو گهیر لیا وه
انکے لشکر کی کثرت سے ڈرے اِن سے صلح چاہی انہین ابن سعود کے ساتھ مصریون
نے فریب کیا ابن سعود نے اونکی صلح مان لی وه صلح ابن سعود اور طرسون کے درمیان
ان شرطون کے ساتھ ٹھہری که وہابیون سے کچھ مزاحمت نکیجاوے اور حج کی اونکو
اجازت ملے بغیر مزاحمت کے اور مصری لوگ قصیم کو چھوڑ دین اور اون مشائخان
عرب کو پھیر دین جو ابن سعود کی عہد شکنی کرکے مصریون مین ملگئے تھے اور اقرار کرین
سلطان کی سلطنت کا سوا اسکے اور شرطین مقرر ہوئین اور طرسون پاشا اپنا لشکر
لیکر خبره سے رض کیطرف لوٹا پھر وہان سے مدینه گیا اور اواخر حزیران مین سنه ١٨١٥ء
مین مدینه داخل ہوا اور اپنے باپ کو وہان نپایا اسلئے که وه مصر کو کسی ضرورت سے
چلا گیا تھا دو قاصد ابن سعود کے مصر گئے اور عزیز مصر سے پروانه صلح طلب کیا اوسنے
انکار کیا اور کہا که ہم صلح نہین کرتے جبتک که احسا جو ایک عمده اور نہایت ارزانی
کا ملک تھا وہابیون کا دولت کے سپرد نکردیا جاوے غرض وه دونون قاصد بے نیل
مرام لوٹ آئے اور یہه خیانت مصریون کی ابن سعود کو نہایت بری لگی اور دوباره
لشکر اونکے مقابله کو طیار کیا اور یہی حال سنه ١٨١٦ء تک رہا اور شہر اب مین سنه مذکور
سے ابراہیم پاشا ابن محمد علی پاشا ایک لشکر گران لیکر حجاز گیا اور ابن سعود کی لڑائی
مین بڑی کوشش کی اور اونکے شہرون کے لینے مین بڑی سعی بجالایا الله نے اوسکو
فتح دی ان دونون مین بڑی بڑی لڑائیان ہوئین وہابیون نے بڑی ہزیمتین
پائین اونہین مین ایک واقعه ماویه کا تھا جو (١٢) ایار مین سنه ١٨١٧ء مین واقع ہوا اور
واقعه عنیزه اور شقرا جو (١٤) کانون ثانی مین سنه ١٨١٨ء مین واقع ہوا اسکے بعد ضرمه
مین ایک لڑائی ہوئی پھر درعیه مین ایک جنگ ہوئی ابن سعود نے بہت زاد جمع کیا

اور لشکر اکٹھا کرکے درعیہ مین قلعہ بند ہوا ابراہیم پاشا اوسکو ایک مدت تک گھیرے رہے بعد اوسکے قلعہ فتح ہوا اور ابراہیم پاشا نے قلعہ مین داخل ہوکر ابن سعود اور اوسکے گھر والون کو مقید کیا کوئی اونمین سے بھاگ نہ سکا سوا ایک بیٹے ترکی کے اور بعضون نے کہا ہے کہ جب ابن سعود اپنی نجات سے مایوس ہوا اور درعیہ بالکل مصریون کی گولہ باری وغیرہ سے برباد ہوگیا تو ابراہیم پاشا سے اوس نے امن چاہی ابراہیم نے اوسکو امن دی اور یہہ واقعہ (۸) ذیقعدہ کو سنہ ۱۲۳۳ ہجری مین ہوا یعنی بلول سنہ ۱۸۱۸ میلادیہ مین غرض ابن سعود ابراہیم پاشا کے پاس آیا اور اپنے تئین اوسکو سونپ دیا اور امن چاہی اور ایک دن کی مہلت مانگی ابراہیم نے اوسکی بہت تعظیم کی اور مہلت دی دوسرے دن اوسکی شرط کے موافق اوسکو مصر لیجانا چاہا ابن سعود حسب حکم سلطان مصر کیطرف ایک لشکر کی حفاظت و حراست مین روانہ ہوا چودہوین ذیقعدہ کو وہان سے چلکر اٹھارہوین محرم کو محمد علی پاشا عزیز مصر کے پاس پہونچا عزیز مصر نے اوسکا بہت اکرام کیا ایک خلعت دیکر آستانہ علیہ سلطان کو روانہ کیا (۱۷) صفر (۱۶) کانون اول مین سن مذکور سے وہان داخل ہوا وہان یا بند کر مارا گیا اور خزندارہ اور عبد العزیز بن سلمان جو اوسکا کاتب ہوا وہ دونون قید ہوے

فصل ہفتم

محمد بن عبد الوہاب کا حال کرنیل یوس قندیاک امیرکانی نے اپنی کتاب مرآۃ الوضیۃ فی الکرۃ الارضیہ کی چوتھی فصل مین بلاد عرب کے حالات مین صفحہ (۲۲۶) مین یون لکھا ہے کہ اوائل اس قرن مین طائفہ وہابیہ قوی ہوا اور یہہ گروہ ایک مرد تمیمی کیطرف منسوب ہے کہ اوسکو محمد بن عبد الوہاب کہتے ہین اور وہ قبیلہ مسالیخ مین سے تھا اولاد علی سے اور اس قبیلہ کا بقیہ نواحی زبید مین ہے خلیج عجم پر اور

محمد بن عبد الوہاب درعیہ مین تہا نجد مین اور حاکم وہان کا اون دنون سعود بن عبد العزیز
عنزی تہا ربیعۃ الفرس کے قبیلہ سے کہ وہ شیخ تہا شہر کا غرض سعود ابن عبد الوہاب سے
متفق ہو گیا اور اوسکی تعلیمون کو پہیلانے لگا سنہ ۱۷۶۰ عیسوی مین اور اوسکے بعد عبد العزیز
ابن سعود حاکم ہوا اور دو بڑے لشکرون پر غالب آیا جو وزیر بغداد نے اوسکی طرف
روانہ کئے تہے اور ایک بڑے لشکر پر اور فتح پائی جو زید بن مساعد شریف مکہ کے زیر فرمان
تہا سنہ ۱۷۹۴ مین اور یہہ گروہ وہابیون کا عراق مین غالب ہو گیا اور مسجد علی پر انہون نے
غلبہ کیا اور اوسکو ویران کر دیا اور سنہ ۱۸۰۴ مین عبد العزیز نے اپنے بیٹے سعود کو بارہ ہزار
فوج کے ساتہہ روانہ کیا اور وہ طائف اور مکہ پر حاکم ہو گیا اور پہر جدہ گیا اور اوسکا
محاصرہ کیا اور وہان اوسکو اپنے باپ کی موت کی خبر ملی وہ درعیہ کو لوٹ آیا اور سنہ ۱۸۰۶
مین پہر حجاز کو گیا اور مدینہ منورہ کو فتح کیا اور اوسکے اطراف پر مسلط ہو گیا اور وہان
فرمان روائی کی سنہ ۱۸۱۵ تک پہر ابراہیم پاشا اوسکے دور کرنے پر مستعد ہوا جو والی
مصر تہا اور کئی لڑائیون مین اوسپر غالب آیا یہانتک کہ اوسکو ملک حجاز سے نکالدیا
اور سعود مرض بخار سے درعیہ مین مر گیا اور پچاس برس کی اوسکی عمر تہی اور اوسکی
اولاد نجد پر حاکم رہی اور اوسکے اطراف پر اب تک حاکم ہے اور قصبہ اونکا مدینہ
ریاض ہے اور وہ لوگ سب وہابیون مین سے ہین انتہی اس کتاب کی تاریخ تالیف
سنہ ۱۸۵۲ ہے اور مراجعت اس کتاب کی یعنی نظر ثانی سنہ ۱۸۷۱ مین ہوئی اور اوسی مورخ
نے یہہ بہی کہا ہے کہ نجد اوس ملک کو کہتے ہین جو متصل شام جانب شمال واقع ہے اور
عراق سے جانب شرق اور حجاز سے جانب غرب اور یمامہ سے جانب جنوب اور وہ
بہت پاکیزہ ملک ہے عرب کا اور شعراے عرب نے اکثر اوس کی تعریف کی ہے اور اوسمین
ایک زمین بلند واقع ہے جسکو کلیب بن وائل بن ربیعہ نے رمنہ مقرر کیا تہا اور آخر
یہہ امر اوسکے قتل کا سبب ہوا اور بڑی لڑائی ہوئی جو حرب بسوس مشہور ہے اور وہ

لڑائی عرب مین ضرب المثل ہوگئی اور جبل عکاذ بہی اوسی ملک مین واقع ہے کہ ایک مدت
سے عربی فصیح سوا اوسکے اور کہین باقی نہین۔ الحاصل جو حال وہابیون کا ان سات
فصل مین تحریر ہوا اس سے زیادہ کسی کتاب تاریخ وغیرہ مین کسی نے نہین لکہا اور یہہ بموافق
تحریر وتحقیق علماء عیسائین کے ہے اس سے زیادہ تحقیقات بہی ممکن نہین ہے اس
حال کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانان ہند مین کوئی مسلمان وہابی مذہب نہین
ہے اسلیئے کہ جو کارروائی ان لوگون نے ملک عرب مین عموماً اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ
مین خصوصاً کی اور جو تکلیف انکے ہاتہون سے ساکنان حجاز وحرمین شریفین کو
پہونچی وہ معاملہ کسی مسلمان ہند وغیرہ نے ساتہہ اہل مکہ ومدینہ کے نہین کیا اور یہ
اسطرح کی جرات کسی شخص سے نہین ہوسکتی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ یہہ فتنہ وہابیون
کا سنہ ۱۸۱۸ع مین بالکل خاموش ہوگیا اوسکے بعد کسی شخص امیر وغریب نے اوس ملک
مین بہی پہر سر نہ اوٹہایا بلکہ اوسی سن مین جو بدنظمی ملک ہندوستان مین بسبب
طوائف الملوکی کے واقع تہی وہ سب حسن تدبیر سرکار انگریزی سے دور ہوئی ایک
طرف ہنگامہ قتال کا ہاتہہ سے نواب امیر خان والی ٹونک کے گرم تہا دوسری طرف
ہلکر راجہ اندور نے غل غپاڑا ملک خاندیس وغیرہ مین ڈالا تہا تیسری طرف زور وشور
لوٹ مار کا ہاتہہ سے پنڈارون کے تہا چوتہی طرف ملک مالوہ مین کارخانہ حرب وضرب
کا ہاتہہ سے میان وزیر محمد خان بہادر کے قائم تہا اسیطرح ہر قطعہ ہندوستان مین
ایک ایک سردار اپنی دلاوری سے ملک گیری اور تباہی رعایا کررہا تہا حکام دولت
انگلشیہ نے سب سردارون سے موافق اونکے رتبہ کے عہدنامے کیئے اور سبکو اونکی
جگہون مین بہ امن وامان تمام بٹہا دیا اور ایک ایک حصہ ملک کا اونکے تحت تصرف
مستقل مین دیکر نسلاً بعد نسل اور بطناً بعد بطن وثیقت نامہ لکہدیا جو آجتک بدستور
قائم ہے اور اوسکی پابندی طرفین سے برابر ہر زمانہ مین ہوتی ہے چنانچہ عہدنامہ

ریاست بهوپال اسی ۱۸۱۸ء مین ہوا جو سال ختم فتنہ اہل نجد کا ہے جنکی طرف وہابی منسوب ہین اوس دن سے آجکا دن ہے کہ کسی نے سرکار برٹش سے کسی قسم کی مخالفت و سرکشی نہین کی بلکہ بپابندی قول و قرار مذکور زمانہ غدر ہندوستان مین جبکہ اکثر رعایا خالصہ انگریزی کی بدل گئی رؤسا ہند نے بقدر اپنی طاقت و مقدرت کے سرکار برٹش کو رسد و فوج اور مال سے مدد واجبی دی نواب سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ نے بہوپال سے تا جہانسی فوج ریاست بہیجی اور غلہ و اجناس علاقہ بہوپال سے ہر طرح کی اعانت کی اسیطرح نواب شاہجہان بیگم صاحبہ عالیہ نے ہنگامہ فوج کشی کابل مین مستعدی اپنے واسطے مدد سرکار انگریزی کے فوج و مال سے ظاہر کی اور سال حال مین جبکہ مہم مصر پیش آئی طرح طرح کی دلسوزی اور اعانت ظاہر فرمائی یہانتک کہ جب سرکار نے عرابی پاشا کو شکست دی اور ملک مصر پہر توفیق پاشا خدیو مصر پر مسلم ہوا تو اوسکی خوشی مین توپ قلعہ فتحگڈہ سے کین اور خریطہ خط تہنیت روانہ صدر کیا اسیطرح ہر موقع مین باتفاق نامہ نگار سب سے پہلے اپنی خیرسگالی اور مدد دہی کا ارادہ سچے دل سے ظاہر کیا جسکا شکریہ ذریعہ تحریرات و تار ہاے برقی مکرر سہ کرر طرف سے جناب ویسرا کشور ہند کے معرض اظہار مین آیا اور یہہ کارروائی موجب کمال خوشی حکام عالیمقام ہوئی۔

ذکر نمود جدید بعد فتح مصر کے ۱۵ ستمبر ۱۸۸۲ء سے ایک ستارہ نیزہ دار جانب مشرق سے تا تاریخ ہذا روزانہ آخر شب کو بنواخت چہار ساعت برآمد ہوتا ہے جسکی دم مثل ایک نیزہ بلند کے نہایت لنبی وچوڑی ہے سر اوسکا چھوٹا مشرق کی جڑ مین ہے اور دم طرف جنوب کے منحرف اور سر پتلا برابر تارے کے اور دم نہایت عریض سفید رنگ یکسان ہے جو ستارہ بعد زمانہ غدر ہندوستان کی جانب شمال سے نکلتا تہا اوسکی صورت اور تہی وہ اتنا بڑا نہ تہا اور اوسکی دم بوجہ اجتماع چند کواکب خورد دیکہنے مین آتی تہی گویا ڈمدار ہونا اوسکا ہیئت مجموعی تارون سے منتزع ہوتا تہا اور اس

تارے کی دُم مجرد ایک ستون سفید روشنی ہے کواکب دیگر سے یہہ دُم ملحوظ نہین
ہوتی مذہب اسلام مین تاثیر کواکب کا اعتقاد نجومیونکی طرح پر نہین بلکہ زینت آسمان
اور آلہ رجم شیاطین اور علامات راہ بر و بحر مین ہین لکن اسقدر ضرور ہے کہ کثرت سے
جلد جلد نکلنا ایسے ستارون کا جنکو دُمدار کہتے ہین علامت قرب زمان ظہور مہدی منتظر
و نزول حضرت مسیح علیہ السلام لکہا ہے اور اب مدت ذرہ ماہ کی ختم تیرہوین صدی کو
باقی ہے پس سنہ ۱۳۰۱ ہجری اور سنہ ۱۸۸۴ع سے چودہوین صدی شروع ہوگی اور نزول
عیسیٰ علیہ السلام و ظہور مہدی و خروج دجّال اول صدی مین ہوگا جس کسی صدی
مین ہو اور اس وجہ سے کہ یہہ نزول و ظہور و خروج اوسوقت ہوگا جبکہ دنیا ظلم و جور
سے بہر جاوے اور ہر صنعت گری و عملداری اپنے کمال کو پہنچ جاوے معلوم ہوتا ہے
کہ زمانہ نزول جناب مذکور نہایت قریب ہے ہر طرف سے تعصب مذہبی کا زور ہے
نیچریونکا شور ہے نیچر تو بظاہر آپکو زبردستی مسلمان کہتے ہین ہنود مین بہی بعض
پنڈت موجد مذہب جدید ہوکر داعی خلق خدا طرف اپنی اوپج کے ہین مسلمانان لکہنو
مین ایک مذہب بین بین کا نکلا ہے اس قسم کے مفاسد سے ساری دنیا بہر گئی چہہ سات
سال سے ایک نہ ایک جگہہ ہنگامہ قتال گرم ہے کوئی اپنے آقاے قدیم سے باغی ہوتا ہے
کوئی کسیکو زبردستی باغی وہابی ٹہراتا ہے کوئی وہابیت کا منکر ہے کوئی
صلح کل کا طالب کوئی مقید مذہب خاص کا ہے کوئی درپے آزار غربا اہل اسلام ہے
کوئی سرپرست مذہب دہریہ کا ہے کوئی مسائل مذہب کو تقریر فلسفی مین لاتا ہے کوئی
اہل سنت کی رد مین یا اثبات تقلید مذاہب سرگرم ہے کوئی متبعین حدیث کو رافضی بتلاتا
ہے کوئی مقلدون کو گمراہ جتاتا ہے کوئی کسی کی معاش و جائداد جعلسازی سے چہین
لیتا ہے کوئی فریب و دغابازی سے رسائی اپنے نزدیک روسا و حکام کی چاہتا ہے
کوئی ممنون احسان وکر محسن کشی مین ہے کسی جگہہ باپ و بیٹے مین جنگ ہے کسی جگہہ داماد و خوشدامن مین خلاف ہے

کسی جگہہ دختر کو مادر سے نزاع ہے کسی جگہہ غیر حقدار مدعی حق ہین کسی جگہہ مستحق خاموش ہین غرضکہ اس قسم کے صدہا ہزارہا لاکھون فتنے ہر شہر و ملک مین کیا عرب کیا عجم برپا ہین جنکا حصر نہین ہوسکتا ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ سید احمد خان نیچر کو اپنی وہابیت کا اقرار ہے لکن بے شبہہ خیر خواہ سرکار انگریزی ہین اس قسم کے پیچیدہ معاملہ شمار سے باہر ہین اب بہی اگر قیامت جلد نہ آوے تو پہر کب آویگی کثرت آفات درون و برون سے ابتو زندگی بسر کرنا دشوار ہوگیا ہے ۵

ہر صبح غمون مین شام کی ہے ہمنے
خونابہ کشی مدام کی ہے ہمنے
یہہ مہلت کم کہ جسکو کہتے ہین عمر
مر مر کے غرض تمام کی ہے ہمنے

فصل ہشتم

جب بسبب اغوائے ملازمان قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ کی ٹیمس آف انڈیا نے اپنے پرچہ خبر مورخہ ۲۴ جنوری سنہ ۱۸۸۰ع مین حسب فرمایش سید حسن و سید احمد و منشی لطف اللہ خان و سید عبداللہ ساکن سورت آل عیدروس یہہ چہاپا کہ ہم لوگون نے عربی اخبار جوائب مطبوعہ قسطنطنیہ مورخہ ۲۵ محرم سنہ ۱۲۹۷ھ مطابق ہشتم جنوری سنہ ۱۸۸۰ع مین اس مضمون کو پایا ہے کہ صدیق حسن خان ایک معزز وہابی نے جو شوہر ہز ہینس رئیسہ بہوپال جی ایس آئی ہین دو تین اپنی خاص تصنیف کی کتابین مطبع جوائب مین چہپنے کو بہیجی ہین خطبہ کتب سے ظاہر ہے کہ یہہ کتابین خلاف عام قواعد اسلام اور امن والی مسائل مذہبی کی ہین اور اوس صحیح مذہب کے خلاف ہین جو بارہ سو برس سے ایک طرح پر چلا آتا ہے اور یہہ کتابین تائید مذہب وہابی مین ہین تو اوسی زمانہ مین صاحب جوائب نے ٹیمس کو جواب دندان شکن دیا اور غلطی خبر مذکور کی ثابت کردی پہر دوبارہ سید حسن وغیرہ چار نفر مذکور نے ٹیمس آف انڈیا مین وہابی ہونا میرا طبع کرایا اوسپر

ریاست نے اعتراض کیا اور اجنٹی سیہور اور اندور کو لکھا آخر ٹیمس نے لکھنا خبر مذکور
کا جھوٹ سمجھکر ترک کر دیا - کیونکہ ان کتابون مین ذکر بغاوت یا جہاد کا نہین ہے بلکہ
وہ مذہبی کتابین بھی نہین علم تاریخ ولغت ومعانی وبیان وغیرہ کی ہین پھر ماہ ذیقعدہ
سنہ ۱۲۹۸ھ مین سید حسین مذکور مر گیا - اسلیئے اس جگہہ بضرورت بیان حال خبر مذکور
لکھنا اس بات کا ضرور ہوا کہ یہہ وہابیت کس چیز کا نام ہے جسپر اسقدر شور وغل ہوتا
ہے - اور ہر شخص وقوم کے دشمن جب کسیکو ایذا پہونچانیکا قصد کرتے ہین تو نزدیک
حکام وقت کے اوسکو وہابی ظاہر کرکے بدنام کر دیتے ہین - سو اصل اسکی یہہ ہے
کہ بموجب تحقیقات علماے عیسوی کے جسطرح کتاب آثار الادہار وغیرہ مطبوعہ بیروت
مین لکھا ہے - یہہ بات معلوم ہوئی کہ محمد بن سعود نام ایک امیر ملک نجد مین تھا اوسکے
وقت مین ایک شخص محمد عبد الوہاب نام ظاہر ہوئے اون سے اور قوم بوہرہ سے
مخالفت مذہبی ہوئی محمد بن سعود نے اونکی مدد کی یہہ واقعہ سنہ ۱۷۶۰ع مین ہوا اور
بعد سنہ ۱۷۹۰ع کے ابن سعود مر گیا - اوسکی جگہہ بیٹا اوسکا عبد العزیز نام قائم ہوا
اوس نے اپنے باپ کی طرح پر مذہب محمد بن عبد الوہاب کا رواج دیا اور اطراف
نجد وملک عرب مین لڑائی شروع کی یہانتک کہ سنہ ۱۷۹۲ یا سنہ ۱۷۹۴ع مین مکہ ومدینہ
پر فتح پائی اور بہت علاقہ لے لیا اوسکے بعد بیٹا اوسکا سعود نام سنہ ۱۸۰۴ع مین حاکم
ہوا اور باپ کے طریقہ پر کارروائی کی یہانتک کہ حسب الحکم سلطان محمود خان والی
روم کے محمد علی پاشا مصر نے سنہ ۱۸۱۱ مین اوسپر فوج کشی کی اور شکست دی پھر وہ
سنہ ۱۸۱۴ع مین مر گیا اوسکی عمر ۶۸ برس کی تھی - اوسکی جگہہ اوسکا بیٹا عبد اللہ نام
قایم ہوا اوسکی لڑائی ابراہیم پاشا بن محمد علی پاشا سے سنہ ۱۸۱۶ مین ہوئی اور آخر
کو مقید ہوکر اسلامبول بہیجا گیا وہان جاکر قید مین مر گیا اور یہہ فتنہ سنہ ۱۲۳۴ھ
مطابق سنہ ۱۸۱۸ع مین ختم ہو گیا - اصل اس مذہب کی یہہ ثابت ہوئی اور معلوم ہوا

کہ سوائے اطراف ملک نجد کے کسی دوسری جگہہ مذہب مذکور نے رواج نہین پایا اور
دوسری کتب تاریخ بیروت سے جو تالیف علماے عیسوی کے ہین۔ یہہ بات بہی
معلوم ہوئی کہ مذہب محمد بن عبد الوہاب مذکور کا حنبلی تہا۔ جب سے سعود وغیرہ
اور اوسکے مددگار مٹ گئے پہر کسی نے اوس دن سے آجتک اوس ملک مین خروج
نہین کیا ہندوستان کے مسلمان ہمیشہ سے مذہب شیعی یا حنفی رکہتے ہین انکی راہ
و رسم ملک نجد سے کسی کتاب تاریخ سے ثابت نہین ہوتی اور نہ کوئی مسلمان اس
ملک کا مرید یا شاگرد اون لوگون کا ہے اور نہ کوئی کتاب اوس ملک کی اس اقلیم
مین رائج ہے۔ لکن ہم دیکہتے ہین کہ ایک شہر مین بعضے لوگ بعضونکو وہابی کہتے
ہین۔ اور ایک دوسرے کی رد مین کتابین بناتے ہین۔ اسکے سبب مین تجسس و
غور کیا تو یہہ معلوم ہوا کہ یہہ فساد آپس کی عداوت سے ہے۔ اسلیے کہ مذہب
اسلام مین باوجودیکہ تہتر فرقے ہین جنکی گنتی علماے اسلام نے اپنی کتابون مین
لکہے ہین اونمین کسی جگہہ کوئی فرقہ بنام وہابیہ نہین گنا۔ اسکے سوا جنکو ہندوستان
مین اونکے دشمنون نے وہابی مشہور کیا ہے۔ وہ اس نام سے انکار کرتے ہین
اور کوئی تعلق اونکا ملک نجد سے ثابت نہین ہوتا۔ پہر جو غور کیا گیا کہ وہ کون
مسائل ہین جنکے سبب سے ایک فرقہ کا نام بدعتی ہوا اور دوسرا وہابی کہلایا۔ تو
معلوم ہوا کہ وہ چند مسئلہ ہین۔ بعضے اونمین متعلق عقائد ہین اور بعض
متعلق عبادت اون مسائل مین کسی جگہہ مسئلہ جہاد کا ذکر نہین ہے اور ڈاکٹر ہنٹر
صاحب نے تعداد اون مسلون کی سات مسئلہ اپنی کتاب مین اور چودہ کتابین
لکہی ہین لکن ان مسائل مین اونسے غلطی ہوئی ہے چنانچہ نکتہ چینی
سید احمد خان سی ایس آئی سے ظاہر ہے جو مع ترجمہ انگریزی خاص بمقام
لندن مین طبع ہوئی ہے اور حصر کتابونکا بہی غلط ہے اور بعض ایسی کتابون کا

نام لیا ہے جو کسی کے نزدیک مذہب وہابی کے نہین ہین جیسے درمختار۔ پس جو لوگ قبر کو نہین
پوجتے مردون کی نذر و نیاز نہین کرتے۔ مولویون اور درویشون کی راے کی اطاعت نہین
بجا لاتے مجلس مولود نہین کرتے تعزیہ نہین بناتے کسی مذہب خاص کے پابند نہین۔ چوری و
دغابازی و رشوت خواری و زناکاری و عہدشکنی وغیرہ افعال بد کو منع کرتے ہین اور جو
دین بارہ سو برس سے چلا آتا ہے کہ جسوقت سواے اسلام کے کوئی نام مذہب کا عبا قبا نتھا
اور وہ قرآن شریف اور حدیث کی کتابون مین لکھا ہے اور وہ کتابین ساٹھ ستر برس بلکہ
اوس سے بیشتر سے مکرر سہ کرر کلکتہ و دہلی و بمبئی و مصر وغیرہ مین طبع ہوئی ہین اور ہوتی ہین
اور اونکا منشا صرف قائم ہونا عبادت پر یعنی نماز و روزہ و حج وغیرہ فرائض پر اور بچنا ہر
فساد کی بات سے ہے اور اس قسم کی کتب و رسائل سیکڑون عدد عربی وغیرہ زبانون مین
سیکڑون برس سے تالیف ہوئی ہین نہ جو وہ کتابین ہین نہ چالیس۔ اونکو یہہ بعضی لوگ
جو پابند کسی مذہب خاص کے ہین وہابی کہتے ہین۔ ایک شخص فضل رسول نام شہر بداون
ملک ہند کا رہنے والا تہا سب سے پہلے وہابی نام اوس نے مسلمانان ہند کا رکہا پہر اس نام
کو عوام مین مشہور کر دیا جو لوگ فسادی تہے اونہون نے حکام کے ذہن مین یہہ بات ڈالدی
کہ جو لوگ وہابی کہلاتے ہین وہ سرکار انگریزی کے دشمن ہین۔ سرکار نے جو غور فرمایا۔ تو
یہہ دریافت کیا کہ مطلق وہابی کے کہنے سے کوئی ہمارا دشمن نہین سمجہا جاتا جب تک کوئی جرم
بغاوت اوس سے صادر نہو۔ مگر یہہ بات مدت دراز کے بعد سرکار نے سمجہی ورنہ ایک زمانہ
مین صرف کسی کے وہابی کہدینے پر ہی مواخذہ ہو جاتا تہا۔ اب وہ بات باقی نرہی۔ سید احمد
شاہ ساکن نصیرآباد بریلی مین ایک شخص تہے جنہون نے بہت خلق کو نماز روزے پر قائم کیا
اور گناہون اور فساد کے کامون سے روکا۔ اور پہر وہ ہندوستان سے چلے گئے۔
اطراف پنجاب مین سکہون سے لڑے اونکو فضل رسول بدایونی نے وہابی ٹہرایا اور
سرکار کا دشمن بتلایا حالانکہ وہ کلکتہ تک گئے تہے اور ہزارون مسلمان فوج انگریزی کے

اونکے مرید ہوئے تھے - مگر اونہون نے کبھی یہہ ارادہ ساتھہ سرکار انگریزی کے ظاہر نہین کیا اور نہ سرکار نے اون سے کچھہ تعرض فرمایا حالانکہ خاص کلکتہ سے سات سو آدمی اپنے ہمراہ لیکر حج کو گئے اور مدت دراز تک ہزارون مریدون کو ہمراہ لیکر ہندوستان کے شہرون مین وعظ ونصیحت کرتے پھرے اسکی تصدیق کیواسطے تحریر سید احمد خان سی ایس آئی کافی ہے جو اونہون نے جواب مین ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے خاص لندن مین بعبارت اردو وانگریزی طبع کرائی ہے اوسمین حال وہابیون کا اور حال سید احمد شاہ بریلوی کا اور مسئلہ جہاد وہجرت کا اور مسئلہ دار الحرب اور دار الاسلام ہونے ملک ہندوستان کا اور ذکر اون کتابون کا جنکو لوگ تصنیف وہابیونکی خیال کرتے ہین مفصل لکھا ہے اور اونکا لکھنا اسواسطے زیادہ معتبر ہے کہ یہہ بڑے معتمد گورنمنٹ عالیہ اور خیرخواہ سرکار انگریزی کے ہین مینے تو سید احمد شاہ بریلوی کو نہین دیکھا اور نہ اونکا زمانہ پایا لوگون سے اونکا حال سُنا اور کتاب سید احمد خان سی ایس آئی مطبوعہ مقام لندن ۱۸۷۲ء مین لکھا دیکھا مگر حال مین جو ایک روبکار محکمہ گورنمنٹ پنجاب وغیرہ مورخہ دہم نومبر ۱۸۷۶ء مقام کوہ مری دیکھا تو اوسکا مضمون اس عبارت سے معلوم ہوا کہ لفٹنٹ گورنر جنرل صاحب بہادر نے تین سو آدمی کی درخواست کے جواب مین جنکو لوگون نے وہابی مشہور کرکے ہر طرح کی معاش وعہدہ جات سرکار انگریزی سے محروم کر رکھا تھا یہہ تحریر فرمایا کہ جناب موصوف کیطرف سے اوس عرضی کا جواب لکھا جاتا ہے جسپر قریب تین سو شخص کے دستخط ہین اور جسمین کئی ہزار اشخاص کی راے اور خواہشونکا اظہار ہے جو اہل اسلام مین اوس فرقے سے تعلق رکھتے ہین جو عوام الناس مین وہابی کے نام سے مشہور ہین سائلونکا بیان ہے کہ اگرچہ وہ ایسے خیرخواہ سلطنت کے ہین جیسے اور رعایاے حضرت علیا ملکہ معظمہ دام اقبالہا مین سے تو بھی وہ بسبب اشتباہ بدخواہی بہت سی کلفتون کے زیر بار ہین اور چند ناچاریون کے متحمل کیے جاتے ہین کہ وہ اپنے مذہب کی رسوم کو آزادی کے ساتھہ ادا نہین کرسکتے حالانکہ ملکہ معظمہ کے اشتہار نے سبکو آزادی کا

وعدہ دیا ہے مگر وہ مسجدون اور اسلامی جلسون سے الگ کیے جاتے ہین اور لوگ عموماً
سرکار کے طریقہ کی پیروی کرکے اونکو حقارت اور بے اعتنائی سے دیکھتے ہین کسی وہابی
کے لیے عدالتہاے قانونی مین انصاف پانا ممکن ہے کیونکہ اس ملت وہابی کے معلوم
ہوتی ہی حاکم عدالت اسکے خلاف پر آمادہ ہوجاتا ہے اخیر مین انکی یہہ درخواست ہے کہ
وہ گورنمنٹ کے اعتبار مین لیے جاوین اور لوگون کو روکا جاوے کہ وہ اونکو بدخواہ
سلطنت نہ خیال کرین اور اون سے ایسا سلوک نکرین جیسا بدخواہون کے ساتھ ہوتا
ہے خبرگیری اور نظربندی سے خلاص کیے جاوین اور اپنے مذہب کی رسوم کو آزادانہ
ادا کرنے پاوین اور یہہ ملازمان سرکار جو وہابی رایون کے مقر ہین وہ آیندہ شبہہ سے
بری ہون اور ترقی سے محروم نرہین - نواب لفٹننٹ گورنر بہادر خوش ہین کہ سائلین
اپنی تکالیف کے اظہار کے لیے پیش قدم ہوئے اور اونکی درخواست کے پورے جواب
دینے کو آمادہ ہین - اول حسب الحکم نواب معزی الیہ قلمی ہے کہ اگرچہ سائل نام وہابی کو
رد کرتے ہین - لکن یہہ وہ نام ہے جس سے وہ عموماً مشہور ہین جہانتک لقب مذکور تحریر
ہذا مین مستعمل ہوا ہے حقارت کے کلمہ کے طور پر نہین ہوا - ماسواے اسکے نواب محتشم الیہ
اس مضمون کے ملاحظہ سے نہایت محظوظ ہوئے کہ سائل بالکل خیال بدخواہی دولت ملکہ
معظمہ سے بہی منکر ہین اور اپنے تئین اون وہابیونکی حرکات مخالفانہ اور رایون سے
جو کئی سال سے خفیہ فتنہ پردازی یا ظاہر مخالفت مین مشغول ہین بالکل بے تعلق ظاہر
کرتے ہین جناب موصوف ان گذارشات اطمینانی کے قبول کرنے کے لیے بہمہ وجوہ رضامند
ہین اوس جماعت نے جسکی طرف سے سائل معروض رسا ہین کچہہ عرصہ گذشتہ سے پنجاب
مین نہایت خیرخواہی اور رفاقت کے طریقہ سے سلوک رکہا اور جناب معزی الیہ ان کو
یقین دلاتے ہین کہ جب تک وہ ملکہ معظمہ کے نیکو رعایا کے مانند کاربند رہین گے سرکار سے
باوقار اون سے برابر اوسی مہربانی سے سلوک کریگی جیسے کسی اور جماعت رعایاے ملکہ معظمہ

اگرچہ فرقہ مشہور وہابی کی نسبت بدگمانی رہی ہے تو باعث اوسکا یہہ ہے کہ انکے اراکین
مین سے بہت نے خصوصاً ہندوستان کے دیگر حصون مین طریقہ بدخواہی سے کام
کیا خاصکر اس معاملہ مین کہ اونہون نے اوس گروہ باغیان کو امداد دے
جو مقابلہ ملک سرحد ہزارہ پہ آباد ہین لیکن نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کا یہہ منشا نہین ہے
کہ اورون کے جرائم سائلون کے یا اور کسی کے جو اونکی طرح خیرخواہی حیثیت کا اظہار
کرین اور نیکو رعایا کے مانند کاربند رہین ذمہ لگاوین بحوالہ لاحیا یہانسے درباب
پرستش مذہبی حسب الارشاد نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے مرقوم ہے کہ جناب محتشم الیہ
جانتے ہین کہ گورنمنٹ عالیہ کے اشتہارات جنکی رو سے ہر ملت کے پیروون کو استحقاق
ہے کہ اپنی پرستش بلا بندش کرین ۔ تا وقتیکہ امن عامہ کو خطرہ نہ پڑے ہر طرح سے تعمیل
کیجاوے ۔ لیکن جو مخالف وہابی طریق کی پرستش کے عام عمل کے باب مین ہے وہ
خود اہل اسلام کیطرف سے ہے نہ کہ سرکار سے ۔ وہابی ایک فرقہ ایسے اشخاص کا ہے
کہ وہ اوس طریقہ اسلام سے جو عموماً پنجاب مین رائج ہے اتفاق کلی نہین کرتے اور
گو وہ اپنی مسجدون مین اپنی رسوم کے آزادانہ عمل کرلے اور اوس جگہہ اپنے خاص
مسلمون کے وعظ کرنیکا استحقاق اظہار کرین لیکن وہ اون مساجد کے استعمال
کے باب مین جو راسخ مسلمانون کے زر سے اور اونکے استعمال کے لیئے بنے ہوئے
ہین اصرار نہین کرسکتے ۔ جہانتک قواعد پولیس کا تعلق ہے فی الحال وہابی کسی خاص
نظربندی مین نہین ہین اور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر سائلونکی گزارشات اطمینانی
سے اس امر کے یقین کرنیکو بہت خوش ہین کہ اسکی آیندہ بہی ضرورت نہ پڑیگی ۔ علاوہ
برین سرکار اپنے اون اہلکاران کو جو سائلونکی ملت سے ہین نامہربانی سے نہین دیکہتی
ہے اور نہ اونکو ترقی سے محروم رکہتی ہے جو کچھہ سرکار اپنے ملازمون سے چاہتی ہے
وہ یہہ ہے کہ وہ اپنے فرائض کے انجام مین سرگرمی ظاہر کرین اور حیثیت خیرخواہی سے

ملبوس رہین اوسکے ثبوت مین تذکرہ لکہا جاتا ہے کہ سید ہدایت علی تحصیلدار پٹیالہ
جو فرقہ وہابی مین بہت مشہور ہین کچہہ عرصہ ہوا کہ عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹی پر مترقی ہوئے
اور کم سے کم ایک اور شخص کا نام جو اسی ملت مین سے ہے اور جسکی خدمات اکثر قابل پسند
ہوئی ایسیہی ترقی کے لیے جو کسی مناسب وقت پر عمل مین آوے فہرست مین درج ہے
نواب لفٹننٹ گورنر بہادر خوش ہین کہ اونکو یہہ موقع سا ملون کے اطمینان کرنیکا ملا کہ
جب تک اونکا چال و چلن ایسے نیک رویہ سے اور ایسا خیر خواہانہ جیسا کہ اب ہے رہیگا تو
اون سے سرکار با وقار نامہربانی سے سلوک نہ کریگی یہہ مراسلت صاحبان کمشنران قسمت
ہاے اضلاع کے لیے بہیجی جاویگی ۱۰ رنومبر ۱۸۷۶ع کوہ مری - تمام ہوئی عبارت روبکا
محکمہ گورنمنٹ پنجاب کی بقیدہ سول اینڈ ملیٹری گزٹ مورخہ ہشتم اگست ۱۸۷۹ع مطبوعہ
لاہور مین تائید اس عبارت کی اسطرح پر دیکھی گئی کہ آج کل مشکل ہوگا اگلے خیالات کو
جو لوگ ثابت کر رہے تھے کہ بغاوت ہند کی وہابیون کے سبب سے ہوئی اسکا ثابت کرنا
مشکل پڑیگا اور اس گزٹ مین یہہ بہی ذکر ہے کہ مولوی محبوب علی دہلوی نے زمانہ
غدر کی لڑائی کی نسبت جس مین بخت خان باغی نے اونکو شریک کرنا چاہا تہا جہاد ہونے
کا انکار کیا اور مولوی محمد حسین لاہوری بہی اب تک بذریعہ پرچہ اشاعۃ السنۃ جہاد
کا نسبت گورنمنٹ ہند کے انکار کرتے ہین پہر دوسرے پرچہ گزٹ مذکور مورخہ اکتوبر
سنہ صدر مین یہہ لکہا دیکہا کہ مولوی محمد حسین لاہوری نے سر لویس کاوگناری کا
مقام کابل مین ظلماً مارا جانا ثابت کیا ہے اور مذہب اسلام سے مسئلہ اسکا یہہ بتایا
ہے کہ قاصد مذہب مخالف کا نزدیک مسلمانون کے مارا نہین جاتا اور آنحضرت صلعم
نے اس امر کے آخر عمر مین وصیت فرمائی ہے - پہر اشتہار تحریر اس فصل مین پرچہ موسوم
تیرہوین صدی جلد سوم نمبر پنجم مطبوعہ دفتر آگرہ اخبار محلہ نئی بستی مورخہ ۱۲۹۸ھ
اس مضمون سے میری نظر مین گزرا کہ مجکو الہ آباد مین چند روز رہنے کا اتفاق ہوا اون

ہمنے چند نوجوان دیکھے جو اس فکر مین بدہوش ہین کہ مسلمانون کی رسمی اور مذہبی عیوب کی ایک کتاب بنائی جاوے اور جتنے عالم ایسے ہوئے ہین کہ اونپر محدث کا لفظ بولا گیا ہے اور نیز اب جو عالم اس قسم کے جہان جہان موجود ہین اونکو ایک فہرست مین داخل کرکے اونکی تصنیفات پر اعتراض کیے جاوین ۔ اور اونکو لقب وہابی سے یاد کیا جاوے اوس کتاب کا نام رہبر تردید وہابیان تجویز کیا گیا ہے الی قولہ اس سے بجز تسوید کاغذ کیا حاصل ہے اگر خوشنودی و خوشامد گورنمنٹ کے لئے ایسی کتاب کی ضرورت ہے تو یہہ بات دوسری ہے اور اوسکا ڈھنگ ہی دوسرا ہے اور اوسمین دردسر کرنا لاحاصل ہے ایسی کئی کتابین تصنیف و مشتہر ہوچکی ہین ازانجملہ ہمکو خوب یاد پڑتا ہے کہ ۱۲۸۷ھ یا ۱۸۷۱ء مین جبکہ چند صاحبان انگریزنے اس امر پر بحث شروع کی تھی کہ فرقہ وہابیہ کے مسائل ہماری سلطنت مین ذریعہ فساد ہوسکتے ہین اور اوسپر بہت سے ملکی خیرخواہون کی طبیعت کا رجحان ہوکر بہت دنون تک اوسکی بحث جاری رہی تھی آخر کو وہ بحث دست اندازی گورنمنٹ سے باہر رکھی گئی اوسوقت مولوی عبداللطیف خان بہادر مجسٹریٹ کلکتہ نے اوس خیال کے رد مین عام مسلمانون کیطرف سے ایک رسالہ مشتہر کیا تھا اور اوسمین تمام اطراف ہندوستان کے عالمون اور نیز علمار مکہ و مدینہ وغیرہ کے فتوے نقل کیئے تھے جس سے سرکار کو معلوم ہوجاوے کہ تمام فتاواے مذکورہ کی رو سے کل مسلمانون کو سرکار کی مخالفت ناجائز ہے اور کسی شخص کو حیثیت موجودہ پر ہندوستان کے دارالاسلام ہونے مین شک نہ رہے اور ہمارے بھوپال مین بھی جناب مستطاب معلے القاب فاضل اجل عالم اکمل محدث باکمال مفسر بےمثال حضرت نواب والاجاہ امیرالملک سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر دام اقبالہ نے اوس رسالہ کو پسند فرماکر حکم دیا کہ اوسکو اچھی طرح شائع کرین اور حضور موصوف نے خود بھی اس مسئلہ کو نہایت تحقیق و احتیاط سے اپنی کئی کتابون مین بصراحت تمام

تحریر فرمایا ہے جسمین حیثیت موجودہ پر سرکار انگریزی کی مخالفت کو قطعاً ناجائز لکھا ہی
اور جن علماء متقدمین نے مثل شاہ عبد العزیز صاحب وغیرہ کے تاویلات دیگر اسکے خلاف
اپنا مسلک اختیار کیا ہے اون تاویلات کو نہایت عمدگی سے علحدہ کیا ہے خصوصاً
حضور محتشم الیہ نے دو برس پیشتر اس مسئلہ کو کتاب موائد العوائد مین نہایت خوبی
و تحقیق سے بیان فرمایا ہے اور جیسی اور کتابین ہندوستان سے لیکر مصر اور
استنبول تک اور پشاور سے لیکر طہران تک تقسیم ہوگئین ویسے ہی یہہ کتاب بھی
جابجا پہونچ گئی اور اگر کوئی صاحب ہم سے فرمایش کرینگے تو ہم بھیجدینگے پس ہمارے
نزدیک جب ایسے عالم مستند اور رئیس معتبر کی کتاب موجود ہے اور مولوی عبد اللطیف
خان صاحب کے رسالہ مین بہت سے فتوے بصراحت مندرج ہین تو اب ایسے ایسے
چھٹ بھیئون کو اپنے دخل در معقولات کی کیا ضرورت ہے اور اپنے مذہب کی کتابون
پر بے فائدہ جھوٹے اعتراض وارد کرنے اور دوسرونکی نظر مین خود کو مطعون
کرنے سے کیا فائدہ الی قولہ مثلاً ہم سنی المذہب ہین ہمکو کوئی وہابی بیان کرے
جسکی اصلیت کچھہ نہین اور نہ وہابی کا لقب اپنے لئے کسی نے اختیار کیا ہے اور اوسکی
علت یہہ ہو کہ سرکار ہم سے بدظن ہو یا ہماری اور ہماری حیثیت کی نسبت بے موقع
الفاظ کا استعمال کرے یا ہمارے عقائد پر ایسے اعتراض وارد کرے جس سے مذہب
مین برانگیختگی پیدا ہو تو اس دور انگلشیہ مین بصورت استغاثہ مصنف مذکور
تباہی و بربادی سے محفوظ نہین رہ سکتا پھر ایسا کام کیون کرے جس سے بجز حماقت
و نقصان کے کچھہ فائدہ نہو اس سے بہتر یہہ ہے کہ جو شخص مذہبی امور مین مداخلت
کی لیاقت نہین رکھتا ہے وہ خود کو دخل در معقولات سے بچاتا رہے یا خود کو اس
لائق کرلے تب ایسا حوصلہ کرے انتہی بلفظہ - اسکے بعد نمبر ششم جلد چہارم اشاعۃ السنۃ
کو مینے دیکھا اوسکے اول مین یہہ لکھا ہے کہ صفحہ ۱۶۴ سے آخر تک لائق ملاحظہ گورنمنٹ ہے

یہہ پرچہ بابت رجب ۱۲۹۸ھ مطابق جون ۱۸۸۱ء کے ہے مینے بھی اوسکو ملاحظہ کیا
معلوم ہوا کہ رائے صاحب اشاعت کی دربارہ اصلاح طریقۂ مناظرۂ مذہبی اتفاق باہمی
اہل اسلام و انتظام عام ملک ہند کے بہت مناسب اور صحیح ہے گورنمنٹ کو اوسپر لحاظ
فرمانے سے نہایت اس جانب عامہ خلق سے حاصل ہوگا اور رفع تعصبات مذہبی سے
جسمین خاص و عام گرفتار ہین ایک عمدہ انتظام ملک کا ہاتھہ آویگا اسکے بعد مین
کہتا ہون کہ مینے جو اپنی کتابون مین مطابق مذہب حنفیہ ہندوستان کو دار الاسلام
لکہا اور فقدان شرائط جہاد کا اس ملک مین ذکر کیا جسکا حوالہ تیرہوین صدی مین
دیا گیا ہے یہہ تحریر میری قبل از اطلاع کے ہے اوس بحث پر جو کلکتہ مین ہوئی اور
اوسمین مولوی عبد اللطیف خان صاحب بہادر سی ایس آئی اے نے کوشش فرمائی
اور سید احمد خان صاحب بہادر نے نکتہ چینی ڈاکٹر ہنٹر صاحب مین کتاب بنائی کیونکہ
اس ریاست بہوپال مین آجتک بحث مذہبی کا کسی قوم کے ساتہہ چرچا نہین ہے کہ ریاست
اور اہالی ریاست کو دوسرے بلاد کی بحث پر اطلاع یا شوق دیکھنے ایسی کتب کا ہو
بلکہ مینے اس ۱۲۹۸ھ مین بضرورت ملکی نکتہ چینی مذکورہ وغیرہ کو دیکہا اور طرف اخبار
مذکورہ کے رجوع کیا اسلیے کہ تحریرات مذکورہ کو موافق منشا اہل اسلام عموماً اور اہل
حدیث کے خصوصاً پایا مجہکو اس جگہہ شکر گذاری خواجہ محمد یوسف علی صاحب مہتمم تیرہوین
صدی کی لازم ہے کہ اونہون نے غائبانہ میری تحریر سابق و لاحق کی تصدیق و
تائید فرمائی لطف دیگر یہہ ہے کہ مینے اپنی ایک کتاب مین یہہ بھی لکہا ہے کہ ہندوستان
جن علماء کے نزدیک دار الحرب ہے اونکی دلیلون کی بنیاد پر بہی خاص اس جگہہ جہاد
نہین ہو سکتا گویا یہہ نزاع لفظی ہے اسی طرح جو ایک کتاب خیرہ نام دربارہ جہاد
وہجرت بزمانہ جنگ روم و روس لکہی تھی اوسمین بھی واسطے ایقاع جہاد کے وہی
شرائط مذکور ہین جنکا وجود اس زمانہ مین مفقود ہے یہہ ایک کتاب دوسری ہے

جسکا نام اکلیل ہے مثلاً یہہ بات عربی عبارت مین اپنے استاذ الاستاذ مرحوم قاضی محمد بن علی شوکانی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے کہ اقل درجہ عدل کا واسطے امام کے یہہ ہے کہ مثل سرکار برٹش کے اسباب رفاہ عام مین کوشش کرے اور خیر خواہ ویمن جوے عامۂ خلق ہو غرض کہ مجرد وجود مسائل جہاد کا کتب قدیمہ وجدیدہ ملت اسلام مین اور بیان احکام جہاد کا ہمراہ مخالفان مذہب اسلام کے ہرگز وسیلہ کسی فساد وبغاوت کا ہمراہ سلطنت گورنمنٹ عالیہ کے نہین ہوسکتا ہے یہہ بات ضروریات ہر مذہب وہر ملت سے ہے کہ ہر عالم اپنے مذہب کا جب کوئی کتاب مذہبی بطور تحقیق وتنقیح تصنیف وتالیف کریگا تو جو بات اوس مذہب مین ازروے دلیل وبرہان ثابت ہوگی اوسکو لکھیگا جسطرح قرآن شریف اور کتب حدیث وفقہ اسلام مین کتاب الجہاد مع جملہ مسائل وفضائل واحکام موجود اور درس وتدریس مین مروج ہے اس تصنیف سے کوئی احتمال وقوع فتنہ وفساد کا نہین ہوسکتا جب تک کہ صاحب تصنیف اسباب ظاہری بغاوت جمع کرکے مدعی امامت یا جہاد کا نہو اور دعوت عام فتنہ وفساد نکرے ہزارہا باغی زمانہ غدر وغیرہ مین ازروے تواریخ ملکی ایسے دیکھے سنے گئے کہ جن سے پہلے درجہ کی بغاوت حکام سابق وحال کی واقع ہوئی حالانکہ وہ لوگ علم سے بالکل محروم تھے اور اونکے افسر وامیر بھی نام جہاد کا یا اوسکی فضیلت کا حال نہین جانتے تھے چہ جائے عوام لشکر اور مقصود اونکا اوس بغاوت سے جہاد اسلامی نہ تھا اور اگر یہہ مقصود ہوتا تو کبھی کوئی عالم اسلام اونکی تصدیق وتائید اس کام مین نکرتا معہذا تہمت وہابیت اور جہاد علماء حدیث پر خواہ قدماء ہون یا متاخرین محض خیال خام ہے کوئی دانشمند تجربہ کار معاملہ فہم ہرگز اس بات کو قبول نہین کرسکتا ہے کہ سواے اون ملایون کے جو علم کامل سے جاہل اور تحقیق صحیح سے عاطل ہین کوئی شخص بھی اہل علم ومعرفت سے ایسا دعوی کرے کہ سرکار سے جہاد کرنا مذہب اسلام مین حالت موجودہ پر بالخصوص

فرض ہے یا اسوقت مین شروط جہاد موجود ہین اور مجھکو تو خاصۃً اس بحث مین قلم اوٹہانے
سے کچھ غرض نہ تھی مگر جبکہ ایک کتاب مجموعہ خطب جسکا نام موعظہ حسنہ ہے بھوپال مین طبع
ہوئی اور وہ کتاب ایسی تھی کہ اوسمین خطب جمعہ سال تمام کے فی ماہ پنج خطبہ علمار ربانیین
مرحومین صدہا سال کے جمع تھے مثل ابن الجوزی و محمد بن احمد یمنی وغیرہما اہل حدیث
کے اوسمین اتفاقاً ایک خطبہ غزو کا مولفہ مولوی محمد اسمعیل مرحوم کا بہی آخر کتاب مین
بذیل خطب کسوف و خسوف و استسقا و نکاح وغیرہ حسب طریقۂ دیگر مجموعات خطب
مطبوعہ بلاد متفرقہ درج تہا اوسپر یارون نے مجھکو وہابی کہدیا جس کا جواب دیباجہ
کتاب غربال تاریخ بھوپال مین لکھا گیا ہے حالانکہ مین نے مولوی محمد اسمعیل کو نہین
دیکھا اور نہ اونکا زمانہ پایا اور نہ اونکی کسی کتاب مین ذکر جہاد کا لکھا دیکھا اور نہ
خاص اس خطبہ مین ذکر جہاد کا ساتھ گورنمنٹ کے ہے صرف بیان فضیلت جہاد
کا ہے جسطرح ساری کتب اسلامیہ مین لکھا ہے اسطرح کے خطب و کتب تاریخ سلاطین
اسلام وغیرہ مین بہت لکھے ہین اور مجامیع خطب مطبوعہ بلاد متفرقہ مین بہی موجود
ہین بلکہ آٹھ برس پہلے طبع مجموعہ خطب مذکور سے مینے کتاب ہدایۃ السائل مین ایک
فقرہ یہہ بہی تحریر کیا ہے کہ ہمپر نہ اتباع محمد بن عبدالوہاب نجدی کا لازم ہے اور نہ
اتباع محمد اسمعیل دہلوی کا حالانکہ اگر کوئی شخص مسلمان کسی عالم اسلام کی کتاب سے کوئی
مسئلہ رد شرک و بدعت و تقلید کا نقل کرے اور اوسکے موافق عقیدہ رکھے اور
اوسکو اپنا پیشوا جانے تو یہہ بات بہی کچھہ مضر کسی سلطنت و دولت کو اوسوقت تک نہین
ہوسکتی ہے جب تک کہ بنیاد کسی فساد و بغاوت کی اوسپر قائم نہو علمار ہر ملت و مذہب
ایک دوسرے کی کتاب سے ہمیشہ نقل و استفادہ و استدلال کیا کرتے ہین یہہ امر
کوئی جرم مذہبی یا قانونی نہین ہے مگر جب یہہ تہمت نسبت میرے بطور مخبری لگائی گئی
تو اوسوقت جسطرح ہر شخص کو اپنے خلاف منشار امر پر غصہ و رنج ہوتا ہے مجھکو بھی اس

مخبری بے اصل اور تہمت محض پر غصہ و رنج پیدا ہوا نا چاہیئے اس فصل کو واسطے بیان حال وہابیت کے تحریر کیا ہمکو وہابی کہنا ایسا ہے جیسا کوئی کسیکو گالی دے اور منسوب کرنا ہمارا طرف اون اشخاص کے جنکا نام بعض لوگون نے براہ عداوت مذہبی یا خانگی وہابی رکھا ہے اور وہ لوگ بھی وہابی نہ تھے اور نہ اونہون نے سرکار انگریزی سے کبھی جہاد کیا اور نہ ہندوستان مین فتوی جہاد کا لکھا سراسر نا انصافی ہے مین بعد اتفاق رائے سید احمد خان صاحب بہادر سے جو اونہون نے جواب ڈاکٹر ہنٹر صاحب مین ظاہر کی ہے اور کتاب نکتہ چینی مین لکھی ہے یہ کہتا ہون کہ سید احمد شاہ بریلوی جنکا نام فضل رسول بدایونی نے وہابی مشہور کیا تہا وہ اپنی ذات سے عالم مولوی نہ تھے ایک درویش قوم سادات سے تھے شاہ عبد العزیز دہلوی کے مرید اونہین کے طریقہ پر چلتے تھے اور وہ اپنے باپ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے طریقہ پر تھے۔ اور خلق کو وعظ ونصیحت کرتے تھے اونکی نصیحت سے ہزارون جاہل ہندوستان کے راہ راست پر آگئے شاہ عبد العزیز اور اونکے باپ کا زمانہ ہنگامہ ملک نجد سے قریب یا اول تھا مگر اونکو کسی نے وہابی نہ کہا اور نہ اونہون نے ملک نجد کو دیکھا اور نہ اونکو طریقہ اہل نجد اطلاع حاصل ہوئی اور نہ اونہون نے کسی اپنی تصنیف مین ذکر وہابیونکا لکھا۔ بلکہ وہ نام و مذہب وہابی سے بھی آگاہ نہ تھے۔ اسیطرح جو تصنیف سید احمد شاہ صاحب بریلوی اور اونکے مرید ونکی ہے اوسمین کہین بھی ذکر وہابیونکا نہین ہے اور نہ مسئلہ جہاد کا لکھا ہے ایک کتاب اونکی صراط مستقیم نام ہے جو کلکتہ مین اوسی زمانہ مین طبع ہوئی تھی اور پھر دوبارہ اس زمانہ مین دہلی میرٹھ مین چھپی۔ اوسمین مسائل درویشی ہین۔ دوسری کتاب تقویت الایمان مولفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی ہے اوسمین ذکر رد شرک و بدعت کا ہے کہین وہابیونکا اور مسئلہ جہاد کا پتہ بھی نہین یہی حال کتاب راہ سنت اور ہدایۃ المومنین کا ہے کہ اوسمین بدعات اور تعزیہ

کی بُرائی لکھی ہے - تعزیہ ایک ایسی چیز ہے کہ مذہب شیعہ مین بھی بدعت ہے گورنمنٹ
اگر ساری کتابون کو جمع فرما کر ملاحظہ کریگی تو کسی کتاب مین ان کتب سے مسئلہ جہاد کا
یا بغاوت کا سرکار انگلشیہ سے یا فساد سکہانے کی کوئی بات نہ پاویگی - سید احمد خان
بہادر سی ایس آئی سے اس مقام پر یہہ بھول ہوئی ہے کہ اونہون نے لفظ وہابی کا
حق مین سید احمد شاہ اور اونکے مریدون اور شاگردون کے روا رکھا اور یہہ
بہی لکہا کہ ہر فرقہ حنفی مذہب وغیرہ مین بہی وہابی ہوتے ہین مگر یہہ لوگ معتقد جہاد
کے ساتھ سرکار انگریزی نہین ہین - اور آخر نقرہ اونکا یہہ ہے کہ ہم اسوقت بہت سے
ایسے آدمیونکا نشان دے سکتے ہین جو سرکار کے ملازم ہین اور ملازم بہی ایسے کہ اونسے
زیادہ سرکار کا خیرخواہ اور معتمد کوئی نہین باانہمہ وہ اپنے تئین کہلے بندون اپنے تئین
وہابی کہتے ہین اور اس کہنے پر اونکو ایک طرح کا ناز ہے - مراد اس عبارت سے خود
سید احمد خان بہادر ہین کہ وہ اپنی جان کو وہابی قرار دیتے ہین - مگر ہمارے نزدیک
تحقیق یہہ ہے کہ سارے جہان کے مسلمان دو طرح پر ہین - ایک خالص اہل سنت و
جماعت جنکو اہل حدیث بہی کہتے ہین دوسرے مقلد مذہب خاص وہ چار گروہ ہین
حنفی - شافعی - مالکی - حنبلی - جو شخص ملک نجد مین پیدا ہوا اور جسکی رائے پر محمد بن
سعود نجدی نے بوہرون اور عرب کے مسلمانون اور بدوؤن سے لڑائی کی وہ
شخص حنبلی مذہب تہا - یہہ بات کتب تواریخ عیسائی و اہل اسلام دونون سے ثابت
ہے - پہر اہل حدیث کسطرح وہابی ہوسکتے ہین - علاوہ اسکے خاص ہندوستان کے
شہرون مین ہر جگہہ وہابی نام ایک مفہوم جدید کا ہے فضل رسول بدایونی کے
شاگرد و مرید اوسکو وہابی کہتے ہین جو قبرون اور پیرون کو نہ پوجے اور ہر بدعت
کا انکار کرے - لکھنؤ کانپور دہلی مین وہابی اوسکو کہتے ہین - جو مذہب حنفی وغیرہ کی
تقلید نکرے اور خاص مقلد ایک مذہب کا نہو بلکہ حدیث و قرآن پر چلے بلکہ وغیرہ مین

وہابی اوسکو کہتے ہین جو شیخ عبد القادر جیلانی کا معتقد ہنو اور جہاز و آگبوٹ مین بیٹھکر
عیدروس کا نعرہ نہ مارے اور وقت تکلیف و تردد کے اونکو نہ پکارے حیدرآباد
دکن مین وہابی اوسکا نام ہے جو سیندہی نہ پیئے اور وہان کے میلون اور عرسون
مین سنجاوے اور کسی جگہہ وہابی وہ ہے جو لمبی ڈاڑہی رکہے موچہین کترواوے اونچا
پاسجامہ پہنے - اور کسی جگہہ وہابی وہ ہے جو محفل مولود اور گیارہوین شیخ عبد القادر
کی نکرے بہوپال مین وہابی وہ ہے جو تعزیہ نہ بناوے اجمیر مکن پور سنجاوے قرآن
شریف کا ترجمہ پڑہے پڑہاوے نذر نیاز کا کہانا نہ کہاوے - غرض کہ ہر شہر مین وہابی
کے معنی جدا جدا ہین - اور سرکار انگریزی کے نزدیک بموجب تحقیق ڈاکٹر ہنٹر صاحب
وہابیت نام بغاوت کا اور وہابی نام جہاد کرنے والیکا ہے - سو اس مفہوم کا رد
سید احمد خان بہادر نے بخوبی اپنی کتاب مذکور مین لکہدیا ہے - اور وہ براہ انصاف
و معاملہ شناسی کے نزدیک گورنمنٹ وغیرہ کے مقبول بہی ٹہرا - مگر مین اس جگہہ یہہ بات
کہتا ہون کہ مسئلہ جہاد کا ایسی چیز ہے کہ ساری دنیا کے مسلمان اوسکے معتقد ہین اور
سب فرقے اسلام کے اوسکے قائل ہین اور سب کی کتابون مین وہ ایک ہی حالت پر لکہا ہے
یہہ بہی عجیب اتفاق ہے کہ یہہ مسئلہ سب کی کتابون مین بلا اختلاف لکہا ہے باہم مسلمانون
کے کم ایسے مسئلہ ہونگے جنمین اختلاف نہو سو اس مسئلہ کے کہ ایکطرح پر چلا آتا ہے پہر
جب مسئلہ مذکور سب کے نزدیک ثابت ہے - تو پہر خاص کسی فرقہ مسلمان کا نام وہابی
رکہنا اور اوس سے خاص بغاوت و جہاد کا سمجہنا خلاف عقل ہے - اور اگر موافق
عقل ہے تو ساری دنیا کے مسلمان وہابی ہوئے چند مسلمانان ہند کی کیا خصوصیت
ہے - کتاب درمختار - ہدایہ - شرح وقایہ - فتاوے عالمگیری - حاشیہ شامی وغیرہ
کتابین خاص مذہب حنفی کی ہین ان مین مسئلہ جہاد کا موجود ہے - اس مذہب کے
لوگ وہابی ہونے سے انکار کرتے ہین - اور سرکار بہی شاید انکو وہابی نہین کہتے

۱۸۷۳

اور اہل نجد بہی اونکو اپنا ہم مذہب نہین جانتے حالانکہ یہہ کتابین چندمرتبہ ہندوستان ومصر مین طبع ہوئین اور اونپر عمل سارے حنفیونکا ہے - اسیطرح جو چہہ سات بڑی کتابین علم حدیث کی ہین - اور اونپر اہل حدیث اعتقاد رکہتے ہین جیسے موطا - بخاری - مسلم - ابو داؤد - نسائی - ترمذی - ابن ماجہ اونمین بہی مسئلہ جہاد کا موجود ہے اسیطرح کتب مذہب شیعہ مین بہی یہہ مسئلہ لکہا ہوا ہے مگر وہ جہاد کو ظاہر ہونے امام مہدی پر ملتوی کرتے ہین - اور اہل سنت وجود شرایط جہاد پر - یہہ شروط بہی کچہہ ایسے نہین کہ ہر زمانہ مین موجود ہون انکا پایا جانا بہی مثل خروج امام مہدی کے مشکل ہے کتابون کو رہنے دو خاص قرآن شریف مین جو سارے فرقون اسلام کا اصل اصول ہے مسئلہ جہاد کا اور اوسکی فضیلت موجود ہے اور قرآن شریف کا ترجمہ - اردو - فارسی - عربی - ترکی - پشتو - جرمنی - فرانسیسی - روسی - یونانی - سنسکرت - لاطینی - انگریزی مین ہوگیا ہے اور ساری دنیا مین موجود اور مسلمانون مین اوسکے پڑہنے کا عامتہً یہانتک رواج ہے کہ ہر عورت ومرد بچا بوڑہا جوان اوسکو روزانہ تہوڑا سا بطور وظیفہ پڑہتا ہے لکن کوئی شخص اوسکو پڑہ کر جہاد وبغاوت کرنے پر آجتک آمادہ نہوا - اسلیئے کہ وہ شرطین موجود نہین ہین - اس زمانے کو جانے دو پانسو برس پہلے جب تیمور لنگ نے فوج کشی کرکے بہت ملک مسلمانون اور غیر مسلمانون کے لے لیئے اوسوقت بہی کسی عالم اسلام نے اوس لڑائی کو جہاد نہ سمجہا - بلکہ فتنہ قرار دیا - حالانکہ تیمور مسلمان تہا - پس جبکہ پانسو برس اول کی لڑائی بادشاہ اسلام کی بسبب فقدان شرایط کے جہاد نہ ٹہری - تو اب حال کے فساد وبغاوت کو جو جاہل لوگ ہر جگہہ کرتے ہین کون جہاد کہہ سکتا ہے اور یہہ لڑائی کب لائق اوس اجر وثواب کی ہوسکتی ہے جسکا وعدہ خاص قرآن شریف اور حدیث اور فقہ کی کتابون مین عموماً لکہا ہے اور جسکی شرایط ساری تصانیف اسلام مین گن کر لکہی گئی ہین - اسی طرح جو

لڑائی محمد بن سعود بادشاہ نجد اور اوسکی اولاد نے کی اوسکو بھی کسی نے جہاد نہین
کہا بڑی منڈی اسلام کی مکہ مدینہ اور ملک یمن ہے وہان کے لوگ بہی محمد بن سعود
بادشاہ نجد سے ناراض تہے - اسیطرح زمانہ غدر مین جو لوگ سرکار انگریزی سے
لڑے اور عہد شکنی کی وہ جہاد نہ تہا فساد تہا اونمین ہندو مسلمان مرہٹہ راجپوت
ہر قسم کے لوگ تہے اونکو کوئی مسلمان موافق مخالف وہابی نہین کہہ سکتا ہے اور جسطرح
سید احمد خان بہادر نے بجواب ڈاکٹر ہنٹر صاحب مسئلہ جہاد کی تقریر کی ہے ہمنے قبل
از اطلاع کے اوس تقریر پر انکار مذہب وہابی کا اپنی کتاب **ہدایۃ السائل** مین
اولاً اور کتاب **روض خصیب** مین ثانیاً اور بڑا گناہ ہونا عہد شکنی کا اور
جائز نہونا جہاد کا ہندوستان مین کتاب **موائد العوائد** مین ثالثاً - اور
حال وہابیون کا تواریخ علماء عیسوی سے کتاب **تاج مکلل** مین رابعاً لکھا ہے
جسکا حاصل یہہ ہے - کہ یہہ بغاوت جو ہندوستان مین بزمانہ غدر ہوئی اسکا نام جہاد
رکہنا اون لوگون کا کام ہے جو اصل دین اسلام سے آگاہ نہین ہین - اور ملک مین فساد
ڈالنا اور امن کا اوٹہانا چاہتے ہین - جب تک کوئی شخص متصف بہ صفات امام شرعی
نہو اور سب منتظمان وعقلاء ملک کا اوسپر اتفاق نہو اور وہ خاص قریشی ہو دوسری
ذات کا آدمی نہو اور سب اوسکو قبول کرین اور اوسکی اطاعت اپنے حق مین فرض
جانین اور سب شرائط دعوت اسلام اور جزیہ وجہاد کے موجود ہون اوسوقت جہاد
ہوسکتا ہے - سو ان صفات کا امام سیکڑون برس سے دنیا مین مفقود ہے اور
وہ شرائط بالکل معدوم - پھر موجود ہونے مسئلہ جہاد سے باوجود معدوم ہونے
شروط جہاد کے کتب اسلام مین کوئی مسلمان جہادی وہابی باغی نہین ہوسکتا -
علاوہ اسکے بغاوت کچھ خاص ساتھ مسلمان کے نہین ہے ہر قوم مین مفسد باغی ہوتے
ہین - اور وہ وہابیون کے دشمن ہین بلکہ مشہور یہہ ہے کہ وہابیہ نجد کے نزدیک

قتل کرنا سارے جہان کے مسلمانون کا اور اونکا لوٹنا درست تہا - اس صورت
مین ہم سب لوگ بہی اونکے نزدیک واجب القتل ہوئے پہر ہمپر اطلاق وہابیت کا
کسطرح ہوسکتا ہے ملک افغانستان کابل وغیرہ کے سب لوگ بڑے سخت حنفی ہین
اور ہندوستان کے بعض مسلمانون کے جنکو مفسد لوگ وہابی کہتے ہین بڑے دشمن
ہین - چار برس سے اونہون نے گورنمنٹ کی مخالفت پر کمر باندہی ہے کیا وہ بہی
وہابی ہوگئے ہین - انکو تو آجتک کسی مسلمان ہندو وغیرہ نے بہی وہابی نہین سمجہا -
اور جو ہندوستان مین زبردستی وہابی نام سے بدنام کیے گئے ہین مثل سید احمد
شاہ بریلوی اور اونکے طریقہ کے لوگ اونہون نے تو کبہی نام بہی جہاد کا گورنمنٹ
سے ہندوستان کی سرحد مین نہین لیا - جسطرح جواب ڈاکٹر ہنٹر صاحب مین
تحقیق ہوچکا ہے - جب ملک عرب مین غلغلہ اہل نجد کا تہا اوسوقت ہندوستان
مین کسیکو خبر بہی اونکی حال کی نہ تہی - ریاست بہوپال کا عہدنامہ ۱۸۱۸ء مین
ہوا وہی سال ختم حکومت وفتنہ اہل نجد کا تہا - پہر بہلا ہندوستان مین کون شخص
اس مذہب کو لایا اور کس نے اپنا نام وہابی بتلایا - اور کس نے جہاد کیا اور کب کیا
اور کہان کیا زمانۂ غدر مین سوارون اور تلنگون نے بعض مولویون سے زبردستی
جہاد کے مسئلہ پر مہر کرائی فتوی لکہا یا جس نے انکار کیا اوسکو مار ڈالا اوسکا گہر لوٹ
لیا - سو وہ مہر کرنیوالے اور فتوے لکہنے والے بہی غالباً وہی لوگ تہے جو اہل سنت
واہل حدیث کو زبردستی وہابی نام رکہتے ہین اور اونکے دشمن جانی ہین کلکتہ سے
تا دہلی وغیرہ جسقدر مقدمے عدالتہاے گورنمنٹ مین اون لوگون پر دائر ہوئے
اور ہوتے ہین جو اپنی نماز مین آمین پکار کر کہتے ہین دونون ہاتہ رکوع وغیرہ
مین اوٹہاتے ہین کسی مذہب حنفی وغیرہ کے مقلد نہین - سو پیش کرنیوالے اون
مقدمات کے اور سزا دلانے والے مدعاعلیہم کے وہی لوگ ہین جنکے دلمین فساد

بھرا ہوا ہے اور آزادگی مذہب کو مطابق منشا گورنمنٹ کے اور امن ملک کو حسب
ارادہ اہل سنت نہین چاہتے ورنہ یہہ مدعا علیہم اونکے جو حدیث و قرآن پر چلتے
ہین اور جنکا نام زبردستی وہابی رکہا گیا ہے اور وہ اس نام کو اپنے واسطے
پسند نہین کرتے - اپنے امور مذہبی مین موافق رائے گورنمنٹ ہین ان مین سے
کسی نے آجتک کسی شہر مین یہہ نالش کسی عدالت انگریزی مین پیش نہین کی کہ فلان
شہر و محلہ و مسجد کے مسلمان آمین پکار کر اور دونون ہاتہہ نماز مین اوٹہاکر عبادت
نہین کرتے ہین انکو سرکار سے سزا دیجاوے یا مسجد مین آنے سے ممانعت کیجاوے
جب اسطرح کی نالش جہان کہین ہوئی ہے اہل بدعت کیطرف سے ہوئی ہے نہ اہل
حدیث کیطرف سے - پس حقیقت مین خواہان رفع امن و امان وہی لوگ ہین جو
اپنے مخالف مذہب خاص کو وہابی ٹہراتے ہین نہ وہ لوگ جو محدث ہین - دیکھو
مصنفین کتب صحاح ستہ علم حدیث کے پیشوا اہل سنت و جماعت کے تہے اونکو قریب
ہزار برس یا کچہہ کم و بیش زمانہ گذرا - سب محدث اونکے قدم بقدم چلتے ہین -
اور کسی مذہب کو نہین مانتے خواہ حنبلی فقہ ہو جو کہ عقیدہ اہل نجد کا تہا - خواہ حنفی
مذہب ہو جو کہ عقیدہ آج سلطان روم کا ہے - پس باوجودیکہ کتب صحاح ستہ مین
مسئلہ جہاد کا لکہا ہے اور یہہ ہر شش کتاب مکرر ستہ کرر ممالک و بلاد ہند اور مصر
مین بعلم و اطلاع گورنمنٹ طبع ہوئین اور انکا خوب رواج ابتک ہے مگر کسی نے
اونمین سے جو اپنے عقیدہ و عمل رکہتے ہین جہاد نہین کیا - بلکہ وہ لوگ جنکے یہہ کتابین
ہین ہمیشہ بادشاہون اور امرا کی مجلس سے بچتے تہے اور فقیرانہ گزران کرتے
تہے - اور جو بادشاہان اسلام اپنے مخالفون سے ملکے لڑائی کرتے تہے وہ محدث
نہ تہے بلکہ مقلد کسی ایک خاص مذہب کے تہے - پہر محدثون اور اہل سنت کا نام وہابی
رکہنا اور اوسکا ترجمہ بلفظ بغاوت و جہاد کرنا کسطرح صحیح ہو سکتا ہے - بلکہ مستحق

اس لقب کے وہ لوگ ہین جو اپنا مذہب حنفی شافعی وغیرہ بتلاتے ہین اور رات
دن اہل حدیث کا رد کرتے ہین بلکہ زیادہ رد کرنے والے مذہب عیسائی کے یہی
لوگ ہین جنکو ہم مقلد مذہب یا اہل بدعت کہتے ہین - بقول ٹیمس آف انڈیا کہ صحیح
مذہب اسلام وہ ہے جو قریب بارہ سو برس سے ایک طرح پر چلا آتا ہے اور وہابی
برخلاف اوسکے ہین - سو ہملوگ اوسی طریقہ پر ہین جو بارہ سو برس سے یکسان
بے کم و بیش چلا آتا ہے اور جن لوگون نے دین اسلام مین ہزارون نئی باتین نکالی
ہین جو دین مین نہ تھین جسطرح ایک بغاوت ہے جسکا نام جہاد شرعی رکھا ہے حالانکہ
معنی جہاد کے وہی ہین جو ہم نے اوپر بیان کئے اور سید احمد خان بہادر نے جو آ
ڈاکٹر ہنٹر صاحب مین لکھے ہین نہ یہہ معنی جو ان لوگون نے اپنی طرف سے تراشے اور
ایجاد کئے ہین اور اب خوف سے گورنمنٹ کی بغاوت ظاہری چھوڑ کر در پردہ واسطے
رفع [illegible] امان کے یہہ نسخہ نکالا ہے کہ جسکو اہل حدیث جانتے ہین اولٹا نام وہابی
کا اوسپر لگا کر سرکار انگریزی کو اوسکا دشمن کرا دیتے ہین اور چاہتے ہین کہ وہی
تعصب مذہبی و تقلید شخصی اور ہندو جہالت آبائی جو اونمین چلی آتی ہے قائم رہے
اور جو آسایش رعایاے ہند کو بوجہ آزادگی مذہب گورنمنٹ نے عطا کی ہے وہ
اوٹھ جاوے اور امن عام باقی نہ رہے سارے مسلمان وغیرہ ایک مذہب خاص
کے پابند ہو کر خوب تعصب اپنا گورنمنٹ سے ظاہر کرین اور جب موقع پاوین مثل
زمانہ غدر کے فساد برپا کرین - یہہ وہی مثل ہے کہ اولٹے چور کوتوال کو ڈانٹے -
ایک نیا ہنگامہ فی الحال یہہ دیکھا کہ جسطرح اہل بدعت اور مقلدین مذاہب نے اہل حدیث
اور قرآن کا نام زبردستی وہابی رکھا ہے - اور اپنا فساد اونکے دامن سے
باندھا - اسیطرح قاری عبد الرحمن پانی پتی نے رسالہ کشف الحجاب نام مطبوعہ لکھنؤ
سنہ ۱۲۹۸ھ مین یہہ چھاپا کہ یہہ لوگ جو آپکو محدث اور تابع حدیث و قرآن کہتے ہین

یہہ سب رافضی شیعہ ہین اور نام حدیث کا بطور تقیہ لیکر خلق کو گمراہ کرتے ہین۔
اور خاص تجہیز یہہ طعن کی ہے کہ یہہ لوگ انگریزون کے قانون پر چلتے ہین عبارت
رسالہ مذکور کی یہہ ہے ترویج خمر کی خوب کی ہے شراب کا نکالنا بیچنا ہو یا ل "ہین
برملا ہے جنکی ہر چیز پر لینا شاید بحکم الناس علی دین ملوکھم سب قانون انگریزی
کے حلال کر لیا ہے خرچ رجسٹری و خرچ کاغذ اسٹامپ اور طرح طرح کی رسوم
تحصیل کے حسب قانون انگریزی کے نواب والاجاہ نے رعیت پر لگا رکھے ہین یہہ
سب رسوم واجب ظلم صریح ہین۔ اب کیا شبہ اس فرقے کے رافضی ہونے
مین باقی رہا ان کو نہ ہنود سے ربخ ہے نہ نصاریٰ سے نہ اور کفار سے جب اہل مذہب
کا نام سنتے ہین جل جاتے ہین انتہی بلفظہ۔ یہہ عبارت قابل لحاظ گورنمنٹ عالیہ ہے
اور دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ تہمت وہابیت کی اہل حدیث پر غلط ہے۔ اور
در پردہ یہہ لوگ جو آپ کو اہل حدیث کہتے ہین اور فساد کرنے اور عہد توڑنے
اور تعصب مذہبی پہیلنے اور بغاوت کرنے کو بڑا گناہ سمجھتے ہین رافضی ہین اور
نیز عبارت مذکور حجت ہے اس بات پر کہ مفسد و دشمن امن و آزادگی خلق کے
وہی لوگ ہین جو مقلد کسی مذہب خاص کے ہین جیسے مصنف رسالہ مذکور کہ انکو
اپنے حنفی مذہب ہونیکا دعویٰ ہے بخلاف ان لوگون کے جو لفظ وہابی کو پسند
نہین کرتے۔ اور اہل سنت و حدیث ہین۔ اور انکے دین مین حکومت حاصل
کرنے کی فکر کرنا اور زمین مین فساد پھیلانا اور تعصب مذہبی کو رونق دینا اور کسی
پر نفسانیت و عداوت سے مدعی ہونا سخت گناہ اور حرام ہے۔ نور الانوار اخبار
مطبع نظامی مورخہ پانزدہم شوال سنہ ۱۲۹۸ھ مین ایک اخبار انگریزی فورٹ نیٹلی
ریویو نام مطبوعہ سنہ ۱۸۸۱ع سے نقل کیا ہے کہ فی الحال مردم شماری سے یہہ معلوم ہوا
کہ سب مسلمان سترہ کرور پچاس لاکھ ہین منجملہ اونکے سنی چودہ کرور پچاس لاکھ اور شیعہ

ایک کرور پچاس لاکھہ آور وہابی اسی لاکھہ ہین اور ہندوستانی مسلمانون کی تعداد
جو برٹش کی رعایا ہین چار کرور ہین اس سے یہہ بات ثابت ہوئی کہ مسلمان ہندوستان
کے وہابی نہین ہین اور یہہ بات سچ ہے اسلیئے کہ نام وہابی کا ہندوستان مین کبہی نتہا
اہل مکہ ومدینہ نے حق مین اہل نجد کے سنہ ۱۷۶۰ع مین یہہ نام نکالا پہر سنہ ۱۸۱۸ع مین وہ
دفتر گاؤخورد ہوگیا - روم کے مسلمان حنفی - اور مصر کے شافعی - اور مغرب کے مالکی
اور دمشق وغیرہ کے حنبلی مذہب رکہتے ہین آور اہل سنت قرآن وحدیث پر چلتے ہین
ایران کے مسلمان شیعہ اور اطراف یمن کے بعض زیدی اور بعض محدث اور
مسقط کے خارجی ہین - اور ہند کے اکثر حنفی اور بعض شیعی اور کمتر اہل حدیث
ہین آور مکہ شریف مین چارون مذہب کے مصلے جُدا جُدا مقرر ہین اور اہل مکہ
وہابیہ نجد کے برخلاف ہین پہر اسی لاکھہ وہابی ہونیکی کیا سند ہے اس قسم کے
اخبار اور اکثر مشہور باتین محض بے اصل ہوتی ہین آپس کی دشمنی سے اکثر لوگ طرح
طرح کے افترا ایک دوسرے پر کرتے ہین - اس جگہہ پر ان لوگون کو جو عقل سلیم رکہتے
ہین شکر گورنمنٹ عالیہ کا ادا کرنا چاہیئے کہ فقط نام وہابی سے سرکار کسی پر مواخذہ نہین
کرتی جب تک کہ کوئی جرم خاص بغاوت یا جہاد صدالدولہ کا ثبوت کامل کسی شخص کی نسبت
نہو اور واسطے ثبوت اس امر کے کہ سرکار کو غرض باغی وجہادی سے ہے نہ نام وہابی
سے اسقدر کافی ہے کہ سید احمد خان سی ایس آئی دعوی وہابیت کا کرتے ہین اور
سرکار سے اونکی ترقی روز افزون ملحوظ خاطر ہے جو کوئی ہندو مسلمان سرکار سے
بغاوت کریگا وہ لایق سزا وجزا ہے گو ساری دنیا اوسکو وہابی نہ کہے بلکہ دوسرے
کسی لقب سے اوسکو یاد کرے آور جسکو سارا جہان وہابی کہیگا یا خود اوسکو اقرار اپنی
وہابیت کا ہوگا مگر اوس سے کبہی کوئی بات بغاوت کی ظاہر نہین ہوتی تو سرکار ہرگز
اوسکو اس نام پر ماخوذ نکریگی یہہ عین عدالت ہے - یہہ تحریر تو خاص نسبت عام

فرقہ اہل حدیث کے ہے خواہ وہ ہندوستانی ہون یا دوسرے ملک کے رہنے والے
اور جو ان مین خاص رئیس کسی ملک ہندوستان کے ہین اونمین تو کسی ریاست کی
نسبت کبھی خیال بھی وہابیت کا نہین کیاجاتا اگر کوئی رئیس مسلمان اقلیم ہندوستان
کے وہابی اصطلاحی ہوتا تو زمانہ غدر مین ضرور فساد کرتا حالانکہ جو خیرخواہی ریاست
بھوپال وغیرہ نے اوس زمانہ مین کی ہے وہ گورنمنٹ پر ظاہر ہے سا گروجہانسی تا سرکار
انگریزی کو مدد غلہ و فوج وغیرہ سے دی جسکے عوض مین سرکار نے پرگنہ بیرسیہ جمع
یکلاکھ روپیہ عنایت کیا۔ چار برس ہوئے کہ جب اشتہار جنگ کابل کا اجنٹی سے
بھوپال مین آیا اوسی دن سے نواب شاہجہان بیگم صاحبہ والی ریاست نے طرح
طرح کے عمدہ بندوبست کئے اشتہار عام جاری کیا کہ کوئی مسافر ولایتی ترکی عربی
شہر مین اوترنے نہ پاوے۔ چنانچہ ابتک یہی حکم جاری ہے اور اوسکی تعمیل ہوتی ہے
سرکار گورنمنٹ مین خط لکھا کہ فوج کنٹنجنٹ اور فوج بھوپال واسطے مدد کے حاضر ہے
اور ریاست سپاہ و مال سے واسطے مدد دہی کے موجود ہے۔ مدت تک فوج بھوپال
اس چار سال کے اندر نوکری گورنمنٹ کی چھاونی سیہور مین عوض کنٹنجنٹ کے بجالائی
اور خاص بیگم صاحبہ نے چندہ واسطے بیوگان جنگ کابل کے اجنٹی مین
دیا اور جس وقت جو حکم گورنمنٹ کا آتا ہے فی الفور اوسکی تعمیل ہوتی ہے۔ اور سب
احکام ریاست پر حکم مذکور کی تعمیل مقدم سمجھی جاتی ہے اور تنظیمات یعنے قانون
ریاست مین یہ دفعہ قایم ہے کہ جو عامل و تھانہ دار و مہتمم محکمہ تعمیل حکم مذکور
مین تاخیر کریگا اوسکو سزاے مناسب دیجاویگی۔ ہم لوگون کا مذہبی عقیدہ یہ ہے
کہ جو کام انتظام ملک مین موجب فساد کا ہو اور جس کام مین عہدشکنی لازم آوے اور
امن رعایا مین خلل پڑے وہ کام خلاف دین اسلام ہے۔ اور حصول حکومت کی فکر
کرنے کو اور زمین مین فساد ڈالنے کو ہم لوگ سخت گناہ جانتے ہین۔ اور تعصب مذہبی کا نا

اور کسی مذہب خاص کے پابند ہوکر رہنا اور آزادگی کو دور کرنا اور جھوٹ
بولنا اور فریب کرنا اور رشوت دینا اور لینا ہمارے دین مین حرام ہے کوئی
فرقہ ہماری تحقیق مین زیادہ تر خیر خواہ اور طالب امن وامان وآسایش
رعایا کا اور قدر شناس بندوبست گورنمنٹ کا اوس گروہ سے نہین ہے جو
آپکو اہل سنت وحدیث کہتا ہے اور کسی مذہب خاص کا مقلد نہین ہے۔ اور
نہ واسطے کسی مذہب کے تعصب کرتا ہے اپنے نماز و روزہ وغیرہ فرائض مذہبی
پر قائم رہ کر معاش موجود پر قانع ہے۔ قرآن وحدیث مین فساد کی بات کرنا
وخونریزی کرنا اور اوسکو جایز سمجھنا اور کسی کا مال چھین لینا اور کسی کی عزت
بگاڑ دینا اور عہد شکنی کرنا اور بغاوت کو اچھا جاننا بڑا گناہ ہے۔ لہذا وہابی محمد
بن عبدالوہاب نجدی کے وقت سے نکلا ہے اسلام کی کتابون مین کہین اوسکا
ذکر نہین جیسے ایک فرقہ بابیہ چالیس برس ہوئے کہ ایران مین پیدا ہوا تھا اور اونے
شاہ ایران وغیرہ سے بغاوت کی سو مذہب نجدی مذکور کا غیلی تھا اور اوس نے
بوہرون اور بدوئن پر چڑہائی کی تھی اس مذہب کی کتابین ہندوستان مین رائج
نہین خصوصاً تصنیفات محمد بن عبدالوہاب کی کہ اوسکو کسی نے آنکھہ سے بھی نہین دیکھا
اونکے موجود ہونے اور پڑھنے پڑھانے اشاعت کرنیکا تو کیا ذکر ہے اور سنہ ۱۷۶۰ء مین
ابتداے مذہب نجدی کی ہوئی اور سنہ ۱۸۱۸ء مین وہ ہنگامہ ختم ہوگیا اٹھاون برس
غلغلہ اوسکا ملک نجد مین رہا۔ اکثر لوگ اوس قوم کے دشمن ہوگئے۔ اب تریسٹھہ برس ہوئے
کہ وہ دفتر گاؤخورد ہوگیا میرے والد مرحوم نے اپنے رسالہ ہدایۃ المومنین مین جو
سن بارہ سو اوتالیس ہجری مین تالیف کیا تھا اور اونکی حیات مین بمقام
کلکتہ طبع ہوکر خاص و عام مین پھیل گیا پھر بارہا چھپا اور حال مین بمقام دہلی مطبع فاروقی
سنہ ۱۲۹۸ھ مین طبع ہوکر یہان آیا ہے بذیل رد بدعت تعزیہ یہہ تحریر فرمایا ہے کہ بعض بیوقوف

جسکو سنتے ہین کہ بدعت تعزیہ داری وغیرہ سے منع کرتا ہے تو یہہ کہتے ہین کہ یہہ
شخص وہابی ہے ایسی باتین وہابی کرتے ہے اسکا یہہ جواب ہے کہ جس بات سے
ہم منع کرتے ہین اوسکی برائی قرآن وحدیث سے بیان کرتے ہین کہین وہابیونکا
نام نہین لیتے اور نہ اونکی بات کی سند پکڑتے ہین باوجود اسکے تمہارا ہمکو
وہابی کہنا جہالت ہے اور اگر وہابی اسی کا نام ہے جو شرک و بدعت کو دور کرے
اور موافق قرآن وحدیث کے عمل مین لاوے تو ہم وہابی سہی بقول امام شافعی
کے کہ اگر رفض فقط حب آل محمدؐ کا نام ہے تو ہم بھی رافضی ہین انتہی یہہ عبارت
نسخہ مطبوعہ حال کے صفحہ ۴۲ - اور صفحہ ۴۳ مین لکھی ہے اس سے صاف ثابت
ہوتا ہے کہ اہل حدیث وہابی نہین ہین بلکہ اہل سنت وحدیث کا مذہب اوس دن
سے ہے جس دن سے دنیا مین دین اسلام آیا کسی تاریخ سے یہہ بات ثابت نہین
ہے کہ کسی محدث کو کسی نے وہابی کہا ہو یا کسی محدث نے کسی ملک مین فساد کیا ہو
یا کسی بادشاہ وحاکم وغیرہ سے بنام جہاد لڑا ہو - بلکہ ساری کتب طبقات وتواریخ
اس امر پر متفق ہین کہ ہمیشہ طریقہ اون لوگون کا ترک دنیا وشغل عبادت وعلم رہا ہے
بعض ان مین درویش تھے جنکو صوفی وفقیر وزاہد کہتے ہین اونکو لڑائی سے
کیا واسطہ وہ تو دنیا دار لوگون سے ملاقات بھی نہین کرتے تھے - اور بعض عالم
تھے اونکو شغل تعلیم وتدریس وتصنیف وتالیف کا تھا وہ بادشاہونکی نوکری
سے اور اونکی صحبت سے بھاگتے تھے - باقی رہی یہہ بات کہ بعضے عقائد ومسائل اونکے
ایسے ہین کہ یہہ اونمین مثلاً موافق نجدیہ کے ہین سو اسکی حقیقت یہہ ہے کہ دنیا مین
کوئی مذہب حق وباطل ایسا نہین ہے کہ اوسکے بعض مسائل موافق دوسرے مذہب کے
نہون یہانتک کہ چوری کرنا زنا کرنا ظلم کرنا جھوٹ بولنا خونریزی کرنا بغاوت
کرنا سب مذہبون مین گناہ ہے - اور زمین سے فساد کا دور کرنا رعایا کو امن دینا

خیرات کرنا محتاج کو روٹی کھلانا کپڑا دینا سب کے نزدیک اچھا ہے - قرآن و حدیث
مین چند عقیدہ و مسائل ایسے ہین جو موافق توریت و انجیل کے ہین اور بہت قاعدہ
دین اسلام کے ایسے ہین کہ گورنمنٹ بہی اونکو انتظام ملکی مین پسند کرتی ہے
سو اس شرکت جزئی سے ہرگز وہ دوسرا شخص مستحق اس نام کا نہین ہوسکتا
ہے جو نام خاص اوس صاحب مذہب کا ہے - ہم حضرت عیسیٰ و موسیٰ علیہما السلام
کو پیغمبر جانتے ہین جسطرح اپنے پیغمبر کو رسول خدا جانتے ہین - اس عقیدہ سے
ہمکو کوئی عیسائی یہودی نہ کہیگا - شیعہ بہی نماز مین رفع الیدین کرتے ہین اور
اہل حدیث بہی کرتے ہین مگر اہل حدیث کو کسی نے آجتک شیعہ نہین کہا - اور شیعہ
بہی قائل جہاد کے ہین وقت ظہور مہدی کے اونکو کسی نے وہابی نہین کہا -
کتاب آثار الادہار تالیف سلیم نوری عیسائی اور کتاب المرآۃ الوضیۃ تالیف
کرنیل یوس قندیک مین تحقیق وہابیونکی یہہ کی ہے - کہ سعود نجدی کی لڑائی
بوہرون اور عرب کے بدؤن سے تہی کسی ہندو راجہ یا سرکار انگریزی سے نہتی
نام کے مسلمانون سے تہی - اور وہ سارے جہان کے مسلمانون کو کافر سمجہکر خون
کرنا اور لوٹنا خلق کا اچھا جانتا تہا یہانتک کہ جب حرمین شریفین پہ وہ غالب ہوا
تو فریاد اوسکی سلطان روم تک پہونچی - محمد علی پاشا کے وقت مین شکست کہا کر
قید ہوگیا اور قید مین مرگیا - اوس دن سے وہ فتنہ جاتا رہا - اب جو اہل سنت
و حدیث ہین تو وہ کچھہ اوسکے طریقہ پر نہین اسلئے کہ وہ ایک مذہب خاص رکھتا تہا
اور یہہ لوگ مذہب خاص نہین رکھتے قرآن و حدیث پر عمل کرتے ہین یہی انکا
مذہب ہے - اور ہر فساد کی بات سے ہزارون کوس بہاگتے ہین - اور نام
سے وہابی کے انکار و تعجب کرتے ہین - اور وہابیت کو دین مین ایک بدعت
جانتے ہین اور آپکو سنی اور اپنے مذہب کا نام اہل سنت بتاتے ہین اس

صورت مین ہر محدث اہل سنت پر لفظ وہابی بولنا اور وہابی کے معنی باغی و
جہادی ٹھہرانا خلاف عقل ونقل ہے حنفی آپ کو حنفی اور حنبلی آپ کو حنبلی اور زیدی
آپکو زیدی اور شیعی آپ کو شیعی کہتے ہین اسیطرح عیسائی آپ کو عیسائی اور
یہودی آپکو یہود بتلاتے ہین مگر کوئی محدث آپ کو وہابی نہین کہتا اور کسطرح کہے
کہ جب محدث کو حنفی شافعی مالکی کہنا اپنے حق مین ناپسند ہے حالانکہ یہہ الفاظ
بہت پرانے ہین تو وہابی کہنا کیونکر وہ روا رکہے گا جو نیا لفظ ہے طریقہ حدیث
تو زمانہ نجدیہ سے ہزار برس پہلے کا ہے اور وہابی نجد کے بعد ہزار برس کے
اب پیدا ہوئے ہین یہہ نام اہل حدیث پر کسیطرح نہین چپکتا ہے - بلکہ خلاف اہل
حدیث کا اہل مذہب بعینہ مثل خلاف مذہب پراٹسٹنٹ کے ساتھ مذہب
رومن کیتھلک کے ہے جسطرح سید احمد خان سی ایس آئی نے جواب مین ڈاکٹر
ہنٹر صاحب کے تحقیق کرکے لکہا ہے - جو شخص اہل حدیث ہوگا اوس سے کبہی امید
بغاوت کی نہین ہے وہ ہمیشہ فساد کی باتون سے بچیگا اور لوگون کو اپنی زبان
و بیان سے بچاویگا اور صلح و امن کا خواہان ہوگا - یہہ بات دوسری ہے کہ
آپس کی عداوت اور دشمنی سے کوئی اوسکا نام وہابی اور کوئی رافضی اور کوئی
خارجی رکہدے اور اس چالاکی و فریب سے حکام کو دہوکا دیکر اوسکو بدنام کرنا چاہے
اسوقت اتفاق سے ایک شخص نے یہہ خلاصہ تحریر اخبار سول ملیٹری گزٹ مقام لاہور
مطبوعہ سوم فروری ۱۸۸۲ع نمبر ۵۸۶ و کالم ۲ صفحہ ۳ پیش کیا جو کہ مضمون اوسکا
لائق غور و تامل ہے نظر اسلئے اس جگہہ بلفظہ لکہا جاتا ہے وبوفاق یا خلاف

العلم عند اللہ تعالے

بحث معنی وہابی

پرچۂ اشاعۃ السنۃ مطبوعۂ لاہور مین بمقدمہ تصفیہ معنی لفظ وہابی و بمقدمۂ ثبوت خیر خواہی وہابیان ملک ہند نسبت برٹش گورنمنٹ جو قول مندرج ہے اوس سے صاف ظاہر ہے کہ اطلاق لفظ وہابی کا موحدین مملکت ہند پر ویسے ہی پایا گیا ہے جیسے کہ بدعتی لفظ کا اطلاق فرقہ اہل الرائے پر کیا جاتا ہے یہہ فرقہ وہابی موحدین ہند مثل دیگر خیر خواہان فرقہ ہاے مسلمانان ہند کے ہین اور دلیلین اس بات کی کہ سنّی مسلمان نے رواج لفظ وہابی کو کیون دیا ہے بہت ہین منجملہ اوسکے یہہ امر ظاہر ہے کہ گورنمنٹ ہند کے دیگر فریق اسلام نے یہہ دلنشین کر دیا ہے کہ فرقہ موحدین ہند مثل وہابیان ملک ہزارہ کے ایک بدخواہ فرقہ ہے اور نیز یہہ لوگ ویسے ہی دشمن و فسادی ملک گورنمنٹ برٹش ہند کے ہین جیسے کہ دیگر شریر اقوام سرحدی بمقابلۂ حکومت ہند شرارت سوچا کرتے ہین اور ہمیشہ یہہ فرقہ وہابی ہند خواہان جنگ و فساد و تلف امن و امان ہند رہتے ہین اس امر کو اکثر فرقہ موحدین نے اپنی کوشش سے رد کرکے اپنے اوپر سے الزام کو دفع کر دیا اور گورنمنٹ ہند کے نزدیک بمقابلۂ الزامات و دروغ کے اپنا تصفیہ انصاف سے چاہا ہے چنانچہ سنہ ۱۸۸۵ء مین مولوی محمد حسین سرگروہ موحدین لاہور نے بجواب و سوال و مسئلہ اور اس فتوے کے کہ آیا بمقابلہ گورنمنٹ ہند مسلمانان ہند کو جہاد کرنا اور اپنی بادشاہی تقلید مین ہتیار اوٹھانا چاہیے یا نہین یہہ جواب دیا ہے اور بیان کیا ہے کہ جہاد اور جنگ مذہبی بمقابلہ برٹش گورنمنٹ ہند یا بمقابلۂ اوس حاکم کے کہ جسنے آزادی مذہبی دے رکھی ہے از روے شریعت اسلام عموماً خلاف و ممنوع ہے اور وہ لوگ جو بمقابلۂ برٹش گورنمنٹ ہند یا کسی اوس بادشاہ کے کہ جس نے آزادگی

مذہب وہی ہے ہتھیار اوٹھاتے ہین اور مذہبی جہاد کرنا چاہتے ہین کل ایسے لوگ باغی ہین
اور مستحق سزا کے مثل باغیون کے شمار ہوتے ہین - پہر مولوی محمد حسین نے اپنی اسی دعوی
اور جواب کی تصدیق مین کل علمار ملک پنجاب و اطراف ہند کے پاس اپنے فتوے جوابی
کو بہیجا اور اچھی طرح سے مشتہر کیا اور کل علمار ہند و ملک پنجاب سے اس بات کی تصدیق
مین اقرار مہری اور دستخطی کرالیا کہ عموماً مسلمانان ہند کو ہتھیار اوٹھانا اور جہاد بمقابلہ
برٹش گورنمنٹ ہند کرنا خلاف مسئلہ سنت و ایمان موحدین ہے اور نیز کل علمار ملک پنجاب
و ہند نے تائید قول مولوی محمد حسین کی کی ہے اور اپنے اپنے دستخط و مہر کرکے مولوی محمد حسین
کو اس فتوے مین بہت سچا اور پکا کہا ہے اور سب نے اپنی اپنی رضا سے اسلامی و ایمانی سے
اس فتوے کو قبول کیا ہے اور جانا اور مانا ہے کہ بمقابلہ گورنمنٹ ہند فرقہ موحدین کو
ہتھیار اوٹھانا خلاف ایمان و اسلام کے ہے پہر مولوی محمد حسین نے اس بات کی استدعا
کی تھی کہ وہابیان ملک ہزارہ کے نزدیک ایک عالم ایلچی بذریعہ مسلمانان ہند کے بہیجا جاوے
اور وہ مع اس فتوے کے جاکر اوس ناسمجھ گروہ کو مطلع کردے کہ جہاد بمقابلہ برٹش گورنمنٹ
ہند کے ممنوع ہے اور نیز اونکو آگاہ کردے کہ اونکی اس نافہمی کے خونریزی و قتال و جدال
پر سخت گناہ ثابت ہے اور سب کا گناہ اونکے سر پہ وارد شرعی ہے اور جو کہ از روے
شریعت اسلام برٹش گورنمنٹ ہند سے جہاد کرنا خلاف طریقہ اسلام و شریعت حقہ کے ہے
اسلیے اونکو خیرخواہی گورنمنٹ ہند مین برابر مستعد رہنا چاہیے چنانچہ یہہ دعوی ارسال
مرسل مولوی محمد حسین کا سر ہنری ڈیولیس لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک پنجاب کے اجلاس مین
پیش کیا گیا تہا بجواب درخواست مذکور لفٹنٹ گورنر صاحب موصوف نے مولوی محمد حسین کا
شکریہ خیرخواہی ادا کیا لاکن کسی مصلحت سے ایلچی کا روانہ کرنا پسند نہ کیا - بعد اسکے فرقہ موحدین
لاہور نے صاحب بہادر موصوف کی روبکاری مین استدعا پیش کی کہ موحدین جو لفظ
بدنام وہابی سے پکارے جاتے ہین اور اطلاق اس لفظ کا عامۃً موحدین پر کیا جاتا ہے

سو بطور سرکاری اشتہار دیا جاوے کہ آیندہ فرقہ ہاے موحدین لفظ بدنام وہابی سے نہ مخاطب کئے جاوین چنانچہ لفٹننٹ گورنر صاحب بہادر موصوف نے اس درخواست کو منظور کیا اور پہر ایک اشتہار اس مضمون کا دیا گیا کہ موحدین ہند پر شبہہ بدخواہی گورنمنٹ ہند عامۃً نہو اور بخصوص جو لوگ کہ وہابیان ملک ہزارہ سے نفرت ایمانی رکہتے ہون اور گورنمنٹ ہند کے خیرخواہ ہین ایسے فرقہ موحدین مخاطب بہ وہابی نہون — ثانیاً لقب وخطاب وہابیت سے ظاہر ہے کہ اصل وہابی وہی لوگ ہین جو پیرو محمد بن عبدالوہاب کے ہین جسنے ۱۲۱۲ھ مین نشان مخالفت کا ملک نجد عرب مین قائم کیا تہا اور خود یہہ ایک ہوبہ جنگجو تہا اور اوسکے جو لوگ مقلد ہین وہی وہابی مشہور ہین سو محمد بن عبدالوہاب خود مقلد مذہب حنبلی کا تہا اور یہہ مذہب حنبلی منجملہ اون چار مذاہب کے ہے جو بالفعل عام رائج ہین اور یہہ فرقہ موحدین کسی ایک مذہب خاص کے ان مذاہب مین سے پیرو اور مقلد نہین ہین کیونکہ یہہ سب مذاہب بعد از زمانہ نبوت اسلام کے حادث ہوئے ہین فرق درمیان مقلد مذاہب اور فرقہ موحدین کے فقط اتنا ہے کہ موحدین نرے قرآن وحدیث صحیح کو ہی مانتے ہین اور باقی اہل مذاہب اہل الراے ہین جو مخالف سنت اور طریقہ شریعت ہے اور نیز یہہ بات ہے کہ تقلید راے تعلیم وتعلم قرآن وحدیث کو روکتی ہے اور نیز یہہ امر ہے کہ کثرت نوافل نماز وصدقات ووظائف فرقہ موحدین کے یہان نہین ہے اور اہل الراے جو ابہی اموات کے لئے صدقات طعام وغیرہ کو حسب رواج جہال جائز رکہتے ہین سو یہہ مسلک ہنود کا ہے فرقہ موحدین ان باتون مین نہین ہین ثالثاً کوئی تصنیف محمد بن عبدالوہاب مذکور کے نزدیک علماء موحدین ہند کی موجود نہین ہے جس سے یہہ امر ثابت ہوسکے کہ کبہی ہدایت عبدالوہاب سے موحدین ہند کو ملی ہو اور نہ یہہ امر کبہی اہل ہند مین دیکہا گیا ہے کہ ہند کے موحدین اہل نجد سے خط وکتابت بہی رکہتے ہون یا اونکے شاگرد و مرید ہون غرض کہ مولوی محمد حسین کا طریق یہہ ہے کہ

موحدین لفظ وہابی سے نہ پکارے جاوین اور خصوص جو یہہ لفظ علامت بدخواہی
گورنمنٹ ہند مین مشہور ہے اسلیے اس لفظ کا اطلاق خیرخواہان گورنمنٹ ہند پر ترک
ہو فرقۂ موحدین مقلد فرقہ نہین ہے اور لفظ وہابی نسبت تقلید کو ثابت کرتا ہے
تمام ہوا ترجمہ گزٹ مذکور کا - اب ہم اپنے خدا سے دعا کرتے ہین کہ ہمکو اون لوگون
کی عادت و خصلت و صحبت و محبت سے بچاوے جنکے حق مین فرشتون نے پیشتر سے
یہہ کہا ہے أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ اور ہمیشہ ہر فساد و فتنہ
سے امن و امان مین رکھکر ایمان کامل پر اوٹھاوے اور ہمارے سب زلّات ظاہری
و باطنی کو جو خلاف اوسکی مرضی واقع ہوئی ہون یا آیندہ واقع ہون معاف فرماوے

اللہم غفراً

دنیاے دنی کو جو کہ فانی سمجھے	اور قصۂ عمر کو کہانی سمجھے
دریاے حقیقت کو وہی جاوے تیر	جو مثل حباب زندگانی سمجھے

خاتمة الکتاب

اس رسالہ مین ہر چند حقیقت وہابیت اور مسئلہ جہاد مصطلح زمانہ حال کے بتفصیل طور پر لکھی گئی ہے لیکن ذکر کرنا حکم فتنہ کا مطابق مذہب موحدین اہل حدیث کے بروجہ استقلال باقی رہگیا اسلیے اس خاتمہ مین ترجمہ چند حدیث کا لکھا جاتا ہے جس سے یہہ بات معلوم ہوگی کہ مسلمان موحد کو وقت ظہور فتن کے کیا معاملہ کرنا چاہیے اس حال کا لکھنا اس جگہہ اسلیے ضرور ہوا کہ یہہ زمانہ اخیر ہے اور مدت باقی دنیا کی نسبت مدت ماضی کی اب بہت کم رہگئی ہے امم سابقہ کا زمانہ صبح سے تا عصر تہا اور اس امت کی مدت عصر سے تا مغرب ہے ادہمین سے بہی تیرہ سو سال گزر گئے اور دنیا قریب الانصرام ہوگئی اور قیامت

سر پر آئی اگرچہ وقت خاص قیام ساعت کا سوا خدا کے کسی بشر کو انبیاء اولیا علماء
صلحاء وغیرہم سے معلوم نہیں لیکن اسقدر ضرور معلوم ہے کہ پہلے اس سے قیامت
اگر قریب تھی تو اب اقرب ہے اور ناگہاں آویگی اور اوسکے آنے سے پہلے ہزاروں
فتنہ وقوع میں آوینگے چنانچہ صدہا فتن کا واقع ہوجانا اس تیرہ سو سال ہجری
میں ازروے کتب تواریخ وسیر بقید سال و ماہ معلوم ہے اور کتاب حجج الکرامہ میں
مفصل لکھا گیا ہے باقی فتن روز بروز ظہور میں متواتر پے درپے دیکھنے سننے میں
آتے ہیں اس زمانہ اخیر کو محل فتن کثیرہ سمجھا گیا ہے یہانتک کہ شعراء نے بھی اس مضمون
کو باندہا ہے مومن خان مرحوم نے کہا ہے ؎

اوس بت کی ابتدا سے جوانی مراد ہے		مومن کچھہ آور فتنہ آخر زمان نہیں

غرضکہ جب یہہ زمانہ موقع فتن ٹھہرا تو معلوم کر لینا حکم فتن کا بھی ضرور ہوا تاکہ ہر شخص
مسلمان لیاقت حال فتنہ و فساد زمان میں مطابق اوسکے عملدرآمد کرے اور سفیہہ و فتنہ انگیز لوگوں
کا شریک حال نہو جتنے فتنے اس امت مرحومہ میں ہونے والے ہیں ہمارے پیغمبر صلعم نے
سبکی خبر پہلے سے دے رکھی ہے کوئی اپنی غفلت نادانی سے اگر علم اون فتن کا حاصل
نکرے اور بموجب ارشاد نبوت کے عامل نہو تو یہہ قصور اوس شخص کا ہے مذہب اسلام
میں کوئی قصور نہیں ہے اب سنو حذیفہ بن یمان صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے
سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے کہ عرض کیے جاتے ہیں فتنے دلوں پر
مانند بوریے کے تنکے پس جو نسا دل پلایا گیا فتنہ کو اوسمیں ایک کالا نکتہ ہوجاتا
ہے اور جس دل نے نہ مانا اوس فتنے کو اوسمیں ایک سفید نکتہ ہوجاتا ہے یہانتک کہ دو
طرح کے دل ہوجاتے ہیں ایک تو سفید جیسے سنگ مرمر مثلاً اوسکو فتنہ نقصان نہیں
پہونچاتا جب تک آسمان و زمین ہے اور دوسرا دل کالا ہوجاتا ہے راکھہ کی رنگت
کا مانند اوٹلے پاس کے کہ اوسمیں جو کچھہ ہو وہ گر پڑے نہ اچھے کام کو پہچانے اور نہ برے

کام کا انکار کرے بگر جو اوس نے پیا ہے اپنی خواہش نفسانی سے رواہ مسلم فتنہ کے
معنی ہین امتحان و آزمایش اور گمراہ ہونے اور گمراہ کرنے کے اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ جو دل فتنہ کو قبول نکرے وہ اچھا ہے سفید و صاف و روشن اور جو دل فتنے
کو قبول کرے وہ برا و کالا و اوندھا ہے دوسری حدیث مین فرمایا ہے کہ امانت کا
اوٹھہ جانا دل سے یہہ بھی ایک فتنہ ہے تیسری حدیث مین ہے حذیفہ نے کہا
لوگ رسول خدا صلعم سے حال خیر کا پوچھا کرتے تھے اور مین حال شر کا دریافت کیا کرتا
تھا اس ڈر سے کہ مبادا کوئی شر مجھکو آلگے مینے کہا ہم جاہلیت مین گرفتار تھے اللہ تعالے
نے یہہ خیر بھیجی کیا بعد اس خیر کے پھر شر ہوگا فرمایا ہان ہوگا مینے کہا پھر اوس شر کے بعد
خیر ہوگی فرمایا ہوگی لکن اوسمین کچھہ کدورت ہوگی مینے کہا کیا کدورت ہوگی فرمایا
ایسے لوگ ہونگے جو میری سنت و ہدایت پر نہ چلین گے دوسری راہ پکڑینگے کوئی
بات اونکی تو پہچانے گا اور کوئی نہین پہچانے گا مین نے کہا بھلا اس خیر کے بعد پھر شر
ہوگا فرمایا ہان کچھہ بلانے والے ہونگے جہنم کے دروازون پر جسنے اونکا کہا مانا اوسکو
دوزخ مین پھینکا مینے کہا اونکا حال کیا ہے فرمایا ہماری ہی بال کہال سے ہون گے
اور ہماری ہی سی بولی بولینگے مین نے پوچھا پھر مین کیا کرون اگر وہ مجھکو پاوین فرمایا
تو گروہ مسلمین کو پکڑے رہ اور اونکے امام کو مین نے کہا اگر جماعت اور امام نہو تو کیا
کرون فرمایا ان سب فرقون سے الگ ہوکر رہ گو کسی درخت کی جڑ کو تو دانت سے کاٹے
یہانتک کہ تجھے موت آوے اور تو اسی حال پہ ہو متفق علیہ اور مسلم کی روایت مین
یون آیا ہے کہ میرے بعد ایسے امام و پیشوا ہونگے جو میرے راہ رستہ پہ نچلین گے اور
اونمین کچھہ ایسے لوگ ہونگے جنکے دل مثل شیطانون کے ہونگے آدمی کے جسم مین حذیفہ
نے کہا پھر مین کیا کرون اگر اسطرح کے لوگون کو پاؤن فرمایا امیر کا حکم سن اور بجا لا
ہان اگرچہ تیری پیٹھہ ٹھونکے اور تیرا مال چھین لے تو تو مانے جا اور سنے جا اس حدیث

معلوم ہوا کہ بھلائی برائی کا ساتھ ہے ہر بھلائی کے بعد ایک برائی آتی ہے پھر اوسکے
بعد کوئی بھلائی ہوتی ہے اگرچہ اول کیطرح نہو اور کچھ لوگ بُرے فسادی اچھے لوگون
کی صورت مین ظاہر ہوکر خلق کو بہکاتے ہین اونکے کہنے سننے مین نہ آوے اور ایسے
ہنگامے مین کنارہ کشی اور گوشہ گزینی اختیار کرے تاکہ فتنے سے امن مین رہے

این کہ مے بینی خلاف آدم اند	نیستند آدم غلاف آدم اند

آجکل ایسا ہی زمانہ ہے کہ یہان نہ کوئی امام ہے نہ کوئی جماعت مسلمانون کی جماعت
کے معنی یہہ ہین کہ سب یکدل یکزبان ہون سو بجاے اس اتفاق کے آج کل مسلمان
ہزار دل ہزار زبان ہین ایک دوسرے کے خون کا پیاسا ہے پس ایسے وقت مین کونے
مین بیٹھ رہنا موجب حفظ جان و ایمان و امن و امان کا ہے شہر مین امن نہ ملے
توکسی گانون مین جا رہے اور کسی درخت کی جڑ کے نیچے بسر کرے لیکن فتنہ و فساد
مین نہ پڑے ابو ہریرہ نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا جلدی کرو اعمال مین اون
فتنون سے پہلے جو مثل ٹکڑون اندھیری رات کے ہونگے صبح کو آدمی مومن ہے اور شام
کو کافر اور شام کو مومن اور صبح کو کافر اپنا دین تھوڑی سی دنیا کے پیچھے بیچ ڈالیگا
یعنی آخر زمانہ مین حال دین کا ڈانواڈول ہو جاویگا کہ گھڑی مین مومن گھڑی مین
کافر کسی بات پر نہ جمے گا بہت دیکھا سنا ہے کہ بعض لوگ عیسائی ہوگئے پھر مسلمان ہوگئے
پھر عیسائی ہوگئے بعضے شیعہ سنی ہوگئے پھر بعد چند روز کے شیعہ بنگئے بعضے ہنود عیسائی
مسلمان ہوئے پھر چند روز کے بعد اگلے دین پر پلٹ گئے سو یہہ انقلاب بھی ایک فتنہ
ہے اور بڑی دلیل ہے قرب قیامت کبری اور صدق خبر مخبر صادق علیہ السلام کی
اب سنو حکم فتنے کا ابو ہریرہ نے کہا آنحضرت صلعم فرمایا قریب ہے کہ فتنے ظاہر ہونگے
یعنی بڑے فتنے یا بہت فتنے پے درپے لگاتار بیٹھا شخص اوس فتنے مین بہتر ہے کھڑے
آدمی سے اور کھڑا بہتر ہے چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہے دوڑنے والے سے

جس نے جہانکا طرف اوس فتنے کے اوسکو فتنے نے اپنی طرف کہینچ لیا سو جو کوئی جگہہ پناہ
وخلاص کی پاوے وہ پناہ پکڑے اوس جگہہ متفق علیہ اور مسلم کی روایت مین یون ہے
کہ فتنے ہونگے سوتا اونمین بہتر ہے جاگنے والے سے اور جاگنے والا بہتر ہے کہڑے سے
اور کہڑا بہتر ہے ساعی سے سو جو کوئی پاوے ملجا اور معاذ وہ پناہ پکڑے اوس سے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فتنے سے جسقدر جدا رہے وہی بہتر ہے اور جس جگہہ جسکے پاس
ٹھکانا ملے وہان جا چھپے فتنہ مین کسیطرح شریک و آلودہ نہو جہانتک بچا جاوے بچے
ابی بکرہ نے کہا آنحضرت صلعم نے فرمایا قریب ہے کہ فتنے ہونگے بہت بڑے بڑے بیٹھا آدمی
اون فتنون مین بہتر ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے
طرف اوسکے سنو جب یہہ فتنے واقع ہون تو جسکے پاس اونٹ ہون وہ اپنے اونٹون مین
جا ملے اور جسکے پاس بکریان ہون وہ اپنی بکریون مین جا ملے اور جسکے پاس زمین ہو
وہ اوس زمین مین جا رہے ایک شخص نے کہا بہلا اگر کسی کے پاس نہ اونٹ ہو نہ بکری نہ زمین
تو وہ کیا کرے فرمایا اپنی تلوار کو لیکر پتہر سے اوسکی باڑہ کو کوٹ ڈالے اور اسطرح نجات
حاصل کرے اگر کرسکے پہر فرمایا اے اللہ تو گواہ رہ کہ مینے یہہ حکم پہونچا دیا یعنی امت کو
تین بار یہہ بات کہی ایک آدمی بولا کہ بہلا اے رسول خدا اگر مجہیر زبردستی کیجاوے
یہانتک کہ مجہکو دو صفون مین سے ایک صف کیطرف لیجاوین اور کوئی شخص اپنی تلوار
سے مجہکو مارے یا کوئی تیر آکر مجہکو قتل کر ڈالے تو پہر کیا ہوگا فرمایا وہ اپنا و تیرا گناہ لیگا اور
دوزخیون مین سے ہو جاویگا رواہ مسلم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فتنے مین کسیطرح
شریک نہو نہ اپنی خوشی سے اور نہ دوسرے کی زبردستی سے اور اگر کوئی زور از وری
پکڑکر کسی ایک فریق کی صف مین لیجاوے اور یہہ وہان ہاتہہ سے کسی شخص کے یا کسی ہتہیار
سے مارا جاوے تو ایسی صورت مین یہہ تو بیگناہ ہے اسلیئے کہ اپنی خوشی سے فتنہ مین
داخل نہین ہوا گناہ لیجانے اور مار ڈالنے مروا ڈالنے کا اوسی کی گردن پر ہے جس نے

اسکو مجبور کرکے قتل کیا یا کروایا اور تین بار ارشاد کرنے کا یہہ مطلب ٹہرا کہ فتنے کے زمانہ مین یہی کرنا چاہیئے جو کہا گیا اور کہیہ ابی سعید خدری کہتے ہین حضرت صلعم نے فرمایا نزدیک ہے کہ اچہا مال مسلمان کا بکریان ہونگی کہ اونکے ساتہہ پہاڑ کی چوٹیونپر اور پانی کے تہلون پہر جاویگا اپنے دین کو لیکر فتنون سے بہاگے گا رواہ البخاری اس حدیث کا مطلب یہہ ہے کہ فتنے سے بچنے کے لیے بستی سے علیحدہ ہو کر جنگل نالے پہاڑ مین جا رہنا اچہا ہے اور فتنے مین پڑنا اور فساد کی چال مین پہنسا اچہا نہین لکن افسوس ہے حال پر مسلمانون کے اسوقت مین کہ ہزارون فتنے خود مول لیتے ہین بچنے کا تو کیا ذکر اور اکثر ملکی لڑائی اور حاکمون کے فساد باہمی کو جہاد یا ثواب جانکر شامل حال ہوجاتے ہین بہت دیکہا کہ ایسے لوگون کی دنیا بہی خراب ہوئی اور ایمان تو پہلے ہی دن جواب صاف دیچکا تہا ابی ہریرہ نے کہا آنحضرت صلعم نے فرمایا زمانہ آپسمین قریب ہوگا یعنی دنیا و آخرت کا اور علم اوٹہہ جاویگا اور فتنے ظاہر ہونگے اور بخل ڈالا جاویگا یعنی دلون مین اور قتل بہت ہوگا متفق علیہ یہہ سب علامات آج دنیا مین بخوبی موجود ہین فتنونکی کثرت اسقدر ہے کہ کوئی ملک خالی نہین بلکہ کوئی گہر اور کتابین تو ہر علم کی ہزارون نظر آتی ہین مگر عالمونکا اتا پتا نہین ہزار مین اگر ایک کوئی حرف شناس نکلتا ہے تو اوسکو توفیق عمل نہین بخل کا یہہ حال ہے کہ آپ تو کیا جو دوسخا کرینگے دوسرے کی سخاوت پر جلتے ہین آجکل سوال وچندے سے بہت کام کاج نکلتے ہین گرہ سے ایک کوڑی خرچ کرنا مصیبت کا سامنا ہے زبیر بن عدی نے کہا ہمنے انس بن مالک سے حجاج بن یوسف کے ظلم کا شکوہ کیا انس نے جوابدیا کہ صبر کرو تمپر کوئی زمانہ نہ آویگا لکن اوسکے بعد کا زمانہ بدتر ہوگا اوس اگلے زمانے سے یہانتک صبر کرو کہ تم اپنے رب سے جا ملو یہہ بات مینے تمہارے پیغمبر صلعم کی زبانی سنی ہے رواہ البخاری فی الواقع حضرت صلعم کے وقت سے لیکر اب تک جو ہر قرن وصدی کے حال مین غور کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے

کہ ہمیشہ خرابی و تباہی دین دنیا کی روز بروز بڑھتی رہی اور ہر پچھلا زمانہ اگلے زمانہ سے
بد تر نظر آیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مہدی کا زمانہ باحادیث دیگر اس حدیث سے مستثنیٰ
ہے اللہ تعالیٰ ہمین ان دونون صاحبون کو جلدی سے دکھلاوے ایک کو زمین سے نکالے
دوسرے کو آسمان سے لاوے

زمانا عیسیٰ موعود کا پایا اگر مومن | تو سب سے پہلے تو کہیو سلام پاک حضرت کا

حذیفہ کہتے ہین خدا کی قسم مین نہین جانتا کہ میرے یار بھول گئے یا اونہون نے خود بھلا دیا
نہین چھوڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی شخص فتنہ برپا کرنے والا قیامت تک کا
جسکے ہمراہیون کی گنتی تین سو نفر یا زیادہ تک پہونچی لیکن اوسکا اور اوسکے باپ اور قوم
کا نام لیکر ہمکو بتا دیا رواہ ابوداؤد اور ثوبان کی حدیث مین آیا ہے آنحضرت نے فرمایا
مجھکو اپنی امت پر اگر ڈر ہے تو گمراہ کرنے والے امامون کا ڈر ہے یعنی نہ اور کسی کا اور جب
رکھی جاویگی تلوار میری امت مین تو پھر نہ اوٹھائی جاویگی قیامت کے دن تک رواہ ابوداؤد
والترمذی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانون مین ایسے امام بھی پیدا ہونگے جو لوگون
کو گمراہ کرینگے جیسے وہ لوگ کہ فتنون مین مثلاً حکم جہاد کا دیکر غریب جاہلون کو دین دنیا
دونون سے کھو دیتے ہین حالانکہ خوب جانتے ہین کہ یہہ شورش و بلوے و فساد جو خلق مین
جا بیجا ہاتھہ سے اوباش بدمعاش لوگون کے ہوتا ہے شرعاً فتنہ ہے نہ جہاد اس سے تو جہانتک
ہوسکے خود بچے دوسرونکو بچاوے نہ یہہ کہ فضائل جہاد سُنا کر اوسمین خود پھنسے یا دوسرونکو
پھنساوے یہہ ذکر تو اونکا ہے جو امام ہون اور جو امام نہین ہین اور نہ کسی طرح کا علم و
فضل رکھتے ہین دو چار کتابین اردو فارسی کی پڑھہ کر مولوی ملا بن بیٹھے ہین اور
اسلام کے بگاڑنے کے لیے طرح طرح کی تدابیر مخفی و ظاہر کرتے ہین وہ درحقیقت دجال
کذاب و صناع ہین اونکا حال دجال دوسری حدیثون مین آیا ہے اور یہہ فرمایا ہے
کہ قریب تیس نفر کے اس امت مین دجال پیدا ہونگے یعنی تا آخر دہر چنانچہ کسقدر ان مین سے

دنیا مین ہوگئے اور باقی ہوتے رہتے ہین اسوقت مین بہی دو ایک آدمی اسطرح کے سنے دیکھے گئے خدا ہر فتنہ و بلا سے بچاوے ۹

جانبر نہین ہوتے ہین جنہین ڈستے ہین کالے		اللہ کہین پیچ مین زلفون کے نہ ڈالے

دوسری بات اس حدیث سے یہہ معلوم ہوئی کہ اس اُمت مین قتل ہوتا رہیگا چنانچہ کتب تواریخ ان واقعات کی شاہد ہین کہ ہر زمانہ مین بدولت سلاطین اسلام وغیرہ غربا اسلمین بہی ہمیشہ تہ تیغ ہوا کئے اور آپسمین ملوک اسلام کے بغرض ملک گیری بیفائدہ کشت وخون ہوا کیا اور اب دوسری اقوام کے ہاتہ سے ہوتا ہے اور قیامت تک ہوتا رہیگا جس نے ان واقعات کو فتنہ سمجھکر پناہ پکڑی وہ اچھا رہا اور جو کوئی شامل ہوا وہ ستیاناس ہوگیا عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہین آنحضرت نے مجھ سے فرمایا کہو تو کیا حال ہوگا تیرا جب رہ جاویگا تو اندر ناکارہ لوگون کے جیسے بہوسی جو چاول کی قول وقرار و امانتین اونکی مل جل جاوینگی اور آپسمین مختلف ہوجاوینگی اسطرح پر پہر اپنی اونگلیان درمیان اونگلیون کے کرکے پیتا اختلاف کا بتایا مینے کہا مجہکو کیا حکم ہوتا ہے فرمایا تجہکو لازم ہے کہ حق بات کو جسے تو جانتا پہچانتا ہے پکڑ اور جسے نہین پہچانتا اوسکو چہوڑ اور خاص اپنی جان کی خبر لے اور عوام سے الگ رہ اور ایک روایت مین یون ہے اپنے گہر مین بیٹہہ رہ اور اپنی زبان کو روک اور معروف کو پکڑ اور منکر کو چہوڑ اور اپنی جان کی خاص درستی کر اور عام لوگون کے کام سے کچھ واسطہ نرکہہ رواہ الترمذی وصحہ اور ابو موسی نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے آنے سے پہلے فتنے ہونگے جیسے ٹکڑے اندہیری رات کے صبح کریگا آدمی اوسمین مومن رہکر اور شام کریگا کافر ہوکر اور شام کریگا حالت ایمان مین اور صبح کو کافر ہوجاویگا قاعد اوسمین بہتر ہے قائم سے اور ماشی بہتر ہے ساعی سے توڑ ڈالو تم اون فتنون مین اپنی کمانون کو اور کاٹ ڈالو تم چلّے اون کمانون کے اور مارو اپنی تلوارون کو پتہر سے یعنی اونکی بارڈہ

موڑ دو پس اگر آوے کوئی کسی پر مارنے کو تو چاہیے کہ ہو جاوے مثل بہترین دو پسر آدم
علیہ السلام کے رواہ ابو داؤد اور دوسری روایت مین اسطرح پر آیا ہے کہ صحابہ نے کہا
ہمکو کیا حکم ہوتا ہے فرمایا تم گھر کے پرانے ٹاٹ مین جاؤ یعنی گھر سے باہر نہ نکلو جسطرح پرانا ٹاٹ
عمدہ فرش کے نیچے سے نہین اوٹھایا جاتا اور ایک روایت مین یون ہے کہ گھرون کے
اندر بیٹھے رہو یعنی باہر نہ نکلو کہ فتنے مین گرفتار ہو جاؤ مراد پسران آدم علیہ السلام سے
اس جگہہ ہابیل قابیل ہین۔ قابیل نے ہابیل کو قتل کیا وہ مظلوم مارے گئے یعنی اسیطرح
تم بھی فتنے مین مظلوم ہو جاؤ تو ہو جاؤ بلا سے لکن ظالم نہ بنو تم کسی کو نہ مارو بلکہ اپنے ہتھیار
توڑ ڈالو اونکی بارہ بگاڑ دو تمکو اگر کوئی آکر مار جاوے صبر کرو مر جاؤ ابو ہریرہ نے کہا
آنحضرت نے فرمایا قریب ہے کہ ہوگا ایک فتنہ بہرا گونگا اندھا جسنے اوسکو جہانکا اوس نے
اوسکو تاکا۔ دراز کرنا زبان کا اوسمین ایسا ہے جیسا تلوار کا مارنا رواہ ابو داؤد یعنی
گناہ اور وبال زبانی شرکت کا اوس فتنے مین برابر گناہ تیغ زنی کے ہے مطلب یہہ ہے کہ
زبان سے بھی فتنے مین شریک نہو دل اور ہاتھہ کا تو کیا ذکر ہے زبان سے شامل ہونا
اسیطرح پر ہوتا ہے کہ اوسکا چرچا کرے اوسمین اپنی رائے ظاہر کرے اوسکی اشاعت
وحکایت دوسرے کے سامنے کرے اوسکا ذکر سنے اوسکی تحقیق کے درپے ہو لکن کان
سے اوسکی خبر سننے کا اسلیے کہ اوس سے بچے مضائقہ نہین مقداد بن اسود کہتے ہین
مینے سنا آنحضرت صلعم کو فرماتے تھے نیکبخت وہ ہے جو الگ کیا گیا فتنون سے یہہ کلمہ
تین بار فرمایا اور جو پہنس گیا فتنے مین اور صبر کیا پس افسوس ہے اوسکے حال پر یعنی
اسلیے کہ فتنے سے دور رہنا اور الگ رہنا رواہ ابو داؤد ابی ہریرہ کی حدیث طویل
مین آیا ہے قیامت قائم نہو گی یہانتک کہ پیدا ہونگے دجال کذاب قریب تیس نفر کے
اونکو گمان ہو گا کہ وہ پیغمبر ہین سنا گیا کہ اسوقت مین بعض لوگون نے دعوی پیغمبری کا
بھی کیا ہے واللہ اعلم حذیفہ کی حدیث مین ہے مرفوعا کہ جو فتنہ آدمی کا اوسکے اہل و

مال ونفس و ولد و ہمسایہ مین ہوتا ہے روزہ نماز صدقہ امر بمعروف نہی عن المنکر سے اوسکا کفارہ
ہو جاتا ہے متفق علیہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو فتنہ انکے سوا ہے جو دریا کیطرح موج مارتا ہے
اوسکا کفارہ نہین اوسمین پھنسا دین دنیا کی تباہی بربادی ہے اور جابر بن سمرہ کی حدیث مین آیا ہے
کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا قیامت سے پہلے کذّاب یعنی بڑے جھوٹے لوگ ہونگے اونسے بچو رواہ مسلم
ابی ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلعم نے فرمایا قسم اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے نہین
جاویگی دنیا یعنی فنا نہوگی یہانتک کہ گذرے گا آدمی قبر پر اور لوٹے گا اوسپر اور کہیگا ہائے
مین ہوتا اس قبر والے کی جگہ اور نہین ہے یہ اوسکی عادت یا اوسکا دین بلکہ بسبب بلا
و مصیبت کے ایسی آرزو کریگا رواہ مسلم انس رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت نے فرمایا قیامت
نہوگی یہانتک کہ زمانہ قریب ہو سال مانند مہینے کے اور مہینا جیسے جمعہ اور جمعہ جیسے ایک
دن اور ایک دن جیسے ایک ساعت اور ایک ساعت جیسے ایک شعلہ آگ کا اوٹھا رواہ الترمذی
یعنی برکت زمانے کی کم ہوجاویگی اور فائدہ اوسکا جاتا رہیگا اس حدیث کا مصداق یہی
اسوقت بخوبی پایا جاتا ہے آپ نے پچھلی امت اسلام کے حق مین یہہ فرمایا ہے کہ بہت سخت و زیادہ
مجھسے محبت رکھنے مین وہ لوگ ہین جو بعد میرے آوینگے ایک اونمین کا چاہے گا کہ دیکھے مجھکو بدلے اہل
و مال صدقے کرکے رواہ مسلم عن ابی ہریرہ مرفوعًا اور معاویہ کی حدیث مین ہے مرفوعًا ہمیشہ
میری امت مین سے ایک گروہ قائم رہیگا خدا کے حکم پر نقصان نہ پہونچا ویگا اوسکو جو اوسکو
چھوڑ دیگا اور اوسکی مدد نکریگا اور اوس سے خلاف کریگا یہانتک کہ آوے حکم خدا کا یعنی
قیامت قائم ہو متفق علیہ اور انس نے کہا رسول خدا نے فرمایا کہاوت میری امت کی ایسی ہے
جیسے مینہہ معلوم نہین پہلا پانی بہتر ہے یا پچھلا رواہ الترمذی علی بن حسین علیہ السلام کی
روایت مین مرفوعًا آیا ہے کیسے تباہ ہوسکتی ہے وہ امت جسکے اول مین تو مین ہون اور
بیچ مین مہدی اور آخر مین مسیح علیہ السلام لکن اس درمیان مین ایک گروہ ہوگا کج رو
کہ نہ وہ مجھہ سے ہے اور نہ مین اونمین سے ہون رواہ رزین اور فرمایا بہت پسند

خلق مین مجھکو از روے ایمان کے وہ قوم ہے جو بعد میرے ہوگی پاوینگے صحیفے اونمین کتاب بہی ایمان لائینگی اوسپر جو اوسمین لکہا ہے یعنی قرآن وحدیث کو صحف مین پاکر غائبانہ عمل کرینگے اس حدیث مین فضیلت ہے ایمان بالغیب کی رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ اور نیز بیہقی نے کتاب مذکور مین عبدالرحمن بن العلا الحضرمی سے روایت کیا ہے مرفوعًا قریب ہے کہ ہوگی آخر اس امت مین ایک قوم اونکو اجر ملیگا مثل اول امت کے وہ لوگ حکم کرینگے اچہے کامون کا منع کرینگے بُرے کامون سے لڑینگے فتنہ کرنے والون سے یعنی باغی خارجی رافضی بدعتی وغیرہم سے یہہ لڑائی شامل ہے ہاتہہ سے اور زبان سے لڑنے کو جو ہوسکے اور قرہ بن ایاس کی حدیث مین یون آیا ہے کہ جب تباہ ہووینگے اہل شام تو پہر نہین بہلائی تم مین اور ہمیشہ رہیگا ایک گروہ میری امت سے مدد کیا گیا ضرر نہ پہونچا وینگا اونکو جو اونکی مدد نکریگا یہانتک کہ قیامت آوے رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح ابن المدینی جو شیخ ہین بخاری صاحب صحیح کے اونہون نے کہا کہ مراد اس گروہ سے اہل حدیث ہین یعنی اہلسنت وجماعت جو ہمیشہ ہر طرح کے فساد کو دنیا سے دور کرتے رہتے ہین اور جنہون نے ان احادیث حکم فتنہ کو اپنی کتابون مین روایت کیا ہے ابن عباس نے کہا حضرت نے فرمایا اللہ نے معاف کیا بہول چوک کو میری امت سے اور اوس کام کو جو زبردستی اوس سے کرایا گیا رواہ ابن ماجۃ والبیہقی اس جگہہ مین یہہ دعا کرتا ہون کہ اے اللہ جب خطا ونسیان اور مکرہ ہونا اس امت کا تو نے معاف کیا تو جو کچہہ بہول چوک استکراہ مجہہ سے ہوا ہو اس کتاب مین یا دوسری کتاب مین قولًا اور جو کچہہ خطا ونسیان واکراہ عمل مین آیا ہو مجہسے فعلًا تمام عمر مین روز تکلیف سے آجتک وہ سب تو اپنے فضل وکرم وعموم رحم سے معاف فرما اور مجہکو میرے قصور ونیز نہ پکڑ اور خاتمہ میرا دنیا سے کلمہ شہادت پر باخلاص دل وزبان فرما اللہم آمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد والہ وصحبہ اجمعین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

قطعۂ تاریخ طبع از مولوی حکیم حافظ سید اعظم حسین صاحب سلمہ اللہ تعالی

میر صدیق حسن خان بہادر کہ جنہوں — نامداران جہان کا ہے فقط نام تو نام
راہ پر تربیت اوسکی یہہ جہان کو لائی — کہ گنے جاتے ہین خاصان خرد و دین عوام
اوسکی دولت سے ہے یہہ کہنہ سرا دنیا — روز و شب قافلۂ عشرت تازہ کا مقام
اوسکے ایما سے تواضع کا خریدار جہان — خود فروشی کو بتاتا نہین کوئی بہی غلام
خاکساران جہان کے وہ قدم ہین لیتے — سربلند و نکا نہ لیتے تہے جو نخوت سے سلام
اوسکے اقبال کا اور دولت دارا کا بیان — ہے بہم تذکرہ کوثر و اوصاف مدام
اوسکے حضرت مین جسے بار سعادت سے ملا — اوسکو مطلوب سے مطلب ہے اسے کام سے کام
اہل حاجت یہہ گہر پاشی ہے وہ بے منت — جسطرح جیسے کوئی کرتا ہو ادا آکے زر وام
بزم عرفان مین پیا جسنے پیالہ اوسکا — ہوش میخانہ رہا نہ خبر ساغر و جام
اوسکی کوشش سے سدا علم عمل سے مرغوب — دین و دولت کو بہم اوسکی عدالت سے نظام
بہر تحقیق تو تب یہہ رسالہ لکہا — تا کہ آگاہ رہین اصل حقیقت سے انام
تہا جو اس لفظ کا مصداق بتایا اوسکو — حق و باطل مین جو تہا فرق کیا سب اعلام
ہوگیا مسلک اقوال حسن و خار سے پاک — دوڑ سکتے نہین اس راہ مین آگے اوہام
ہوگئی صاف عیان شیرہ چشمی اونکی — ذنکو جو رات تہے سمجہے ہوئے او صبح کو شام

ختم جبکر جو ہوا مینے زروئے جودت
حیف آیا یہ تنقیح لکہا سال تمام
١٣٠٠ھ

تمام شد

نثر خاتمہ بطرز تقریظ از احمد خان صوفی مہتمم مطبع مفید عام آگرہ

باغبان حقیقی کی حمد و ستائش کس زبان سے ادا ہو کہ جس نے گلشن دنیا کو گلہاے بوقلمونت سے رشک ارم بنایا اور طرح طرح کے آدمیون سے جو اشکال مختلفہ اور صور گوناگون رکہتے ہین اس سطح خاک کو غیرت ارژنگ مانی فرمایا ؎

فلک را انجمن افروز زانجم   زمین را زیب انجم زہ بمردم

جسطرح کہ بنی نوع انسان اپنی ہیئت و صورت مین ایک دوسرے سے جدا ہین اسیطرح اونکے مذاہب و ملل مین بہی اختلافات ہو گیا ہین مگر بازگشت سب کی اوسی ایک یگانہ کیطرف اور مرجع سب کا وہی وحدہ لاشریک ہے ؎

دو شیخ و برہمن ہین مگر شے تو ایک ہے   شیشے ہزار رنگ کے ہون مے تو ایک ہے

مستیان بادہ الست اگر اوسکی یاد مین چور ہین تو جرعہ کشان خمخانہ ہستی بہی اوسی کے شراب عشق سے مخمور ہے ؎

نخستین بادہ کاندر جام کردند   ز چشم مست ساقی وام کردند

دنیا سراسر طلسمات ہے بلکہ آئینہ صفات ہے ؎

یک چراغ است درین خانہ کہ از پرتو آن   ہر کجا مے نگرم انجمنے ساختہ اند

کفر و اسلام کا فرق دونون کے وجود سے پایا گیا اور حق و باطل کا جلوہ دونون کو ملاکر جدا جدا دکہایا گیا ؎

ہوا جب کفر ثابت ہے یہ تمغاے مسلمانی   نہ ٹوٹی شیخ سے تسبیح زنار سلیمانی

ہر لب پر اوسی کا ترانہ ہے اور ہر دل اوسیکا کاشانہ ہے ؎

دل روشن ہے روشنگر کی منزل   یہہ آئینہ سکندر کا مکان ہے

سرد مہر اوسی کی جستجو مین سرگرم سنگدل اوسکی محبت مین موم سے زیادہ نرم ہے ؎

سرو را سبز و قمری را کند خاکستری		جلوہ حسن تو یکجا آب و یکجا آتش است	

ادھر کثرت طرق نے مسافر کو تھکایا اودھر مرگ نے اول منزل پہونچایا دنیا مین تو آیا مگر پیدا ہونیکا ثمرہ نپایا ؎

انجھی کو جو یان جلوہ فرما نہ دیکھا		برابر ہے دنیا کو دیکھا نہ دیکھا	

طالع کی رسائی اور عنایت کبریائی سے اگر صراط مستقیم ہاتھ آئی تو خیر ہے ورنہ من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الآخرۃ اعمیٰ کا مصداق ہوا ؎

شیخ کعبہ سے چلا ہے ہم چلے ہین دیر سے		دیکھئے منزل پہ پہلے کون پہونچے خیر سے	

پس تمام بنی نوع انسان کیلئے پیغمبرون کو مبعوث فرمایا کہ اون ہادیون نے گمراہون کو سیدھا راستہ بتایا جو اون پر ایمان لائے وہ اولئک ھم المومنون کہلائے سب کے بعد اوس آفتاب رسالت کو فلک ہدایت پر چمکایا جسکی شان مین وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین فرمایا ؎

یتیمی کہ ناکردہ قرآن درست		کتب خانہ چند ملت بشست	
بلا قامت لات بشکست خورد		بہ اعزاز دین آب عزیٰ ببرد	
نہ از لات و عزیٰ بر آورد گرد		کہ توریت و انجیل منسوخ کرد	

سبحان اللہ نا اعظم شانہ تعالیٰ جسکی صفت خود صانع مطلق نے تمام قرآن مجید مین فرمائی جسکے وجود باجود کے طفیل تمام کائنات ظہور مین آئی اوسکی نعت اور ہماری زبان اگر بے ادبی نہین ہے تو کیا ہے ؎

ہزار بار بشویم دہن زمشک وگلاب		ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است	

جسکی مدح مین گروہ بیان عالم بالا اور ملائکہ ملاء اعلیٰ قاصر البیان ہون اوسکا مرتبہ وہم انسان مین کب آسکتا ہے ؎

اودہر اللہ سے واصل ادہر مخلوق کے شامل		خواص اوس برزخ کبریٰ مین تھا حرف مشدد کا	

صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم امابعد بندۂ گمنام احمد خان صوفی مہتمم مطبع مفید عام ازجا
صادق وصفا واحباب سراپا مہر ووفا کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ اس زمانہ پر آشوب
مین جسطرف دیکھئے بغض ونفاق جدہر جائیے نہ مہر ومحبت ہے نہ اتفاق لفظ دوستی معنی
سے معرا ہے محب پہلو نشین ہے مگر دل سے جدا ہے چارون طرف شور وشر کی گرم بازاری
اور جنس فساد کی خریداری ہے رباعی

ابناے زمانہ در پئے شور وشراند	ابنا شکنہ نفاق وعین ضرراند
مانند قطار شتر این فرقۂ دون	با یکدگراند ودر پئے یکدگراند

چونکہ یہہ زمانہ اخیر ہے شاید اسی کی یہہ بھی تاثیر ہے کہ ہر شخص کا مذہب ہی جداگانہ ہے
جسنے کوئی نیا مذہب جاری کیا وہی عاقل وفرزانہ ہے اوس پر طرہ یہہ ہے کہ ایک
دوسرے کا دشمن خس وخار صلح کل مین آتش افگن حافظ شیراز کا مقولہ یاد نہین کہ جسمین
مطلق شر وفساد نہین ہے

جنگ ہفتاد ودو ملت ہمہ را عذر بنہ	چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

جو مذہب فقرا واہل درد کا ہے ہمارے نزدیک وہی اچھا ہے

کفر کافر را ودین دیندار را	ذرۂ دردے دل عطار را
ملت عشق از ہمہ ملت جداست	عاشقان را مذہب وملت خداست

چونکہ ان زمانہ شور وشر مین بعض ناعاقبت اندیشون نے اپنے عناد دلی کو یون ظاہر
کیا کہ بعض مسلمانون کو وہابی قرار دیا اور سرکار انگلشیہ مین یہہ کارروائی کی کہ سرکار
کو اون دیندار مسلمانون سے بدظن کرادیا بیچارے بہت سے ناکردہ گناہ اشتباہ وہابیت
مین گرفتار ومقید ہوئے مخبرون نے دل کا حوصلہ نکال لیا افسوس ہزار افسوس

مباش درپئے آزار وہرچہ خواہی کن	کہ در شریعت ما غیر ازین گناہی نیست

جو لوگ اون بیچارون سے دوستی کا دم بہرتے تہے وہی دشمن جانی ہوگئے اس گیر ودار کو

دیکھکر اچھے اچھون کے دل و جگر پانی ہو گئے اگرچہ پنجاب مین یہہ شعلہ فساد بلند ہوا تہا مگر اثر اوسکا دور دور تک پہونچا تہا رباعی

از عادت مردمان این دور خلاف	گویم سخنی اگر نگیری بگزاف
چون شیشۂ ساعت اند پیوستہ بہم	دلہا ہمہ پر غبار و روہا ہمہ صاف

سرکار کی یہہ کارروائی اور لوگونکی لگائی بجہائی دیکھکر بعض حق پسند سینہ سپر ہوئے قدمے قلمے درمے سے پیش آئے اونکی حق گوئی وسعی و سفارش سے سرکار انگلشیہ پر یہی حقیقت حال کہل گئی خدا کا شکر ہے کہ حضور فیض گنجور جناب نواب لارڈ ڈفرین صاحب گورنر جنرل بہادر و یسرائے کشور ہند دام اقبالہ نے اس معاملہ مین خود ہی غور فرمایا کہ یکبارگی اون بیگناہ قیدیون کو رہا کر دیا ؂

للہ الحمد ہر آنچیز کہ خاطر میخواست	آمد آخر ز پس پردۂ تقدیر پدید

قل جاء الحق و زہق الباطل ان الباطل کان زہوقا ؂

گر رنج پیشت آید و گر راحت ای حکیم	نسبت مکن بغیر کہ اینہا خدا کند

اب سامعین با تمکین گوش ہوش جہکا کر سنین اور ناظرین حقیقت بین عینک انصاف لگا کر دیکہین کہ اس زمانہ پر آشوب کے لئے ایسی ایک کتاب کی جو مسلمانون کو نفع پہنچائے اور الزام وہابیت اور چہوٹے مسائل جہاد سے بچائے ضرورت تہی یا نہین پس بنظر مصلحت و رفاہ عام حضور فیض گنجور جناب مستطاب حقائق و معارف آگاہ نواب امیر الملک والا جاہ سید محمد صدیق حسن خانصاحب بہادر دام اقبالہ امیر کبیر بہوپال نے کتاب ترجمان وہابیت تالیف فرمائی اور مطبع مفید عام آگرہ مین طبع کرا کے ایک ہزار جلد مفت بلا قیمت تقسیم کرائی حضور ممدوح کی سرکار انگلشیہ کے ساتھہ یہہ خیر خواہی ہے کہ ہند کی رعایا اس کتاب کو دیکھکر مطیع و منقاد رہیگی اور عام مسلمانون سے سرکار کو بدظنی ہوئی تہی وہ نظنۂ اس کتاب سے دور ہوجاویگا گویا یہہ کتاب حاکم و رعایا کے

درمیان اتحاد بڑہانے والی اور طرفین کے دلون سے بدظنی و بدگمانی کو رفع کرنیوالی ہے

کتابیست کہ در دیدہ نورے دہد
بنظم پروران ہم سرورے دہد

کتابیست کہ الفاظ و معنی او
بود دلربا چون گل و رنگ و بو

کتابیست کہ تار نگاہ مرا
دہد غوطہ چون دُر بموج صفا

کتابیست کہ بینی اگر یک نظر
نظر باز ناید بہیئت دگر

فدائے مضامین بہارست و من
برین نثر نثری نثار است و من

طلسمیست بہر جہان این کتاب
ورقہاش رشک مہ و آفتاب

خداوند دارندہ مہر و ماہ
ز چشم بد خلق دارد نگاہ

اگر حرف گیرد کسے بر کتاب
دلش باد از آتش غم کباب

علاوہ اس ایک کتاب کے سیکڑون کتابین نواب صاحب ممدوح کی اقالیم عرب و عجم اور ہند و سندہ مین ایسی رائج ہین جنسے بجز صلاح و فلاح کے اور کوئی نتیجہ پیدا نہین ہوتا اور یوماً فیوماً تصانیف کتب جدیدہ ترقی پذیرا اور یہہ فیض اونکی ذات والاصفات سے عالمگیر ہے کونسی زمین ہے جہان اس بحر علوم کیطرف سے نہر روان نہوئی کونسی زبان ہے جو اس سرچشمہ فیض و نعم کی مدح مین تر زبان نہوئی کونسا خطہ ہے جہان خطبہ لمن الملک نہین پڑہا کون استاد ہے جسکا آپکی شاگردی سے اعزاز نہین بڑہا ہے

اے مرتفع ز نسبت ذات تو شان علم
کلک گہرفشان تو رطب اللسان علم

علم است جان ہر کہ بود معنوی نہاد
الا فطانت تو کہ گردید جان علم

جیب و کنار عقل ز گوہر لبالب است
تا باز کردہ لب گوہر فشان علم

یا الٰہی جبتک دریا مین صدف اور صدف مین درا اور دُر مین آب اور آب مین موج باقی ہے ہمارے نواب بحر العلوم کو گرداب فتنہ و فساد سے محفوظ اور اقبال روز افزون سے شادان و محظوظ رکھیو بحرمتہ النبی و آلہ الامجاد این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد فقط

اصلاح صحاوفعوق ترجمان الوہابیہ من غلطات طبعیہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳	۲	کیا	گیا	״	۷	عبدالوہاب	محمد بن عبدالوہاب
۴	״	پہونچے	پہونچے	״	۱۳	اونکو	ہمکو
״	۸	عمر	عمرو	״	۲۰	اوہاب	الوہاب
۵	۴	نیز	نیز بعد	۲۹	۲	شغفت	شغف
۱۴	۶	اولتہ	ادلہ	۳۱	۱۰	میخورد	می خورد
۱۷	۲۱	سسندہی	سسنیندہی	״	۱۱	ہدایۃ	ہدایۃ
۱۸	۷	بدعتوں	بدعتیوں	۳۴	۱۶	سرکنار	کنار
״	״	متابل	متقابلی	۳۵	۳	بعدنسلا	بعدنسل
۱۹	۵	غضبیا	عصیا	۳۶	۱۶	ابیات	بیت
۲۰	۹	دنیا	دینا	۳۹	۱۲	وجد	وحید
۲۲	۷	کی ہوجود	موجود	״	۲۰	موئد	مؤید
״	۱۷	از انجام تا آغاز	از آغاز تا انجام	۴۱	۱۶	سپرد فرمایا	سپرد فرمائی
۲۳	۱۴	بنابہ	بنا پر	۴۲	۸	رقیت	بہ رقیت
۲۵	۲	فرمایا	فرمایا ہے	״	۲۱	رو	رد
״	۱۶	وہ رعیت	رعیت	۴۴	۱۵	خاص	خاص
۲۶	۳	ہوسکتا ہے	ہوسکتے ہیں اسلئے	״	۱۸	مذہب فقہیہ	مذاہب فقہیہ
״	۴	یہانتک	یہانتک کہ	۴۵	۱۲	تقویت	تقویۃ
״	۱۷	فتنہ	فتنے	۴۷	۷	ہمان	ہمان
۲۷	۲	بن	محمد بن	۴۹	۳	سعودنے	سعود بین

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴۹	۱۱	ہوگئی	ہوگیا	۶۲	۱۴	قسطنطنیہ	قسطنطنیہ
۵۱	۳	نیسان	ماہ نیسان	۶۳	۱۰	محمد	محمدین
۵۲	۱۵	سعاد	سعود	۶۴	۹	میں سے	میں
۵۳	۱	سکہ	+	"	۱۲	لکھے ہیں	لکھی ہوئی ہے
"	۳	نمزین	لمزین	۶۵	۶	راستہ	راستہ کی
"	۴	کوڈہانی	کی ڈہانی	۶۶	۷	انگریزی	انگریزی کی
"	۱۸	فتح کی	فتح کیا	۸۹	۱۸	تامل ہے	تامل ہے نظر بوفاق یا خلاف
۵۵	۱۱	الاولی	الاولی	"	"	وبوفاق یا خلاف	+
۵۶	۱۰	مدینہ داخل	داخل مدینہ	۹۳	۸	مرضی	مرضی کی
۵۷	۱۶	مرآۃ	المرآۃ	۹۸	۴	پہر	پہر
۵۸	۲	غنزی	غزی	۹۹	۸	تفر	تفز
۶۰	۲۰	نورد	خرد	۱۰۲	۲	بہی	ہی
۶۲	۵	معاملہ	معاملے	۱۰[illegible]	۱۴	تکرہ	تذکرہ

تمام شد

هو الهادی

والله المستعان علی ما تصفون

حضرت نواب والاجاه صدیق حسن

تاجدار ملک معنی معنی مهر و وفا

دوش شد دستار و خرم یار و دوشی پایمال

یا الهی تا بود دنیا دوام مستجاب است آمین دعا

کتبه خاکسار ذره بیمقدار عبد الرحیم محمد ابراهیم

کاکوروی سنه ۱۳۰۰ هـ